ـيك اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

رہنمائے حجاج

فضائل و مسائل اور مناسکِ حج و عمرہ



تالیف

الحاج مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی

مؤلف ـــــــــــ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری
مہتمم ـــــــــــ الحاج محمد اقبال میمن
کتابت ـــــــــــ محمد یعقوب
طباعت : ـــــــــــ ادکھائی پرنٹنگ پریس کراچی

ملنے کا پتہ :
اقبال بک ہاؤس ـــــــــــ صدر، کراچی ۳ فون ۷۱۵۱

اسٹاکسٹ
یونائیٹڈ بک سیلرز، اردو بازار، کراچی

ھدیہ

بحضور گرامی

"دعائے خلیل و نوید مسیحا"

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

غُلامِ بارگاہ

خلیل الرحمٰن نعمانی

فہرست مضامین

تصدیق

میں نے اس کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں کوئی غلطی نہیں۔

حاکم الدین رحمانی

رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمۂ اوقاف

عرضِ مُرتّب

الحمد للہ رب العلمین حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ
وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل
سیدنا ومولانا محمد صلوۃ دائمۃ مقبولۃ
تودی بہا عنا حقہ العظیم

اَمَّا بَعْدُ - حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان و فرائض میں سے ایک اہم اور عظیم رکن اور فرض ہے۔ یہ فرض بھی زکوٰۃ کی طرح مالدار اور ذی ثروت مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔

اسلام کے دیگر فرائض وواجبات نماز روزہ وغیرہ میں تو یہ آسانی اور سہولت میسر آجاتی ہے کہ آدمی دوسرے کو کرتا دیکھ کر بھی جان جاتا ہے یا اگر وہ فاسد ہو جائیں تو اُن کی تلافی اور قضا کچھ دشوار نہیں ہوتی۔ اور پھر چونکہ وہ دن رات کے فرائض ہیں یا سال میں ایک بار ان کا اعادہ ضروری ہوتا ہے اس لیے ان کے مسائل یاد بھی رہتے ہیں اور ان کے متعلق معلومات بھی بآسانی حاصل ہو جاتی ہیں۔

مگر حج ایسا فریضہ ہے کہ عام طور پر عمر بھر میں ایک مرتبہ اس کی ادائیگی کی نوبت آتی ہے اس لیے اس کے مسائل واحکام بے چارے عوام تو کیا اہل علم کو بھی مستحضر نہیں رہتے اور پھر اگر خدانخواستہ حج فاسد ہو جائے تو اس کی قضا آسان بھی نہیں۔ اور اگر کچھ احکام چھوٹ جائیں تو حج ناقص اور غیر مقبول رہ جاتا ہے۔

اس لیے جن خوش بخت لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس فریضہ کی ادائیگی کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے ان کے لیے لازم اور ضروری ہے کہ حج کے لیے دیگر ضروریات کی



تصدیق

میں نے اس کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس میں کوئی غلطی نہیں۔

حاکم الدین رحمانی
رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمۂ اوقاف

عرضِ مُرتب

الحمد للہ رب العلمین حمداً یوافی نعمہ ویکافی مزیدہ
وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل
سیدنا ومولانا محمد صلوٰۃ دائمۃ مقبولۃ
تودی بہا عنا حقہ العظیم

اَمَّا بَعْدُ ۔ حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان و فرائض میں سے ایک اہم اور عظیم رُکن اور فرض ہے ۔ یہ فرض بھی زکوٰۃ کی طرح مالدار اور ذی ثروت مسلمان پر عائد ہوتا ہے ۔

اسلام کے دیگر فرائض وواجبات نماز روزہ وغیرہ میں تو یہ آسانی اور سہولت میسر آ جاتی ہے کہ آدمی دوسرے کو کرتا دیکھ کر بھی جان جاتا ہے یا اگر وہ فاسد ہو جائیں تو اُن کی تلافی اور قضا کچھ دشوار نہیں ہوتی ۔ اور پھر چونکہ وہ دن رات کے فرائض ہیں یا سال میں ایک بار ان کا اعادہ ضروری ہوتا ہے اس لیے ان کے مسائل یاد بھی رہتے ہیں اور ان کے متعلق معلومات بھی باآسانی حاصل ہو جاتی ہیں ۔

مگر حج ایسا فریضہ ہے کہ عام طور پر عمر بھر میں ایک مرتبہ اس کی ادائیگی کی نوبت آتی ہے اس لیے اس کے مسائل واحکام بے چارے عوام تو کیا اہل علم کو بھی مستحضر نہیں رہتے اور پھر اگر خدانخواستہ حج فاسد ہو جائے تو اس کی قضا آسان بھی نہیں ۔ اور اگر کچھ احکام چھوٹ جائیں تو حج ناقص اور غیر مقبول رہ جاتا ہے ۔

اس لیے جن خوش بخت لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس فریضہ کی ادائیگی کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے ان کے لیے لازم اور ضروری ہے کہ حج کے لیے دیگر ضروریات کی

فراہمی کے انتظام سے بھی زیادہ توجہ حج کے احکام و مسائل معلوم کرنے کی طرف لگائیں اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ حج کے ضروری احکام و مسائل پر مشتمل کوئی مختصر یا مفصل کتاب کسی اہل علم سے بطور سبق پڑھ لیں اور اگر سبقاً سبقاً پڑھنے کی فرصت میسر نہ ہو تو ایسی کتابوں کا خود بار بار مطالعہ کرتے رہیں اور کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہو تو کسی عالم سے دریافت فرمالیں۔

یہ مختصر رسالہ حجاج کرام کی سہولت اور معلومات کے لیے مرتب کیا گیا ہے، اس میں تمام مسائل و احکام فقہ حنفی کے مطابق درج کیے گئے ہیں، اس لیے کسی مرحلہ پر دوران حج کسی اور صاحب کو اس کے مندرجات کے خلاف عمل کرتے ہوئے دیکھ کر شبہ میں نہ پڑیں، ممکن ہے وہ کسی اور فقہی مسلک کے مطابق عمل کر رہے ہوں۔

چونکہ اس مختصر کتاب میں تمام احکام و مسائل کا احاطہ دشوار و مشکل ہے اس لیے اگر کوئی مسئلہ اس میں نہ ملے تو کسی دوسری مفصل کتاب میں دیکھ لیں یا کسی عالم سے دریافت فرمالیں ویسے کوشش اسی بات کی کی گئی ہے کہ کوئی ضروری اور اہم مسئلہ چھوٹنے نہ پائے۔

حج و زیارت کے احکام و مسائل اور معلومات پر جو کتابیں اردو میں دستیاب ہیں وہ یا تو سفر نامہ کی نوعیت کی ہیں کہ بیچ بیچ میں احکام و مسائل بھی درج کر دیئے گئے ہوں یا ایسی ہیں کہ ان میں ضروری اور غیر ضروری ہر قسم کے مسائل درج کر دیئے گئے ہوں، جن سے عام پڑھے لکھے لوگوں کو بوقتِ ضرورت مسائل تلاش کرنے میں دقت ہو۔

یہ مختصر رسالہ الحمدللہ نہ سفر نامہ کی نوعیت کا ہے، نہ ہی اس میں غیر ضروری مسائل کی بھرمار ہے، پھر اس کی ترتیب بھی عام کتابوں کے انداز سے جدا ہے، جس سے بوقت ضرورت استفادہ نہایت آسان ہے، معمولی پڑھا لکھا عام آدمی اور اہل علم دونوں یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اس کے مسائل فقہ حنفی کی متداول اور معروف مستند کتب سے لیے گئے ہیں،

مختلف فیہ مسائل میں وہی شق اختیار کی گئی ہے جس میں سہولت کا پہلو نظر آیا۔ ان شاء اللہ یہ مختصر رسالہ مسائل و احکام حج کے بارے میں آپ کے لیے صحیح رہنما ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرما کر مسلمانوں کے لیے نافع و مفید فرمائے۔ جو صاحب بھی اس کتاب سے استفادہ فرمائیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خصوصاً مقاماتِ اجابت پر اس کے مرتب اور ناشر کو بھی ضرور شامل فرمالیں۔

خاکسار

خلیل الرحمٰن نعمانی

دیگر رفیقِ حج کُتب

رہنمائے حجاج

خواتین کا حج و عمرہ

حجِ بیت اللہ پاکٹ سائز

رہنمائے عمرہ و زیارت پاکٹ سائز

سہیل عربی اردو بول چال

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

(ہاں) میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں

لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ

میں حاضر ہوں سب تعریفیں اور ساری نعمتیں

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

آپ ہی کے لیے ہیں اور بادشاہی بھی آپ ہی کی ہے

لَا شَرِيْكَ لَكَ

آپ کا کوئی شریک اور ساتھی نہیں

تاریخ کعبہ و حج

✡ خانہ کعبہ کی پہلی تعمیر جنت سے دنیا میں آنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم خدا فرمائی۔ حضرت آدم علیہ السلام کا نزول تو کسی اور مقام پر ہوا مگر جب تعمیر کعبہ کا حکم ہوا تو آپ موجودہ مکہ معظمہ کے مقام پر پہنچے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی رہنمائی و ہدایت کے مطابق خانہ کعبہ کی موجودہ جگہ پر ہی بیت اللہ کی بنیاد رکھی اور اس میں حجر اسود کو جو جبرئیل علیہ السلام جنت سے لائے تھے نصب کیا۔ بیت اللہ کی تعمیر کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو حج و طواف کے آداب اور طریقے سکھائے اور ایک پہاڑی پر اپنے ساتھ لے جا کر حج کی تکمیل کرا دی، اسی دوران حضرت حوا علیہا السلام بھی حضرت آدم علیہ السلام کو تلاش کرتی ہوئی وہاں پہنچیں، اور شریک حج ہوئیں، آپ دونوں کی ملاقات چونکہ اس پہاڑ پر ہوئی تھی اس لیے اس پہاڑ کا نام عرفات پڑ گیا، اسی نسبت سے اس کے آس پاس کے میدان کو میدان عرفات کہنے لگے اب اس پہاڑ کو جبل رحمت کہتے ہیں۔ عرفات سے چل کر دونوں رات کے وقت مزدلفہ کے مقام پر ٹھہرے، آج بھی حجاج عرفات سے چل کر مزدلفہ میں شب کو قیام کرتے ہیں، پھر وہ منیٰ ہوتے ہوئے مکہ معظمہ آئے اور طواف کیا، چنانچہ آج تک اسی کے مطابق عمل درآمد ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا بنایا ہوا بیت اللہ نوح علیہ السلام کے زمانہ تک رہا اور ان کے زمانہ میں آنے والے طوفان کی وجہ سے منہدم ہو گیا اور اس کی جگہ صرف ایک ٹیلا رہ گیا۔

✡ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بابل کی حکومت انتہائی عروج پر تھی، اس زمانہ میں نوح علیہ السلام کی نویں پشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث

ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرضِ نبوت ادا کرنا شروع کیا اور وقت کے بادشاہ نمرود کے خود ساختہ بتوں کی مذمت اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کی تو رعایا و بادشاہ حتیٰ کہ ان کے والد بھی جو دربارِ شاہی میں رسوخ رکھتے تھے آپ کے مخالف ہو گئے اور فرضِ نبوت کی ادائیگی سے باز رکھنے کی کوشش کی، بادشاہ نے تو انتقامی کاروائی کے طور پر آپؑ کو آگ کے بھڑکتے الاؤ تک میں پھنکوا دیا۔ مگر اللہ کے اس اولوالعزم پیغمبر پر وہی آگ بردو سلام اور گل و گلزار ہو گئی۔ آپ جب ان کی ہدایت سے مایوس ہو گئے۔ تو مصر کی جانب ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ مصر کے بادشاہ جس کا نام اخیون تھا اس نے آپ کے ساتھ عزت کا برتاؤ کیا اور اپنی بیٹی حضرت ہاجرہ کو آپ کی زوجیت میں دے دیا۔

☆ اس وقت آپ کافی سن رسیدہ تھے، اولاد ابھی تک کوئی نہیں ہوئی تھی، طلب اولاد کی دعا کی قبولیت کا وقت جب آیا تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تولد ہوئے اور اس کے کافی عرصہ بعد پہلی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔

☆ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر مبارک دو تین سال ہی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو مع بی بی ہاجرہؑ کے مکہ میں بیت اللہ کے مقام پر یکہ و تنہا چھوڑ کر آنا پڑا۔ واپسی کے وقت آپ نے دعا کی

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ	اے میرے رب میں اپنی اولاد کو تیرے
بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ	محترم و برگزیدہ گھر کے قریب اس
بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۔ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا	سرزمین پر بسا چلا ہوں جو بے آب
الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ	گیاہ ہے (مقصد یہ ہے کہ اس کی نسل

اَلنَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۔

تیرا نام بلند کرنے کے لیے) نماز قائم کرے آپ لوگوں کے دل ان کی طرف پھیر دیجئے اور ان کی روزی پھلوں کی صورت میں عطا فرمائیے تاکہ یہ تیرے شکر گزار رہیں ۔

✡ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تشریف لے گئے تو آپ کا دیا ہوا زادِ راہ، کچھ خرمے، ایک مشکیزہ پانی - کچھ عرصے بعد ختم ہو گیا۔ ایک دن حضرت اسماعیل علیہ السلام پیاس سے بہت مضطرب اور بے تاب ہوئے اور بے تابی میں زمین پر ایڑیاں رگڑنے لگے ۔ بی بی ہاجرہؓ آپ کی حالت دیکھ کر پانی کی تلاش میں اٹھیں، ان کی جائے قیام کے قریب صفا کی پہاڑی تھی اس پر چڑھیں اور چاروں طرف نظر دوڑائی مگر پانی کہیں نظر نہ آیا وہاں سے مایوس ہو کر اس کے مقابل کی پہاڑی مروہ کی طرف گئیں۔ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان کچھ نشیب تھا، وہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نظروں سے اوجھل ہو گئے تو وہ راستہ آپ نے دوڑ کر طے کیا تاکہ جلد اونچائی پہ پہنچ کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو نظر میں رکھیں مروہ پر بھی ناکامی ہوئی، تو آپ پھر صفا کی طرف لوٹیں اور اس امید پر کہ شاید کوئی آتا جاتا قافلہ وغیرہ نظر آجائے، پھر صفا پر چڑھیں۔ اسی تگ و دو میں آپ نے صفا و مروہ کے سات پھیرے کیے اور ہر پھیرے میں نشیب کو دوڑ کر طے کیا، جب آپ صفا یا مروہ پر چڑھتی تھیں تو دونوں مقام پر دعا مانگتی تھیں - اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کی یاد تازہ رکھنے کے لیے سعی کو حج کا جز بنا کہ ہر حاجی پر یہ لازم کر دیا کہ وہ بھی یہ عمل دہرائے، اب آج کل وہ پہاڑیاں تو نہیں رہیں مگر اس نشیب و فراز کے نشانات محفوظ کر لیے گئے ہیں نشیب

کے دونوں سروں پر سبز ستون بنا دیئے ہیں رات کو سبز بلب روشن ہوتے ہیں ان کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

☆ صفا و مروہ پر حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی مانگی ہوئی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و مہربانی کا مظاہرہ یوں فرمایا کہ جہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ایڑیاں رگڑتے رہے تھے وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ جب حضرت ہاجرہؑ نے یہ دیکھا تو بے حد مسرور ہوئیں ارد گرد مٹی کی روک بناتی جاتی تھیں اور زم۔ زم فرماتی جاتی تھیں جس کے معنی ہیں ٹھیر ٹھیر اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ زم زم کے معنی کثیر کے ہیں۔ چونکہ اس میں پانی بہت زیادہ ہے اسلئے یہ نام ہوا۔ یہی چشمہ اب تک جاری ہے جسے بعد میں کنوئیں کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا اور جو چاہ زم زم کہلاتا ہے۔ پانی کی افراط کا یہ عالم ہے کہ ہر سال لاکھوں کروڑوں ٹن صرف میں آتا ہے مگر اس میں کوئی کمی نہیں آتی، پانی بھی حد درجہ صحت افزاء دنیا کے پانیوں کا سردار ہے، محققین نے تو اسے کوثر سے بھی افضل بتایا ہے۔ زم زم غذا کا کام بھی دیتا ہے اور دوا کا بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "روئے زمین پر بہترین پانی آب زم زم ہے کہ جس میں مثل طعام غذائیت بھی ہے اور مرض کے لیے شفا بھی" نیز ارشاد فرمایا کہ "زم زم کا پانی ہر اس کام کے لیے ہے جس کے لیے پیا جائے جو شخص کسی مرض سے شفا حاصل کرنے کے لیے پئے اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتے ہیں اور جو بھوک کی وجہ سے پئے اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ بھر دیتے ہیں اور جو کوئی کسی اور ضرورت کے لیے پئے اللہ تعالیٰ اس کی وہ ضرورت پوری فرماتے ہیں"

☆ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے نصف ماہ سے بھی زیادہ صرف زم زم کو غذا کے طور پر استعمال کیا اس کو بھوک نہ لگتی تھی، یہی غذا کا کام دیتا تھا نیز لکھا ہے کہ اس شخص نے مجھ سے خود کہا کہ میں نے بعض اوقات ۴۰ دن تک

زم زم پر اکتفا کیا اور قوت میں کوئی کمی نہیں آئی روزہ بھی رکھتا تھا طواف بھی کرتا تھا اور حقِ زوجیت بھی ادا کرتا تھا۔ غرض زم زم ہر مقصد کے حصول کے لیے بے نظیر چیز ہے مگر اخلاص اور اعتقاد شرط ہے۔

☆ یہاں دونوں ماں بیٹے پانچ یوم نہار رہے، پانچویں دن بنو جرہم کا ایک قافلہ ادھر آنکلا جب وہاں پانی دیکھا تو حضرت ہاجرہؑ کی اجازت لے کر وہیں آباد ہو گیا، پھر بنی قنطور کے بھی کچھ آدمی وہاں آبسے اور یوں خانہ کعبہ کے پاس چھوٹی سی بستی آباد ہو گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام خبر گیری کے لیے تشریف لائے تو آپ کو بذریعہ خواب حکم ملا کہ اسمٰعیل کی قربانی کر دیوم الترویہ یعنی ۸ ر ذی الحجہ کی رات کو آپ نے پہلا خواب دیکھا اور پھر ۹ ر و ۱۰ ر کی رات کو بھی یہی خواب دیکھا تو ۱۰ ذی الحجہ کو ذبح کے ارادے سے لے کر منیٰ پہنچے۔

☆ دورانِ سفر شیطان نے انسانی شکل میں آکر تین جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی۔ اوّل جمرۃ العقبہ پر وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم خدا اس کے سات کنکریاں ماریں اور وہ غائب ہو گیا، پھر جمرۃ الوسطیٰ کی جگہ پہ ظاہر ہو کر آپ کو اپنے ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی آپ نے پھر سات کنکریاں ماریں تو وہاں سے بھی بھاگا اور آخری کوشش جمرۃ الاولیٰ پہ کی مگر وہاں بھی سات کنکریاں کھا کر خائب و خاسر لوٹ گیا، اسی واقعہ کی یاد میں اب تک منیٰ میں جمرات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں تا کہ حاجیوں کو یہ سبق یاد رہے کہ وہ شیطان کے بہکانے میں نہ آئیں۔

☆ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لیے لٹا دیا اور حلقوم پر چھری چلانے کو تیار ہی تھے کہ فرشتہ نے اللہ کے حکم سے حضرت

اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ رکھ دیا اور ادھر سے ندائے ربانی آئی۔

يَآ اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔

اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم نیکوں کو (ان کی نیکی کا) بدلہ اسی طرح دیا کرتے ہیں۔

خانہ کعبہ کا نقش ثانی

☆ شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ بیت اللہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم الٰہی تعمیر کیا۔ سیرت و تاریخ کی کتابوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے آدم علیہ السلام سے پہلے ہی بیت المعمور (ساتویں آسمان پر فرشتوں کی عبادت گاہ) میں بیت اللہ کا ایک نمونہ تیار کر رکھا تھا۔ آدم علیہ السلام کی بنا میں نوح علیہ السلام کے زمانہ تک وقتاً فوقتاً حسب ضرورت مرمت ہوتی رہی۔ طوفان نوح میں یہ عمارت غرق ہو کر منہدم ہو گئی پھر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو اس کی از سر نو تعمیر کا حکم ہوا جب آپؑ تیسری مرتبہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ملاقات کو تشریف لائے تو بیٹے کو تعمیر کعبہ کا حکم ربانی بنایا اور دونوں مل کر بیت اللہ کی تعمیر میں لگ گئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پتھر اور گارا دیتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھروں کو قرینے سے جماتے جاتے تھے۔ تاریخ کی کتابوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ میں استعمال ہونے والے پتھر بھی بہشت سے ہی آئے تھے۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے دو دروازے رکھے، ایک مشرق کی جانب دوسرا مغرب کی طرف تاکہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہوں اور دوسرے سے باہر

آئیں دروازوں کی دہلیز زمین کے برابر تھی، آپ کی یہ تعمیر ایک مستطیل احاطہ تھا دیواریں بلند تھیں مگر ان پر چھت نہ تھی، دروازوں میں نہ چوکھٹ تھی نہ کواڑ، آپ نے یکم ذی قعدہ کو کام شروع فرمایا اور ۲۵ ذی قعدہ کو اس کی تکمیل فرما کر فارغ ہوئے۔ کعبہ کی تکمیل کے بعد بارگاہ خداوندی سے حکم ہوا

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ	لوگوں کو حج کے لیے بلاؤ۔ وہ دور
یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ	دراز کی مسافت پیدل یا دبلے اونٹوں
ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ	پر سوار طے کر کے حج کے لیے تیرے
عَمِیْقٍ ۔	پاس آئیں گے۔

✡ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا، اتنے دور دراز گوشوں تک بھلا میری آواز کیا پہنچے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم آواز لگا دو، پہنچانا ہمارا ذمہ ہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر پکارا:

"اے لوگو تمہارے رب نے تمہارے لیے ایک گھر بنایا ہے اور تم پر اس کا حج فرض کیا ہے پس خدا کے حکم کی تعمیل کرو۔"

کہتے ہیں کہ مقام ابراہیمؑ کے نام سے جو پتھر آج تک محفوظ ہے وہی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ تعمیر کیا دیوار جوں جوں اٹھتی جاتی تھی یہ پتھر بھی از خود اونچا ہوتا جاتا تھا اور یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

✡ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی عمارت میں مرورِ ایام کے سبب انہدام ہوا تو تیسری بار بنو جرہم نے جو حضرت اسمٰعیلؑ کی سسرال سے تعلق رکھتے تھے اس کو از سر نو تعمیر کیا، چوتھی بار مصر و شام کے بادشاہ عمالقہ نامی نے بنایا، معماران کعبہ میں بعض نے

قصی بن کلاب کا نام بھی لیا ہے۔ قریش نے یہ جدت کی کہ کعبہ پر چھت بھی ڈالی اور مشرقی جانب سطح زمین سے قد آدم پر دروازہ بنایا اس میں چوکھٹ اور کواڑ لگائے اور پانچویں بار نبی آخر الزماں سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بعثت سے کچھ عرصہ قبل کعبہ کا کچھ حصہ جل جانے کی بنا پر اہل مکہ نے اپنے طرز پر اس کی تعمیر کی۔ اور جب حجر اسود کے اٹھانے پر باہمی نزاع ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر ایک چادر میں رکھ کر اس چادر کو تمام قبائل کے سر برآوردہ لوگوں نے اٹھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے دیوار میں نصب فرمادیا۔ قریش مکہ نے تعمیر کعبہ کیلئے جو انتظام کیا تھا وہ کم پڑ گیا۔ اس لیے حطیم کا حصہ خانۂ کعبہ میں شامل ہونے سے رہ گیا فتح مکہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ بیت اللہ پورا بنیاد ابراہیمی پر از سر نو تعمیر ہو تو بہتر ہے شمالی دیوار کی طرف جو حطیم کا حصہ چھوٹا ہوا ہے وہ بھی عمارت میں آجائے اور ایک کے بجائے دو دروازے شرقاً غرباً آمنے سامنے لگائے جائیں تاکہ حجاج کو آنے جانے میں سہولت رہے، مگر ابتداً اہلِ قریش کی گراں طبعی کے خیال سے آپؐ نے تامل فرمایا پھر آخر عمر میں اس کا اظہار فرمایا کہ سال آئندہ زندگی رہی تو اس کو انہیں بنیادوں پر تعمیر کیا جائے گا، مگر اسی سال آپ کا وصال ہوگیا ہاں جب ۶۴ھ میں بالاتفاق حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما امیر المومنین منتخب ہوئے تو انہوں نے قریش کی عمارت کو گرا کر کل بنیاد ابراہیمی پر از سرِ نو تعمیر کرایا۔ سطح زمین کے قریب شرقاً غرباً آمنے سامنے دو دروازے لگائے لیکن چند سال بعد ہی آپؓ شہید کر دیئے گئے اور حجاج والی مکہ ہوا تو اس نے پھر شمالی دیوار گرا کر اہل قریش کی بنیاد پر تعمیر کی اور بیت اللہ کا شمالی حصہ پھر حطیم میں شامل کر دیا غربی دروازہ بند کر دیا اور شرقی دروازہ کو بھی حسب سابق زمین سے کئی ہاتھ بلند نصب کیا

گیارہویں صدی میں جب یہ عمارت بھی سیلاب کے سبب خستہ ہوگئی تو سلطان مراد رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۴۰ھ میں خاص اہتمام کے ساتھ بیت اللہ کو از سر نو قریش ہی کی بنیاد پر تعمیر کیا وہی عمارت اب تک موجود ہے۔

✡ بیت اللہ شریف کی موجودہ عمارت تقریباً مربع ہے، حطیم کی چہار دیواری جانب شمال بیضوی ہے، مشرقی دیوار میں سطح فرش سے ۶ فٹ بلندی پر دروازہ ہے۔ خوب مضبوط اور کشادہ، چوکھٹ اور کواڑوں پر نقرئی اور طلائی کام ہے۔ آیات وغیرہ کندہ ہیں۔ دروازہ پر نہایت قیمتی اور خوشنما پردہ پڑا ہوا ہے اسمائے حسنیٰ اور آیات قرانی کار چوب تحریر ہیں اوقات معینہ یا خصوصی مہمانوں کی آمد کے موقع پر جب دروازہ کھلتا ہے تو ایک چوبی زینہ کے ذریعہ اندر داخلہ ہوتا ہے۔ اندر بھی عمارت خوب آراستہ ہے۔ وسط میں عود خالص کے نہایت قیمتی تین ستون ایستادہ ہیں دروازہ کے مقابل غربی دیوار میں ایک محراب بنی ہوئی ہے فتح مکہ کے دن بیت اللہ میں داخل ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ دوگانہ شکر ادا فرمایا تھا۔ اب بھی جن خوش نصیبوں کو داخلہ ملتا ہے وہاں نفل پڑھتے ہیں۔ شمال مشرقی کونہ میں زینہ کا ایک چھوٹا سا دروازہ ہے یہ باب التوبہ کہلاتا ہے وہاں بھی لوگ دعا مانگتے ہیں موجودہ عمارت میں دو رکن، یعنی رکن یمانی اور رکن اسود تو اپنی جگہ پر ہیں مگر حطیم کی طرف کے دو رکن رکن عراقی اور رکن شامی قدیم جگہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ شمال کی طرف منڈیر میں ایک نقرئی پرنالہ لگا ہوا ہے جسے میزاب رحمت کہا جاتا ہے، بارش میں اس کا پانی حطیم میں عین اس جگہ گرتا ہے جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر بتائی جاتی ہے۔ بطور علامت فرش پر محراب نما سیاہ پتھر لگا ہوا ہے۔ گو قبر کا ہونا قرین یقین نہیں تاہم یہاں نماز پڑھنا بیت اللہ میں پڑھنا شمار ہوتا ہے۔ بیت اللہ کے دروازہ سے جانب حطیم ہٹ کر فرش پر رنگین پتھر

کا مصلیٰ بنا ہوا ہے (پہلے حوض نما گڑھا تھا جسے حُفرہ یا معجن کہتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہاں سے گارا لے کر چنائی کی گئی تھی بعض کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم کا پتھر پہلے یہاں رکھا تھا۔

☆ بیت اللہ کے چاروں طرف جو گول صحن ہے یہ مطاف کہلاتا ہے اور اسی میں چاروں طرف گھومتے ہیں یہ حصہ حرم شریف کے باقی صحن سے نشیب میں ہے، اس میں سفید سنگِ مرمر کا فرش ہے کہیں کہیں سنگ سیاہ و سرخ کی پٹیاں اور مصلے بھی ہیں، یہ سفید پتھر سخت گرمی میں بھی ٹھنڈا رہتا ہے البتہ باقی رنگ کے پتھر گرم ہو جاتے ہیں۔ قدیم مطاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک باقی تھا، مگر حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے دور میں قرب وجوار کے مکانات خرید کر داخل حرم کیے گئے۔ اس کے بعد اس میں وقتاً فوقتاً توسیع ہوتی رہی۔ صحن حرم میں حد مطاف تک آٹھ دس پختہ روشیں بنی ہوئی ہیں ان میں یہ خاص صفت رکھی گئی ہے کہ کوئی کسی بھی روش سے باہر جائے اس کی پشت خانہ کعبہ کی طرف نہیں ہو گی، سب کے زاویے ہٹے ہوئے ہیں۔ البتہ منبر کی طرف آنے والی روش اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ روشیں تقریباً پانچ فٹ چوڑی ہیں۔ باقی تمام صحن خام مگر مسطح ہے اس میں باریک اور گول سنگریزے بچھے ہوئے ہیں۔ یہ سنگ ریزے دھوپ میں کم گرم ہوتے ہیں اور جلد ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ سعودی حکومت کی جدید تعمیر سے قبل کی عمارت سلطان سلیم رحمۃ اللہ علیہ کی دینداری اور اولوالعزمی کی یادگار تھی، جس میں صحن کے بعد تہرے چوہرے دالان، ڈاٹ دار چھتیں، کشادہ محرابیں، بلند ستون اور اندر کا فرش پختہ تھا۔

☆ دالانوں کی پشت پر بہت سے حجرے بنے ہوئے تھے، حرم شریف کی طرف بھی جن کے دریچے اور دروازے تھے، خدام اور عابد، زاہد لوگ ان میں رہتے تھے۔ ان

حجروں کے درمیان جابجا دالانوں کی پشت پر حرم شریف کے تقریباً بیس دروازے تھے۔ جن میں بعض بہت شاندار تھے۔

✡ اب سعودی حکومت نے یہ تمام ترکی عمارت بجز صحن سے ملحقہ دالان کے گرا کر اور آس پاس کی عمارات خرید کر نہایت شاندار وسیع اور پختہ دو منزلہ عمارت مسجد تعمیر کی ہے۔ مسعیٰ بھی اب مسجد میں شامل کر دیا گیا ہے۔ جہاں سعی ہوتی ہے وہ حصہ مسقف ہے اوپر کی دوسری منزل مسجد کی عمارت کا حصہ بن گئی ہے۔

✡ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ جب تک بذریعہ وحی تحویل قبلہ کا حکم نہ آیا مسلمان بھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے جب اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی خواہش کے مطابق کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تو روئے زمین کے مسلمانوں کا قبلہ کعبہ قرار پایا عمارت چونکہ مکعب ہے اس لیے کعبہ کہلائی، اور صرف عبادت کے لیے مخصوص ہونے کی وجہ سے بیت اللہ اور عظمت وحرمت کے لحاظ سے اور سجدہ گاہ مومنین ہونے کی وجہ سے مسجد الحرام!

مسلمانوں کا پہلا اجتماعی طواف

✡ سنہ ۶ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ مع اپنے صحابہ کے مکہ میں ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں، صحابہ تو عرصہ سے طواف کعبہ کے لیے بے قرار تھے اس خواب کے بعد حضور کی خدمت میں عرض معروض کر کے مکہ چلنے کے لیے آپ کو بھی آمادہ کر لیا۔

چنانچہ آپ مع چودہ سو صحابہ کے ذی قعدہ سنہ ۶ھ

میں قربانی کے اونٹوں کو ساتھ لے کر سفر مکہ کے لیے روانہ ہوئے، چونکہ یہ سفر طواف بیت اللہ کے لیے تھا اس لیے سامان جنگ و حرب ساتھ لینے کا سوال ہی نہ تھا، اور پھر اس مہینہ میں عرب کے رواج قدیم کی بنا پر جنگ و جدال ممنوع بھی تھا۔ دوست دشمن کو بلا روک ٹوک مکہ میں آنے دیتے تھے۔ جب حضور مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے تقریباً ۱۹ میل ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر اہل مکہ کو اطلاع کرنے اور دخول مکہ کی اجازت کیلئے آگے روانہ کیا اور خود وہیں قیام فرمایا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی واپسی میں دیر ہوئی، اور یہ افواہ بھی پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے یا قید کر لیے گئے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بے سروسامان جماعت سے وہیں جاں نثاری کی بیعت لی۔ اسی بیعت کو بیعت رضوان اور بیعت شجرہ کہا جاتا ہے۔

قریش مکہ پر اس بیعت کا ایسا رعب پڑا کہ وہ مصالحت پر آمادہ ہو گئے۔ اور صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جس نے مسلمانوں کے لیے فتح مکہ کا راستہ کھول دیا۔ اس صلح نامہ کی ایک شرط کے مطابق آئندہ سال ۷ھ میں مسلمانوں کو طواف کے لیے آنے کی اجازت دے دی گئی چنانچہ ۷ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو ہزار صحابہ کی جمعیت کے ساتھ مکہ معظمہ پہنچے، اور عمرہ کے لیے تین دن قیام فرما کر تمام صحابہ کے ہمراہ واپس مدینہ تشریف لے گئے۔

حج کی فرضیت اور حجۃ الوداع

۹ھ میں بذریعہ وحی الٰہی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا حج فرض کیا گیا، جو اسلام کا پانچواں رکن ہے اسی سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر تین سو صحابہ کرام کو آپ کی سرکردگی میں حج کے لیے روانہ فرمایا۔ آپ کی روانگی کے بعد سورہ توبہ نازل ہوئی، جس میں وہ آیت بھی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ مشرکین نجس ہیں ان کو اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی پھٹکنے کی اجازت نہ ہوگی، ان احکامات کا اعلان ضروری تھا، حجاج کا قافلہ روانہ ہو چکا تھا اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد یہ خدمت فرمائی کہ وہ جائیں اور حج کے مجمع عام میں احکاماتِ الٰہی سنائیں۔

☆ سنہ ١٠ھ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس حج کے لیے تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا اور جملہ اطراف میں دور و نزدیک اس ارادے کی تشہیر فرمائی، اس اطلاع کے بعد انبوہ در انبوہ مسلمان مدینہ طیبہ میں جمع ہو گئے۔ جس میں ہر درجہ اور طبقہ کے مسلمان شامل تھے۔

٢٦ ذی قعد سنہ ١٠ھ یوم شنبہ (بعض روایات میں جمعرات کا دن آیا ہے) ظہر کی نماز مسجد میں ادا فرمائی۔ نماز سے پہلے خطبہ پڑھا، لوگوں کو ارکان حج تعلیم فرمائے۔ بعد نماز سر مبارک میں تیل ڈالا، کنگھا کیا، چادر مبارک زیب تن فرمائی اور سفر پر روانہ ہو گئے ذوالحلیفہ پہنچے تو عصر کی نماز قصر فرمائی اور وہیں قیام فرمایا۔ یہاں آپ نے پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔ ٢٧ کی صبح کو بعد نمازِ ظہر آپ نے خطمی اور اُشنان سے غسل فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو جس میں مُشک ملا ہوا تھا، پیش کی جو آپ کے سر و جسم مبارک پر ملی گئی غسل کے بعد تہبند باندھا اور چادر اوڑھی۔ اور جب اونٹنی پر سوار ہونے لگے تو آپ نے باآواز بلند تلبیہ پڑھا۔ جب اونٹنی کھڑی ہو گئی تو پھر تلبیہ پڑھا، اور آپ روانہ ہو گئے اثنائے سفر بیداء کی پہاڑی پر چڑھے تب بھی آپ نے تلبیہ پڑھا ٣ ذی الحجہ سنہ ١٠ھ شب یک شنبہ کو آپ مکہ مکرمہ کے قریب وادی طوی میں پہنچ کر شب باش ہوئے، فجر کی نماز کے

بعد غسل فرمایا۔ اور پوری جمعیت کو ساتھ لے کر بالائے مکہ سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے (یہ مقام مُعلّٰی کہلاتا ہے مروہ کی جانب ہے اس وقت اس فراز پر بہت بڑا اور بارونق بازار ہے) آپ کے داخلہ کے وقت طلوع آفتاب پر ایک ساعت گزر چکی تھی۔ آپؐ باب بنی شیبہ پر پہنچے اور جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو آپؐ نے تکبیر کہی اور یہ دُعا پڑھی۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ	اے اللہ آپ ہی سلامتی والے ہیں آپ
مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ	ہی کی طرف سے سلامتی ملتی اور آپ ہی
يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا	کی طرف لوٹتی ہے۔ پس اے رب ہمیں
بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ	سلامتی کے ساتھ زندہ رکھو اور سلامتی
السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا	کے گھر (جنت) میں ہمیں داخل فرمائے
وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ	عزت و جلال والے رب آپ بڑی
وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ	برکت والے اور بلند مرتبت والے ہیں
هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّ تَشْرِيْفًا	اے اللہ اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت
وَزِدْ تَعْظِيْمَهٗ وَتَشْرِيْفَهٗ	میں اضافہ فرما۔ اور جو اس کا حج یا عُمرہ
مِمَّنْ حَجَّهٗ وَ عُمْرَتَهٗ	کریں ان کے ذریعہ بھی اس کی عظمت و
	شرافت بڑھا۔

.....

جب آپ مسجد والے حصہ میں داخل ہوئے تو سیدھے بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے اور حجر اسود کے مقابل آکر استلام فرمایا اور طواف شروع فرما دیا۔

طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل فرمایا۔ ردائے مبارک کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر اضطباع فرمایا۔ باقی چار چکر عام رفتار سے کیے ہر

چکر میں حجر اسود کے مقابل آکر اپنے عصا مبارک سے جس کا سرا اوپر کو مڑا ہوا تھا بوجہ ہجوم، حجر اسود کی طرف اشارہ فرماتے اور عصا کو چوم لیتے، حجر اسود کو بوسہ دینے کا جب بھی موقعہ آیا ہے تو محدثین نے اس کی کئی کیفیات نقل کی ہیں، کبھی لب مبارک اس پر رکھتے اور کبھی دستِ مبارک رکھ کر ان کو چوم لیتے، کبھی حجر اسود پر پیشانی بھی رکھتے اور اس پر سجدہ کر کے اس کو بوسہ دیتے۔ استلام کے وقت اللہ اکبر کہتے۔

☆ طواف سے فارغ ہو کر وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى تلاوت فرماتے ہوئے مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی، پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی نماز سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود پر تشریف لائے اور استلام کیا۔

☆ پھر صفا و مروہ کی چوٹیوں پر تشریف لے گئے اور کعبہ کی طرف رُخ کر کے تکبیر و تہلیل اور دعا فرمائی اور دونوں کے درمیان سعی بھی کی۔

☆ ۸ر ذی الحجہ کو قیام گاہ مکہ سے روانہ ہو کر منیٰ میں قیام فرمایا اور ظہر سے لے کر فجر تک پانچوں نمازیں وہیں ادا فرمائیں۔

☆ ۹ر ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہو کر وادی نمرہ میں قیام فرمایا۔ اس وادی کے ایک جانب عرفات ہے۔ دوسری طرف مزدلفہ دن ڈھلنے کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر عرفات تشریف لائے۔ ایک لاکھ چوالیس یا چوبیس ہزار کا مجمع میدان میں پھیلا ہوا تھا اور اپنے رب کی حمد و ثنا تحمید و تقدیس میں مشغول تھا، آپؐ نے جبل رحمت کے دامن میں ذرا بلندی پر اپنی قصوا نامی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا، یہ خطبہ حجۃ الوداع کہلاتا ہے یہاں اس کا مکمل ترجمہ دیا جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔

☆ اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ میں اور تم آئندہ پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

☆ اے لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزت و ناموس ایک دوسرے کے لیے ایسی ہی محترم ہیں جیسا تمہارے لیے آج کا دن، یہ مہینہ، یہ شہر قابل احترام ہیں! لوگو، تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہونا، کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔

☆ لوگو، جاہلیت کی ہر بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں، جاہلیت کے دور کے قتل و خون ریزی کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں، میں ابن ربیعہ بن الحارث کا خون (جس نے بنی سعد میں دودھ پیا تھا) جو میرے خاندان کا پہلا خون ہے اور جسے ہذیل نے مار ڈالا تھا معاف کرتا ہوں، جاہلیت کا سود بھی ملیامیٹ کر دیا گیا اپنے خاندان کا جو پہلا سود میں مٹاتا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا ہے، وہ سارا چھوڑ دیا گیا۔

☆ لوگو! اپنی بیویوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو، خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال کیا۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں۔ ہاں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو کہ جو نمودار نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ۔ اچھی طرح پہناؤ۔

☆ لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اس کو مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب قرآن ہے۔

☆ لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید اُمت پیدا ہونے والی ہے۔

خوب سن لو کہ اپنے پرور دگار کی عبادت کرو، پنجگانہ نماز ادا کرو، سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ اور خانہ خدا کا حج بجالاؤ، اور تم میں سے جو صاحب امر ہو جائیں ان کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی فردوس بریں میں داخل ہو گے۔

✡ لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔ بتاؤ تو کیا جواب دو گے، پورے مجمع نے کہا کہ ہم اسبات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچائے، رسالت و نبوت کا پورا پورا حق آپ نے ادا فرما دیا، آپ نے ہم کو کھرے کھوٹے کی پہچان بخوبی کرا دی۔

تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اٹھائی اور تین مرتبہ اس کیفیت کے ساتھ کہ پہلے انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور پھر مجمع کی طرف جھکاتے تھے یہ فرمایا

اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اے اللہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں آپ اس کے گواہ رہیئے۔

پھر آپ نے فرمایا، سنو جو کچھ تم کو کہا گیا ہے یہ ان لوگوں تک بھی پہنچا دینا جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

✡ آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تھے کہ سورۂ مائدہ کی آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی۔

✡ حضور اونٹنی سے اتر آئے حضرت بلال کو اذان کا حکم دیا اور آپ نے ظہر و عصر دونوں وقتوں کی نماز ملا کر بصورت قصر ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہو کر پھر اونٹنی پر سوار ہو کر میدان عرفات میں جبل رحمت کے دامن میں بڑے پتھروں پر کھڑے ہوئے اور الحاح و زاری کے ساتھ دعا میں مشغول ہو گئے، دعا میں آپ کی کیفیت ایسی تھی جیسے کوئی بہت ہی بھوکا

مسکین انتہائی لجاجت اور گڑگڑا کر روٹی مانگے۔ غروب آفتاب تک آپ اسی طرح دعا میں مشغول رہے، آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اس دعا کے لیے وہی جگہ مخصوص نہیں جہاں میں کھڑا ہوں بلکہ جہاں چاہو کھڑے ہو جاؤ۔

☆ غروب آفتاب کے بعد آپ عرفاتؐ سے روانہ ہوئے اس وقت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو آپؐ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا۔ سواری کی نکیل آپؐ نے اتنی کھینچ رکھی تھی کہ اونٹنی کا سر کاٹھی سے لگ گیا تھا (یہ اس لیے کہ اونٹنی تیز رفتار نہ چلنے لگے) اور راستہ میں لوگوں سے بھی فرماتے جاتے کہ لوگو! آہستہ چلو دوڑو مت، بھاگ دوڑ متانت ووقار کے خلاف ہے۔ راستہ میں کسی جگہ میدان آجاتا تو سواری کو کسی قدر تیز بھی فرما لیتے، راستہ میں آپ تلبیہ بھی پڑھ لیتے تھے، ایک جگہ رُک کر آپؐ نے وضو فرمایا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں نماز پڑھیں گے تو آپ نے فرمایا کہ نماز کی جگہ آگے آرہی ہے۔ آپؐ پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ یہاں آپؐ نے پھر وضو فرمایا اذان کہی گئی اور اسباب اتارنے اور قیام کا انتظام کرنے سے پہلے ہی مغرب کی نماز (صرف فرض) پڑھے، پھر اسباب اتارا گیا۔ اور دوسری اقامت کہہ کر عشاء کے فرض پڑھے، مغرب وعشاء کے مابین کے نوافل وغیرہ نہیں پڑھے، اور وہیں استراحت فرمائی اس رات تہجد کی نماز بھی ادا نہیں فرمائی فجر کی نماز اول وقت پڑھی۔ پھر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے، اور وہاں وقوف فرمایا قبلہ رو ہو کر تکبیر و تہلیل دعا وتضرع وزاری اور ذکر میں مشغول رہے اور جب آفتاب نکلنے کے قریب ہوا تو آپ اونٹ پر سوار ہوئے اور اپنے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھا لیا حضرت اسامہؓ دوسرے حضرات کے ساتھ پیدل چلے، راستہ میں فضلؓ سے فرمایا رمی کے لیے کنکریاں چن لو انہوں نے سات کنکریاں چن کر آپ کو دیں آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے ان کی گرد جھاڑ دی

اور فرمایا بس ایسی ہی کنکریاں مارا کرو، لغو اور تکلفات سے بچتے رہو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ ایسی ہی لغویتوں اور تکلفات کے سبب ہلاک ہوئے۔

✪ منیٰ پہنچ کر وادی کے نشیب میں جمرۃ العقبہ کی رمی کے لیے اس رُخ کھڑے ہوئے کہ منیٰ کی آبادی دائیں طرف اور مکہ بائیں طرف ہوا۔ پھر آپ نے سواری پر سے ہی ایک ایک کر کے سات کنکریاں جمرہ پر ماریں پہلی کنکر پر تلبیہ موقوف فرما دیا تھا اور کنکر مارتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ اس وقت حضرت بلال اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما بھی ساتھ تھے۔ ایک نے اونٹنی کی نکیل تھام رکھی تھی دوسرے سایہ کیے ہوئے تھے۔ وہاں بھی آپ نے خطبہ فرمایا۔ اور یہ آپ کی معجزانہ شان تھی کہ آپ کے خطبہ کی آواز نزدیک و دور خیموں تک میں پہنچ رہی تھی۔ خطبہ میں آپ نے قربانی کے متعلق احکام فرمائے۔ اور یوم النحر کی فضیلت بیان فرمائی اور فرمایا حج کے ارکان مجھے کرتے دیکھ کر سیکھ لو شاید میں دوسری بار حج نہ کر سکوں نیز فرمایا اللہ کی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کا سب پورے کا پورا مانو۔

✪ پھر آپ نے مہاجرین و انصار کو طلب فرما کر نصیحت فرمائی کہ میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ کر کافر نہ ہو جانا۔ یاد رکھو جو شخص گناہ کرتا ہے اس کی جوابدہی اسی کے ذمہ ہے نیز فرمایا حاضر لوگ غیر حاضروں کو بھی یہ باتیں اور احکام پہنچا دیں۔

پھر ذبح گاہ پر تشریف لائے اور سو اونٹ قربان کیے، ان میں سے بہت بڑی تعداد کا آپ نے اپنے دستِ مبارک سے نحر فرمایا۔ باقی غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ یا کسی اور صاحب نے نحر کیے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کا گوشت، کھال، جھول وغیرہ سب مسکینوں کو صدقہ کر دو۔ قصائی کو کوئی چیز اجرت میں نہ دینا۔ اس کی اُجرت الگ سے دی جائے گی۔

قربانی سے فراغت کے بعد آپ نے اعلان فرما دیا کہ منیٰ کی پوری وادی اور مکہ کے تمام راستے قربان گاہ ہیں۔ بعدہٗ آپ نے حلق کرا دیا معمر بن عبداللہ بن نضلہؓ نے آپ کا حلق کیا۔ اس وقت آپ نے حضرت معمرؓ سے کہا کہ میاں تمہارے ہاتھ میں اُسترا ہونے نے آج تم کو رسول اللہ کے دونوں کانوں کی لوؤں کے درمیانی حصہ کا مختار بنا دیا۔ معمرؓ نے جواب دیا یہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے! تب آپ نے معمرؓ کو اشارہ کیا کہ پہلے دائیں طرف کے بال مونڈیں، جب ادھر کی حجامت ہوگئی تو وہ بال آپ نے حاضرین کو تقسیم فرما دیئے پھر بائیں طرف مونڈنے کا اشارہ فرمایا اور اس طرف کے سب بال حضرت ابو طلحہؓ کو عنایت فرمائے۔ دائیں طرف کے کچھ بال بھی ان کو ملے تھے۔ اس سے فارغ ہو کر ناخن ترشوائے، لوگوں کو بمشکل ایک ایک بال یا ناخن ملا۔

☆ اس کے بعد زوال سے پہلے آپ مکہ تشریف لے گئے اور طوافِ زیارت فرمایا، یہ طواف آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر فرمایا، اس کی وجہ بعض حضرات تو یہ بتاتے ہیں کہ کثرت ازدحام کی بنا پر ایسا فرمایا تاکہ سب حضرات آپ کو دیکھ سکیں۔ اور طریقہ طواف و افعال و ارکان طواف سیکھ سکیں اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے پاؤں میں کوئی زخم تھا۔ اس کی وجہ سے مجبوراً ایسا فرمایا۔ پہلی وجہ زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ ابھی آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ منیٰ میں آپ نے اعلان فرمایا تھا کہ "مجھ سے ارکان حج سیکھ لو شاید پھر میں دوسرا حج نہ کر سکوں"۔

☆ اس کے بعد چاہ زمزم پر آئے، حضرت عباس اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہم کنوئیں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے ازدحام کا خطرہ نہ ہوتا تو میں خود پانی کھینچتا۔ ایک ڈول آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے وہ کھڑے کھڑے نوش فرمایا پھر اسی وقت منیٰ واپس تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز وہاں ادا فرمائی مگر حضرت جابرؓ اور حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرجح روایت یہ ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز مکہ ہی میں ادا فرمائی۔

✿ رات کو منیٰ میں قیام فرمایا زوال کے فوراً بعد نماز ظہر سے پہلے اوّل جمرہ اولیٰ پر آئے اور اس پر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکر مارنے پر تکبیر پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ایک طرف کو کئی قدم گئے وہاں روبقبلہ ہو کر دعا مانگی اور اتنی ہی دیر قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جا سکے اس کے بعد جمرۃ الوسطیٰ پر تشریف لے گئے، اسی طرح رمی کی، اسی طرح کھڑے ہو کر دعا کی اور اتنی ہی دیر قیام فرمایا۔ پھر جمرہ عقبہ پر آئے اور اس کے برابر کھڑے ہو کر کہ منیٰ شہر دائیں ہاتھ اور مکہ بائیں ہاتھ پر تھا رمی کی، مگر یہاں نہ دعا فرمائی نہ قیام فرمایا۔ منیٰ میں آپ کا قیام تین یوم پورے اور چوتھے دن بعد ظہر تک رہا، یعنی شنبہ، یکشنبہ اور دوشنبہ، سہ شنبہ کو بعد ظہر رمی فرما کر وادی محصب میں قیام فرماتے ہوئے مکہ معظمہ روانہ ہو گئے وہاں پہنچ کر طواف وداع فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، بدھ کی فجر کی نماز بیت اللہ کے قریب پڑھی اس میں سورہ والطور پڑھی اور پھر مدینہ طیبہ واپس روانہ ہو گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سفرِ حج کے آداب و دیگر ہدایات

☆ جب حج فرض ہو جائے تو تاخیر نہ کرنی چاہیئے۔ اللہ پر بھروسہ کر کے سفر کا انتظام شروع کر دینا چاہیئے۔ حکومتی مجبوریوں اور مصالح کے پیش نظر قرعہ اندازی وغیرہ کا جو نظام رائج ہے وہ صحیح ہو یا غلط، اس کو نظر انداز کر کے حج فرض ہونے کے سال ہی درخواست دے دینی چاہیئے، یہ بھی انتظام سفر کا ہی ایک مرحلہ ہے۔

☆ سب سے پہلے نیت کی درستگی کی ضرورت ہے۔ حج کے سفر میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ادائے فریضہ اور حکم خداوندی کی تعمیل کے سوا کوئی نیت نہیں ہونی چاہیئے، جو شخص سیاحت تبدیل آب و ہوا یا حاجی کا لقب حاصل کرنے کی نیت سے یہ سفر کرے گا۔ اس کو حج کا ثواب نہیں ملے گا۔ گو اس کے ذِمّہ سے فریضہ ساقط ہو جائے۔

☆ سفر حج میں تجارت کی نیت کی اجازت تو ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ یہ نیت بھی نہ ہو۔

☆ نیت کی درستگی کے بعد صدق دل سے توبہ کریں۔ اگر کسی کا مالی یا جانی حق اپنے ذِمّہ ہو۔ تک ممکن ہو اس کو ادا کر دیا معاف کراؤ۔ اگر اہلِ حقوق فوت ہو گئے ہوں تو ان ۔ نا ء کو مال ادا کر دو، یا معاوضہ دو، ورثاء کا کوشش کے باوجود پتہ نہ چلے تو وہ مال اُن کی طرف سے صدقہ کر دو، غرضیکہ معاملات کی ہر طرح صفائی کر دو، عبادات میں جو کوتاہی اور قصور ہوا ہے اس کی قضا اور تلافی کرو اور آئندہ کے لیے پختہ عزم کرو کہ پھر ایسا نہ کروں گا۔

☆ توبہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ غسل یا وضو کرکے دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھو اس کے بعد درود شریف پڑھ کر استغفار کرو اور نہایت خضوع و خشوع، عاجزی، ذلت سے گڑگڑا کر دعا مانگو اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرو اور توبہ کرو، اور بار بار یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ	اے اللہ میں اپنے گناہوں سے توبہ
مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا	کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی ان کا ارتکاب
اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ	نہ کروں گا۔ اے اللہ تیری مغفرت
مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی	میرے گناہوں سے بدرجہا وسیع
عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔	ہے اور مجھے اپنے اعمال سے زیادہ
......	تیری رحمت ہی پر بھروسہ ہے۔

ان باتوں سے فارغ ہوکر والدین زندہ ہوں تو ان سے سفر کی اجازت حاصل کرو۔ اگر وہ خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی بلا اجازت جانا ناپسندیدہ اور بُرا ہے۔

اسی طرح بیوی بچے اگر ان کے نفقہ کا انتظام تو کردیا ہے مگر اندیشہ ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں وہ ہلاک نہ ہوجائیں تو ان کی اجازت بھی ایسی صورت میں ضروری ہے۔

☆ اگر کسی کا قرض فی الحال ادا کرنا ضروری ہے تو اس کی اجازت کے بغیر بھی جانا مکروہ ہے، البتہ فی الحال ادائیگی ضروری نہیں، یا اس نے مہلت دے دی یا کوئی ضامن ہوگیا یا ادائیگی کی مدت مقررہ تک واپس لوٹ آئے گا یا کاروباری نوعیت کے قرضے ہیں۔ کہ دیر سویر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان صورتوں میں بلا اجازت جانا بھی جائز ہے۔

☆ اگر کسی کی امانت ہے یا مانگی ہوئی کوئی چیز ہے ان کو واپس کردے۔ اور جملہ ضروریات

اور امور سے متعلق وصیت نامہ لکھ دے، لینا دینا، حق، حقوق سب مفصل درج کر دے اور کسی معاملہ شناس منصف، دیندار شخص کو قائم مقام بنا دے۔ (یہ قائم مقام وصی یعنی وصیت کا اجراء کرنے والا۔ کہلاتا ہے)

☆ سفرِ حج کے لیے جہاں تک ہو مال حلال ہونا چاہیئے۔ حرام مال سے کیا ہوا حج مقبول نہیں ہوتا۔ گو حج فرض ساقط ہو جاتا ہے، اگر کسی نے مشتبہ اور شرعی اعتبار سے ناپسندیدہ طریقہ پر روپیہ کمایا ہے تو وہ مال اس پر حج تو فرض کر دیتا ہے مگر ایسے مال کو حج کے سفر کے لیے خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اس دشواری کے حل کے لیے اس کی اجازت ہے کہ کسی غیر مسلم سے بلا سود قرض لے لے، اور اپنا مال قرض کی ادائیگی میں دے دے۔

☆ سفری آداب و انتظامات میں رفیق سفر کی تلاش بھی ہے۔ جو تکلیف میں کام آئے دکھ درد میں ہاتھ بٹائے، حوصلہ بڑھائے۔ دیندار اور اہل علم ہو تو بہت ہی اچھا ہے تاکہ مسئلہ مسائل حج میں مدد ملتی رہے۔ رشتہ دار کی نسبت اجنبی رفیق سفر ہو تو بہتر ہے کیونکہ خدانخواستہ اگر کشیدگی ہو جائے اور قطع تعلق کرنا پڑے تو رشتہ دار کی صورت میں صلہ رحمی کا قطع کرنا لازم آئے گا جو بہت گناہ کی بات ہے۔ بخلاف اجنبی کے کہ اس سے بسہولت جدائی ہو سکتی ہے (مگر دیگر امور کی وجہ سے آج کل عزیز رشتہ دار کو اجنبی پر ترجیح دینا مناسب ہے)

☆ حج کرنے والے کے لیے وقت سے پہلے ہی حج کے مسائل سیکھنا واجب و ضروری ہے۔ اس لیے سفر شروع کرتے ہی مسائل معلوم کرنے کی تگ و دو کرنی چاہیئے، کوئی عالم دین ہمسفر ہوں تو ان سے معلوم کرو، خود پڑھ سکتے ہو۔ تو احکام و مسائل حج کی کوئی کتاب مختصر ساتھ رکھو (یہ کتاب بھی تمام ضروری احکام، مسائل اور معلومات پر مشتمل ہے اس کا ساتھ رکھنا ہی ان شاء اللہ مفید اور کافی ہوگا) اور بار بار اس کا مطالعہ کرو، اور نیز خاص افعال و

ارکان کی ادائیگی کا جب وقت آئے تو اس وقت اس باب کا خاص طور پر مطالعہ کرو، جو بات سمجھ میں نہ آئے کسی عالم سے پوچھو عام لوگوں کی تقلید نہ کرو، معمولی پڑھے لکھے لوگوں پر بھی بھروسہ نہ کرو، حتیٰ کہ ان معاملات میں معلّمین و مطوفین پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ بہت سے تو ان میں ناواقف ہوتے ہیں، اگر کسی کو مسائل معلوم بھی ہوں تو ان کا اہتمام نہیں کرتے، مثلاً خاکسار نے بچشم خود بعض معلمین کو دیکھا کہ وہ لوگوں سے طواف کی نیت حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان کھڑے ہو کر کراتے ہیں، اب یا تو وہ ناواقف ہیں کہ طواف کی نیت حجر اسود کے سامنے ہونی چاہیئے یا انہیں اس کی اہمیت کا احساس نہیں۔

☆ غرضیکہ حج کے مسائل میں کسی معتبر اور مستند عالم پر ہی اعتماد کرنا چاہیئے، ہر کس و ناکس کی تقلید سے اندیشہ ہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے کہ حج ہی فاسد یا ناقص ہو جائے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج مبارک کا سفر جمعرات کو شروع فرمایا تھا، ویسے بھی آپؐ سفر عموماً جمعرات ہی کو شروع فرماتے تھے، اس لیے جو لوگ اختیارِ سفر میں آزاد ہوں ان کو جمعرات ہی سے سفر شروع کرنا چاہیئے، مگر جو لوگ پابند ہوں ان کو جس دن بھی موقعہ ملے، وہی باعث خیر و برکت ہوگا۔

☆ سفر جس سواری پر بھی ہو اس سواری کے لیے جو آداب اور قواعد و ضوابط مقرر ہوں اس کی پابندی لازمی اور ضروری ہے، کیونکہ اس سفر میں جتنا بھی بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں سے بچا جائے گا اتنا ہی بہتر ہوگا۔

☆ حج کے لیے زادِ راہ اور سامان میں نہ کنجوسی کرو نہ فضول خرچی، اگر صاحب وسعت ہے تو وہ اپنے توشہ اور سامان میں فراخی کرے اور جس کی وسعت کم ہے تو وہ احتیاط کرے۔ حج کے سفر میں جو مال خرچ ہوتا ہے اس کا ثواب سات گنا یا زیادہ ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حج بر

جاکر وہاں سے سامان تعیش اور دلچسپی کی اشیاء لانا اس ثواب میں داخل نہیں، نہ ان میں خرچ کردہ رقم کا سات گنا ثواب ملے گا، ہاں اگر نیت مکہ و مدینہ کے تجار کی اعانت ہو تو اس نیت کا ثواب ملے گا۔

☆ اس سفر کے دوران دراصل عاشقانہ دیوانگی اور لگن مطلوب ہے، اس لیے ہر وہ کام جس سے اس جذبہ کی نفی ہوتی ہو اس سے احتراز اچھا ہے۔ جیسے خوب پیٹ بھر کر کھانا، یا طرح طرح کے عمدہ عمدہ کھانے پکانا، یا جسمانی اور لباسی آرائش و بناؤ سنگھار میں لگے رہنا، اِدھر اُدھر گھومتے پھرنا، بازاروں کے بے فائدہ بطور تماشا چکر لگانا۔

☆ سفر کے دوران ہم مذاق دوست احباب ایک ساتھ ہوں اور وہ ایک دستر خوان پر کھانا کھائیں تو اچھا ہے، بشرطیکہ کوئی کسی کو اعتراض کی نظر سے نہ دیکھے۔

☆ جب گھر سے روانگی کا وقت آئے تو گھر سے خوش و خرم نکلے غمگین اور پژمردہ ہو کر نہ نکلے گھر سے نکلنے سے پہلے اور بعد میں کچھ صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے، نکلنے سے پہلے گھر میں دو رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے، اور نماز کے بعد درود شریف، آیت الکرسی اور لایلاف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے سفر میں اعانت خیر و برکت اور سہولت کی دعا مانگے۔

☆ چلتے وقت عزیز و اقارب دوست احباب اور پڑوسی سے غلطیوں کی معافی چاہے مصافحہ کرے اور دُعا کی درخواست کرے، جاتے وقت یہ مل کر جائے، اور جب آئے تو یہ اصحاب اس سے ملنے آئیں۔

☆ جب عزیزوں سے رخصت ہو تو یہ دعا مانگے۔

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ — میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں،

لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ — جس کے سپرد کی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

۳۔ جب موٹر، گاڑی، جہاز یا کسی بھی قسم کی سواری پر سوار ہو تو یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ — ساری تعریفوں کا مستحق خدا ہی ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا، اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کہاں لا سکتے تھے۔ اور بلاشبہ ہمیں اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

☆ اب آپ اللہ کے راستہ میں نکل کھڑے ہوئے اب اس کی احتیاط رکھئے کہ سفر حضر میں بیہودہ ولغو باتیں آپ کی زبان پر نہ آئیں، ہردم ذکر اللہ، تلاوت یا درود شریف ورد زبان رہے اور فالتو اوقات یا نماز میں بسر ہوں یا دینی کتابوں کے مطالعہ میں! جس سے اعمال کی اصلاح اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔

☆ مختلف مزاج و مذاق کے لوگ ساتھ ہوں گے، کوئی زیادتی کرے تو اس کا جواب صبر وضبط نرم خوئی اور اخلاق سے دیجئے، گالی گلوچ، چغلی، غیبت، فحش، ہنسی مذاق لغو بیہودہ گفتگو اور گانے بجانے سے پرہیز کریں۔ ضعیف وناتواں، کمزور و بیمار، رفیقوں کی اعانت و دستگیری کیجئے۔ صاحب نظر اور اہل دل بزرگ کی رفاقت ہو تو ان کی صحبت کو غنیمت جانئے۔

متفرق معلومات

☆ پاکستان کے حجاج کے لیے حکومت کی طرف سے ایک محدود و معین تعداد کے لیے حج کے انتظامات کیے جاتے ہیں، چنانچہ جب عازمین حج سے درخواستیں طلب کرنے کا اعلان ہو تو جس پر حج فرض ہے اسے اپنی درخواست دے دینی چاہیئے، اور جب خوش بختی سے درخواست منظور ہو جائے تو اسے سفر کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے، پاکستان سے سفر ہوائی اور بحری جہاز سے ہوتا ہے، جس کے لیے جو صورت تجویز ہو اسی کے مطابق تیاری کرے۔ اور اس سفر کے لیے جو قواعد و ضوابط ہوں ان کی پابندی کرے، اور جو ہدایات دی جائیں ان کی قبل از روانگی تکمیل کرے، تاکہ سفر کے وقت یا دورانِ سفر پریشانیاں اور تکالیف نہ اٹھانی پڑیں، اگر کچھ پابندیاں خلاف طبع یا ناجائز بھی ہوں تب بھی ان سے غفلت اور لاپرواہی نہ برتے۔

☆ حکومت پاکستان، اپنی مصلحت اور سعودی حکومت کی حج پالیسی کے پیش نظر حجاج کے لیے جو پالیسی بناتی ہے اس میں ردّ و بدل ہوتا رہتا ہے، اس لیے رقم، ساتھ کے سامان اور اسی قسم کی دیگر باتوں کے لیے جو سفر میں ضروری ہوں۔ کوئی حتمی بات یا یقینی ہدایت درج نہیں کی جاسکتی۔ اس سلسلہ میں حکومت کی جاری کردہ پالیسی کی پابندی ہی میں راحت و سکون رہے گا۔

ضروری برتنوں کے علاوہ یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں۔

قرآن شریف، وظیفہ یا دعاؤں کی کوئی کتاب، احکام و مسائل حج کی کوئی کتاب، چاقو، قینچی، سوئی دھاگہ، صابن وغیرہ۔

موسم کے لحاظ سے بستره بھی ساتھ رکھیں ، مکہ معظمہ میں تو سردی زیادہ نہیں ہوتی البتہ مدینہ منورہ میں خاصی سردی ہوتی ہے ، اس لیے رضائی ، کمبل ، گدہ ضرور ساتھ رکھیں ، پہننے کے کپڑوں میں بھی گرم کپڑے ، سوئٹر ، مفلر اور اونی چادر وغیرہ بھی رکھیں۔

☆ احرام میں دو چادروں کی ضرورت ہوتی ہے ، احتیاطاً دو احرام ساتھ رکھو ، احرام میں گرم اُونی چادر اور تولیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں اس لیے وہ بھی رکھو تو اچھا ہے بعض اوقات اچانک موسم میں تندی اور تیزی آجاتی ہے ، پندرہ گز لٹھ برائے کفن بطور احتیاط رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ عورتیں اگر ساتھ ہوں تو ایک دو چادریں پردہ تاننے کے لیے بھی ساتھ رکھو۔ جہاز میں نیز عرفات و مزدلفہ میں بچھانے کے لیے چٹائیاں یا ترپال بھی ساتھ رکھیں۔

☆ کپڑے اور متفرق سامان رکھنے کے لیے جو صندوق ہو وہ مضبوط ہونا چاہیئے ، جدّہ میں کرینوں کے ذریعہ سامان اتارنے چڑھانے میں معمولی بکس ٹوٹ جاتے اور سامان بکھر جاتا ہے۔

☆ سامان کے ہر نگ پر نہ مٹنے والی سیاہی یا پینٹ سے اپنا نام و مقام اور معلم کا نام ضرور لکھیں۔ اس سے سامان کی تلاش میں سہولت رہتی ہے اور سامان گم ہوتا ہے۔

☆ زمزم لانے کے لیے لوہے یا پلاسٹک کے مضبوط ڈرم بھی یہیں سے ساتھ لے جانے میں کفایت رہتی ہے۔

☆ بحری جہاز پر سوار ہونے اور اترنے کے مواقع پر اتنی ابتری ، دھینگا مشتی اور افراتفری اور نفسی نفسی ہوتی ہے کہ الاماں والحفیظ ، بعض اوقات تو ہاتھا پائی کی نوبت بھی آجاتی ہے اس سے بچنے کی شریفانہ صورت یہی ہے کہ یا تو اوّل وقت جائے اور سوار ہو جائے ، یا قلی

کے ذریعہ چٹائی وغیرہ بچھوا کر جگہ حاصل کرے۔ مگر اس میں اندیشہ رہتا ہے کہ کوئی حاجی اسے اٹھا کر کہیں رکھ دے اور خود قبضہ کر لے، یا پھر سارے ہنگامہ کے فرو ہونے کا انتظار کرے۔ اور صبر و شکر کے ساتھ جو جگہ مل جائے اس میں گزر کرے۔

✡ یہاں ہمیں سوچنا چاہیئے کہ جب ہمارا پہلا ہی قدم غلط اُٹھ جائے تو ہم اس مبارک سفر کی خیر و برکت کیسے حاصل کر سکیں گے۔ اس لیے جھگڑے سے بچیئے۔

✡ بحری جہاز کا سفر کراچی سے چھ سات دن کا ہے۔ چھوٹے جہازوں میں قے، متلی، دوران سر کی شکایات ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ضروری تو نہیں کہ آپ قے متلی روکنے والی اشیاء اپنے ساتھ رکھیں۔ لیکن احتیاطاً لیموں وغیرہ کا اچار، چٹنی وغیرہ رکھ لیں۔ تو کوئی حرج نہیں جہاز میں باقاعدہ ڈاکٹر اور اسپتال موجود ہے، تکلیف کے وقت ان سے رجوع کرنا چاہیئے جہاز میں اپنے طور کھانا وغیرہ پکانے کی اجازت نہیں ہے پکا ہوا کھانا اور ناشتہ مہیا کیا جاتا ہے۔ صبح چائے کے ساتھ بسکٹ، دوپہر کو روٹی سالن، دال، چاول سہ پہر کو خالی چائے اور بعد مغرب پھر روٹی، سالن، چاول، بعض دنوں میں دونوں وقت ورنہ دوپہر کو اچار بھی تقسیم کرتے ہیں۔

✡ کھانا عرشہ کا ہو یا سیکنڈ و فرسٹ کا، تینوں درجوں کا اپنے اپنے لحاظ سے معمولی ہوتا ہے، البتہ بدذائقہ یا ناقابل استعمال نہیں ہوتا۔ ڈیک کے مسافروں کو ملازمین کھانا تقسیم کرتے ہیں جو انہیں اپنے برتنوں میں لینا ہوتا ہے۔ سیکنڈ و فرسٹ میں برتن بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ ڈیک والے زائد رقم دے کر سیکنڈ کلاس کے معیار کا کھانا مقرر کرا سکتے ہیں، مگر بعض کو مقرر کرا کے پچھتاتے دیکھا۔ اس کے لیے اچھی صورت یہی ہے کہ آپ اپنے مذاق کے مطابق اپنے ساتھ اچار، چٹنی، جام جیلی، اور ٹماٹو ساس وغیرہ رکھ لے۔ انڈے اُبلے

ہوئے رکھے، مکھن وبسکٹ وغیرہ ہوں تو ڈیک میں سیکنڈ وفرسٹ سے اچھا کھانا میسر ہو سکتا ہے۔ جہاز میں دو معیار کے ہوٹل بھی ہیں۔ ایک فرسٹ وسیکنڈ والوں کے لیے دوسرا ڈیک والوں کے لیے۔ ڈیک والوں کے لیے جو ہوٹل ہے وہاں چائے، اسوڈا لیمن، سگریٹ معمولی بسکٹ یا بچوں کی گولیاں ہی ملتی ہیں کوئی معقول چیز فراہم نہیں ہوتی۔ حتی کہ برف بھی نہیں ملتی۔

☆ جب قافلوں کا رواج تھا تو امیر قافلہ مقرر ہوتا تھا، اب جہاز میں امیر الحجاج ہوتا ہے جسے حکومت مقرر کرتی ہے۔ اگر کسی حاجی کو کوئی تکلیف یا پریشانی ہو، کھانے وغیرہ کی یا کوئی اور انتظامی شکایت ہو تو اس کا رفع کرانا امیر الحجاج کی ذمہ داری ہے۔ جو نیک خدا ترس اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار امیر ہوتا ہے اس سے لوگوں کو بڑا آرام ملتا ہے اور جو نااہل، خود نگر اور افسرانہ مزاج ہو تو اسے خود بہت آرام ملتا ہے۔

☆ نماز کے لیے انتظامی طور پر ایک کمرہ مخصوص ہے مگر اس میں سارے حاجی نہیں سما سکتے اس لیے مختلف مقامات پر سمت قبلہ بتانے کا انتظام بھی جہاز میں ہوتا ہے۔

☆ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے بندرگاہ پر جو شیڈ بنے ہوئے ہیں وہاں سے پاسپورٹ اور ٹیکوں وغیرہ کے سرٹیفکٹوں پر تصدیق وغیرہ کی تکمیل کرا کے وہ کاغذات اوپر ہی بیگ وغیرہ میں رکھ لیں اندر صندوق وغیرہ میں بند نہ کریں کیونکہ جہاز پر چڑھتے وقت وہ کاغذات دکھانے پڑتے ہیں۔

☆ جہاز میں جو فرصت کا وقت ملے اسے غنیمت سمجھو، ذکر اذکار، درود وظائف یا عبادات اور مسئلے مسائل سیکھنے میں صرف کرو، فضول باتوں، ہنسی، دل لگی میں ضائع نہ کرو۔

جدّہ

✡ پاکستان کے بحری حاجیوں کے لیے میقات یلملم پہاڑ کا محاذ ہے، یہاں سے جدّہ کا فاصلہ تقریباً بیس یا چوبیس گھنٹے کا ہے، محاذ یلملم آنے کے وقت کا جہاز کے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا جاتا ہے اور جب محاذ یلملم آتا ہے تو جہاز اعلان کے مطابق سیٹی بجا کر خبردار کرتا ہے، مقرّرہ وقت سے پہلے نہا دھو کر تیار رہو۔ اور جب محاذ یلملم آجائے تو احرام باندھ لو، اطمینان سے سامان وغیرہ اکٹھا کرو اور جدّہ پر اترنے کے لیے تیار رہو پاسپورٹ اور دیگر کاغذات اور مختصر سامان اپنے ساتھ رکھو، کیونکہ جدّہ میں سامان عام طور پر کرینوں کے ذریعہ اتارا جاتا ہے اور وہاں سے کسٹم کی جگہ پہنچا دیا جاتا ہے۔

✡ جب حاجی جہاز سے اترتے ہیں تو ان سے معلّم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ اس لیے معلّم کے بارے میں گھر سے چلتے وقت ہی فیصلہ کر لو تو اچھا ہے بندرگاہ پر کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد حجاج کسٹم کے لیے آتے ہیں وہاں سامان کے انبار میں سے اپنا اپنا سامان خود تلاش کرنا اور کسٹم کرانا پڑتا ہے، معلّم کے آدمیوں کو کسٹم کے اندر نہیں آنے دیا جاتا۔ اس لیے پہلے سے انتظام اور تیاری رکھو تاکہ وقت پر گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہو، کسٹم کے قانون کے خلاف کوئی سامان مت لے جاؤ ورنہ بہت پریشانی ہوگی کیونکہ وہاں بھی نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے۔

✡ کسٹم کرا کے جب آپ باہر آئیں گے تو وہاں آپ کو معلّم یا ان کے وکلاء ملیں گے سامان ان کی نگرانی میں دے کر آپ حجاج منزل آجائیں، سامان ٹرکوں میں حجاج منزل آجائے گا اور یہاں پر پھر آپ کو اپنا سامان خود تلاش کرنا پڑے گا، حجاج منزل میں معلمین

کے ٹھکانے بنے ہوئے ہیں۔ اب آپ اپنی تمام ضروریات کے لیے معلم سے مدد لے سکتے ہیں۔ اب ان کی ذمہ داری ہے کہ آپ کی ضروریات کا خیال رکھیں، واپسی تک آپ معلم کے محتاج ہیں، وہی آپ کو جدہ سے مکّہ بھیجے گا حج کرائے گا، مدینہ بھیجے گا اور واپس جدہ لاکر جہاز میں سوار کرانے کے جملہ انتظامات کرے گا۔

✡ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں رہائش معلم کے ذمہ نہیں ہے۔ یہ انتظام آپ کو خود کرنا ہوگا البتہ معلم اور اس کے آدمی اس میں آپ کی پوری مدد کریں گے۔ کرایہ کے مکانات کا آپ کو پتہ بتائیں گے، ساتھ جاکر دکھائیں گے، آپ پسند کرکے اپنا کوئی ٹھکانہ منتخب کرلیں۔

✡ مکہ معظمہ میں مکانات سیزن کے حساب سے کرایہ پہ ملتے ہیں، ہجوم چونکہ بہت ہوتا ہے اس لیے کرائے بھی بہت زیادہ ہوجاتے ہیں۔ حرم شریف کے قریب مکانات کے کرائے اور بھی زیادہ ہوتے ہیں، اس لیے اپنی گنجائش دیکھ کر مکان کا انتخاب کرنا چاہیئے دس دس پانچ پانچ آدمی مل کر مکان لیتے ہیں تو کرایہ کم پڑتا ہے۔ حرم کے قرب وجوار میں بہت سے عالیشان ہوٹل بھی ہیں۔ مگر وہ صرف امراء اور رؤساء ہی کے کام کے ہیں غریب اور متوسط آدمی تو ان میں قیام کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

✡ سعودی حکومت نے حجاج کی سہولت اور اپنی انتظامی سہولت کی وجہ سے یہ انتظام کیا ہے کہ جو حاجی پہلے آتے ہیں ان کو مدینہ منورہ پہلے بھیجا جاتا ہے اور جو دیر سے پہنچیں ان کو حج کے بعد مدینہ منورہ بھیجا جاتا ہے۔

✡ مدینہ منورہ میں بہرصورت آپ دس دن سے زیادہ رہنے کی اجازت نہیں ہوتی گو مخصوص صورتوں میں معلمین کے ذریعہ زیادہ قیام کی صورت نکل آئی ہے۔

☆ اب چونکہ سفر میں حجاج آزاد نہیں ہوتے اور نہ اپنی مرضی سے وہ کہیں آجا سکتے ہیں۔ اس لیے جو لوگ پہلے مدینہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں انہیں بھی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لینا چاہیئے، اگر کسی نے یلملم سے احرام نہیں باندھا اور جدّہ آ کر یہ معلوم ہوا کہ وہ بالا بالا مدینہ نہیں جا سکتے تو وہ جدّہ سے ہی احرام باندھ لیں۔

☆ ٹرانسپورٹ میں بسیں اور ٹیکسیاں ہی استعمال ہوتی ہیں آپ جو پسند کریں معلّم اسی کا انتظام کرے گا۔ اپنے طور پر اگر آپ کو انتظام کرنا ہو تو عام دنوں میں ایک ریال فی سواری سے لے کر تین ریال فی سواری تک ٹیکسیاں لیتی ہیں، مگر حج کے زمانہ میں ان کا کرایہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ کرایہ پہلے طے کر لینا چاہیئے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔

نوٹ :- متفرق معلومات کے عنوان کے تحت یہاں تک جو لکھا گیا ہے وہ ۷۸ء کے حالات و پالیسیوں کی روشنی میں لکھا گیا ہے، حجاج کرام کو جب یہ مبارک سفر درپیش ہو اس وقت حکومت کی جو پالیسی یا ہدایات ہوں ان کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

مکّہ معظمہ

☆ جدّہ سے مکہ معظمہ تقریباً ۴۶ میل ہے، بہت کشادہ اور پختہ دو رویہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں ٹیکسی گھنٹہ سوا گھنٹہ میں اور بس ڈیڑھ دو گھنٹہ میں پہنچا دیتی ہے۔

☆ جدّہ کے راستہ میں مکّہ مکرّمہ سے نو دس میل کے فاصلہ پر شمیسیہ کے مقام کے قریب جہاں صلح حدیبیہ ہوئی تھی حدود حرم کی علامت بنی ہوئی ہے اور اسی کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے کہتے ہیں کہ بیعت رضوان اسی جگہ ہوئی تھی، اگر آپ کا

ڈرائیور راضی ہو جائے تو یہاں اتر کر دو رکعت نماز پڑھیئے اور دعا مانگیئے۔

☆ جب حدودِ حرم سے گزرو تو سمجھ لو کہ اب احکم الحاکمین کے دربار کے احاطہ میں داخل ہو گئے اس لیے نہایت عاجزی و خاکساری اور ادب کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے داخل ہو اور یہ دُعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ
وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ
لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ
وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ
اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ
يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَ
اجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ
وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ
عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ
....

اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم
محترم ہے، اس کے صدقہ میں میرا گوشت
پوست، میرا خون اور ہڈیاں، میرا
پورا وجود دوزخ کے لیے حرام فرما،
اے اللہ حساب کتاب کے لیے اٹھائے
جانے والے دن کے عذاب سے
مجھے امن دے۔ اور مجھے اپنے
دوستوں اور اطاعت گزاروں میں
شامل فرمائے اور میری توبہ قبول
کرے بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے
والا اور مہربان ہے۔

اس کے بعد درود شریف اور تلبیہ پڑھو۔ اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرو اس کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہ سعادت عظمیٰ نصیب فرمائی۔

حدود حرم میں موقعہ مل جائے تو کچھ دور پیدل چل لو۔

۵ حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
یہ سر کا ہے موقعہ ارے جانے والے

✡ دخولِ مکہ سے پہلے غسل کرنا بہتر ہے۔ مگر آج کل اس کے لیے کوئی سہولتیں اور انتظامات نہیں اس لیے جدہ سے روانگی کے وقت ہی غسل کر لو تو بہتر ہے۔

✡ سواری آپ کو معلّم کے دفتر پہ اتار دے گی، سامان ساتھ ہے تو اس کا انتظام کر کے بیت اللہ کی زیارت کے لیے آجائیں، معلم یا اس کا کوئی آدمی آپ کے ساتھ آئے گا اور آپ کو طواف کرائے گا، سعی کرائے گا۔

✡ آدمی اگر پہلی مرتبہ حاضر ہوا ہے تو اس کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ معلّم یا اس کے آدمی کے ساتھ طواف کرے، کیونکہ وہ لوگ طواف کے طریقوں، مقامات وآداب سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لیے سہولت سے قاعدے کے مطابق طواف کرادیں گے طواف کے بعد وہ انعام وبخشش کے امیدوار بھی ہوتے ہیں۔ گو قاعدے سے وہ اس کے مستحق نہیں تاہم ہدیہ سمجھ کر اگر ان کو کچھ پیش کر دیا جائے تو خوش ہوتے ہیں اور دیگر امور بھی بخوشی انجام دیتے ہیں۔

✡ طواف وسعی سے فارغ ہو کر واپس آکر کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کرو۔

✡ حج میں اژدھام بہت ہوتا ہے اس لیے آدمی کے بچھڑ جانے کا بہت امکان رہتا ہے۔ سب ساتھی اور رفیق مل کر حرم میں ایک جگہ مقرر کر لیں کہ اگر کوئی بچھڑ جائے یا آگے پیچھے آئے تو اس جگہ آجائے تاکہ تلاش میں آسانی ہو، اسی طرح مستورات اگر ساتھ ہوں تو ان کے لیے بھی جگہ متعین کر دیں کہ وہ ضروریات سے فارغ ہو کر وہیں آجائیں۔ اِدھر اُدھر نئی جگہ نہ بیٹھیں۔ ہر ساتھی کو اور مستورات کو کسی کاغذ پہ معلّم کا نام اور پتہ لکھ کر بھی دے دینا چاہئے

کہ اپنے پاس حفاظت سے رکھیں اور جب بھی ضرورت پیش آئے کسی بھی پولیس والے کو وہ کاغذ دکھائیں وہ پوری پوری مدد کرے گا۔ وہاں کی پولیس جتنا اچھا انتظام کرتی ہے خدمتِ خلق کا بھی اتنا ہی اچھا جذبہ رکھتی ہے۔

خاص مقامات اور اصطلاحی الفاظ کی تشریح

☆ مسائل حج میں عربی کے بعض الفاظ اور کچھ خاص اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں، عربی نہ جاننے والے اور ان خاص اصطلاحوں سے ناواقف حضرات کو ان کے سمجھنے اور معنی متعین کرنے میں اُلجھن ہوتی ہے۔ ایسے الفاظ جہاں آئے ہیں اس جگہ بھی گو اس کی تشریح مختصر طور پر کردی گئی ہے تاہم مزید سہولت کے لیے یہاں مستقل طور پر بھی ایسے الفاظ کے معنی بیان کیے جاتے ہیں۔

احرام:۔ لفظی معنی حرام کرنا۔ حاجی یا عمرہ کرنے والا حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے جب تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال اور مباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس عمل کو احرام کہتے ہیں، اور مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے اس لیے یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف احرام کی چادریں پہننے سے ہی احرام شروع نہیں ہو جاتا اس کے لیے ضروری ہے کہ آدمی حج یا عمرہ کی نیت کرے۔ اور تلبیہ پڑھے۔

اِستلام:۔ حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ سے چھونا رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا بھی استلام کہلاتا ہے۔

اضطباع :۔ احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔
یہ اس طواف میں کیا جاتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو۔

آفاقی :۔ وہ شخص کہلاتا ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو۔ جیسے پاکستانی
ہندوستانی مصری۔ شامی۔ عراقی وغیرہ۔

ایّام تشریق :۔ جن ایام میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے یعنی ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ
تک۔

ایام نحر :۔ قربانی کے دن۔ ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک۔

افراد :۔ صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

اشعار :۔ قربانی کے جانور (جو کوئی حاجی اپنے ساتھ لائے) کی شناخت کے لیے اس
کے دائیں کندھے پر اتنا خفیف سا زخم لگانا جس سے صرف کھال کٹے
گوشت نہ کٹے۔

بیت اللہ :۔ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے درمیان ایک مقدس مکان جسے کعبہ بھی
کہتے ہیں اور جو مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

بطن عرنہ :۔ عرفات کے قریب ایک جگہ۔ یہاں وقوف جائز نہیں۔ کیونکہ
یہ عرفات کی حدود سے خارج ہے۔

تجلیل :۔ قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔

تسبیح :۔ سبحان اللہ کہنا۔

تقلید :۔ قربانی کے جانور کے گلے میں جوتی یا درخت وغیرہ کی چھال، رسی وغیرہ میں
ہار بنا کر ڈالنا۔

تکبیر :۔ اللہ اکبر کہنا۔

تَمَتُّعُ :۔ حج کی ایک قسم جس میں حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کیا جاتا ہے۔ پھر عمرہ کا احرام کھول دیا جاتا ہے۔ اور پھر حج کا احرام علیحدہ باندھا جاتا ہے۔

تَلْبِیَۃٌ :۔ لبیک (آخر تک) پڑھنا۔

تَھْلِیْل :۔ لا الٰہ الا اللہ۔ پڑھنا۔

جِمَار ۔ جَمْرَاتْ :۔ منیٰ میں تین مقامات پر قدِ آدم ستون بنے ہوئے ہیں جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ مسجد خَیف کے قریب والے کو جَمْرَۃُ الْاُوْلٰی کہتے ہیں اور بیچ والے کو جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی اور آخر والے کو جَمْرَۃُ الْکُبْرٰی، جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ یا جَمْرَۃُ الْاُخْرٰی کہتے ہیں۔

جُحْفَہ، رَابِغ کے قریب مکہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے جو شام کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

جَنَّتُ الْمُعَلّٰی :۔ مکہ معظمہ کا قبرستان ہے جس میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و دیگر صحابہ کرام اور بزرگوں کے مزارات مبارک ہیں۔

جَبَلِ ثَبِیْر :۔ منیٰ میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے۔

جَبَلِ رَحْمَت :۔ میدان عرفات میں ایک پہاڑی جس کے دامن میں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ الوداع دیا تھا۔

جَبَلِ ثَوْر :۔ مکہ معظمہ میں وہ پہاڑ جس کے غار میں حضور صلی اللہ علیہ نے مکہ سے ہجرت

کے وقت تین شب قیام فرمایا۔ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

جَبَلِ نُور :۔ مکہ معظمہ کا وہ پہاڑ جس میں غارِ حرا واقع ہے۔ جس میں نبوت ملنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت واعتکاف کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں طرف کو پڑتا ہے۔

جَبَلِ قُزَح :۔ مُزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔

جنایت :۔ لغت میں تقصیر اور خطا کو کہتے ہیں اور حج میں ہر اس فعل کا ارتکاب جنایت ہے جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہے۔

حج :۔ مخصوص زمانہ میں احرام باندھ کر چند مخصوص افعال و اعمال کرنا۔

حَجَرِ اَسوَد :۔ سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت اس کا رنگ مثل دودھ سفید تھا، پہلے تو یہ سالم پتھر تھا مگر اب اس کے صرف پانچ ٹکڑے کبوتر کے انڈے کے برابر یا اس سے کچھ بڑے باقی رہ گئے ہیں جو بیت اللہ کے مشرقی کونہ میں قدِ آدم کے قریب اونچائی پر لاکھ کے اندر جڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ لگا ہوا ہے۔

حَرَم :۔ مکہ معظمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک کی زمین حرم کہلاتی ہے۔ ان حدود پر نشانات بنے ہوئے ہیں۔ ان حدود کے اندر شکار کھیلنا، درخت کاٹنا جانور کو گھاس چرانا ممنوع و حرام ہے۔

حَرَمی :۔ حدودِ حرم کے اندر رہنے والا حَرَمی کہلاتا ہے۔

حِل :۔ حدِ حرم سے باہر اور مواقیت تک کا علاقہ حِل کہلاتا ہے، کیونکہ اس میں وہ باتیں

حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں۔

حِلّی :۔ زمین حل میں رہنے والا۔

حَلْق :۔ سر کے بال منڈانا۔

حَطِیْم :۔ کعبہ کے شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قدِ آدم بیضوی دیوار سے زمین کا کچھ حصہ گھرا ہوا ہے۔ اس کو حطیم، حجر اور حظیرہ کہتے ہیں۔ یہ جگہ دراصل بیت اللہ کا حصہ تھی جو قریش مکہ نے تعمیر بیت اللہ کے وقت اس لیے چھوڑ دی تھی۔ کہ حلال کی کمائی جس سے وہ بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے ختم ہو گئی۔ یہ چھٹی ہوئی جگہ حطیم کہلاتی ہے جو چھ سات ہاتھ کے قریب ہے۔ موجودہ احاطہ کچھ زائد زمین پر بنا ہوا ہے۔

دَم :۔ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے کی وجہ سے بکری وغیرہ ذبح کرنا واجب ہوتی ہے اس کو دم کہتے ہیں۔

ذُوالحُلَیفَہ :۔ ایک مقام کا نام جو مدینہ سے مکہ کے راستے پر مدینہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے۔ آج کل بیر علی کے نام سے مشہور ہے یہ اہل مدینہ کی میقات ہے۔

ذَاتَ عِرق :۔ ایک مقام کا نام جو آج کل غیر آباد و ویران ہے۔ مکہ معظمہ سے تقریباً تین منزل ہے یہ عراق سے آنے والوں کی میقات ہے۔

رکنِ یمانی :۔ بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں۔ یمن اسی کی سیدھ میں ہے۔

رُکنِ عراقی :۔ بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی سمت پر ہے حطیم کا حصہ چھوٹا ہوا ہونے کی وجہ سے یہ رکن اپنے اصلی مقام پر نہیں ہے۔ یہی

حال رُکن شامی کا ہے۔

رُکن شامی :۔ بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جس کی سمت میں شام ہے۔

رَمَل :۔ طواف کی حالت میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھتے ہوئے پہلوانوں کی طرح چلنا۔ یہ اس طواف کے شروع کے تین پھیروں میں کیا جاتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو۔

رَمی :۔ منیٰ میں جمرات پر کنکریاں مارنا۔

زَمزَم :۔ مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب مشہور چشمہ، جو اب کنویں کی شکل میں ہے

سَعی :۔ صفا و مروہ کے درمیان مخصوص و مقررہ طریقہ سے سات چکر لگانا۔

شَوط :۔ بیت اللہ کے چاروں طرف کا ایک چکر لگانا۔

صَفَا :۔ بیت اللہ کے قریب جانب جنوب ایک چھوٹی پہاڑی تھی جو موجودہ تعمیرات میں ایک بلند فراز کی صورت میں ہے۔ یہیں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

صَبَب :۔ منیٰ میں مسجد خیف سے قریب ایک پہاڑی۔

طواف :۔ مخصوص و مقرّرہ قواعد کے تحت بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا۔

عُمرہ :۔ حل یا میقات سے احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا۔ عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے۔

عَرَفَات ۔ عَرَفَہ :۔ ایک میدان کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے جانب مشرق تقریباً ۹ میل پر ہے، اس میدان میں ۹ ذی الحجہ کو حجاج قیام کرتے ہیں یہ حج کا رُکن ہے۔

قِران :۔ یہ بھی حج کی ایک قسم ہے جس میں حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا

ہے، پہلے عمرہ کیا جاتا ہے، پھر اسی احرام سے حج کے افعال کیے جاتے ہیں۔

قَارِنْ :۔ حج قران کرنے والا۔

قَرْنْ :۔ اسے قرنُ المنازِل بھی کہتے ہیں، یہ ایک پہاڑ ہے جو مکہ معظمہ سے تقریباً ۴۲ میل پر واقع ہے یہ نجد یمن، نجد حجاز اور نجد تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

قَصْر :۔ بال کترواناً مشین یا قینچی سے (بعض نے کہا ہے کہ اگر بال اتنے بڑے ہوں کہ ایک انگل قصر ہو سکیں تو قصر کرائے، ورنہ حلق ضروری ہے)

مُحْرِم :۔ احرام کی حالت والا۔

مُفْرِدْ :۔ صرف حج کے افعال کرنے والا۔

مِیْقَاتْ :۔ وہ شرعی مقامات جہاں سے مکہ معظمہ آنے والے کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے۔

مَسْعیٰ :۔ سعی کرنے کی جگہ۔

مَطَاف :۔ بیت اللہ کے چاروں طرف کا گول صحن جس میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

مقام ابراھیم :۔ یہ بھی جنتی پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی جو دیوار کی اونچائی کے بقدر خود بخود اونچا ہوتا جاتا تھا۔ جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نشانات اب تک واضح ہیں، اور جو آج کل بیت اللہ کے دروازہ کے

سامنے شیشہ کے ایک قیمتی گلوب کے اندر رکھا ہوا ہے جس کے اوپر پیتل کی خوبصورت جالی کا خول ہے۔

مُلتزم :۔ بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان کی دیوار، جس سے لپٹ چمٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔ یہاں مانگی ہوئی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔

مِنیٰ :۔ مکہ معظمہ سے جانب شرق تین میل کے فاصلہ پر ایک آبادی، جہاں جمرات پر رمی کی جاتی ہے اور قربانی کی جاتی ہے، یہ جگہ حدود حرم میں داخل ہے عرب اس کا تلفظ مُنیٰ (میم کے پیش کے ساتھ) کرتے ہیں۔

مسجد خَیف :۔ منیٰ کی بڑی مسجد جو جبل ضب کے پہلو میں ہے۔

مسجد نَمِرہ :۔ عرفات کے کنارہ پر ایک مسجد ہے، ۹ ذی الحجہ کو اس مسجد میں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کر کے پڑھی جاتی ہے۔

مَشْعَرِ الحَرام :۔ مُزدلفہ میں ایک مقام، یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے، اس کے نزدیک وقوف مزدلفہ کیا جاتا ہے۔

مُدعیٰ :۔ دعا مانگنے کی جگہ۔ مسجد حرام اور مکہ معظمہ کے قبرستان کے درمیان ایک بلند جگہ ہے جہاں ایک پُر رونق بازار بنا ہوا ہے۔ مکہ میں داخلہ کے وقت یہاں دُعا مانگنی مستحب ہے، مگر آج کل مکہ میں داخلہ دوسری سمتوں سے ہوتا ہے۔

مُزدَلِفہ :۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے مشرق کی جانب تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ عرفات سے بعد مغرب روانہ ہو کر حاجی رات

یہیں گزارتے ہیں، مغرب وعشاء کی نماز یہیں جمع کر کے پڑھی جاتی ہے صبح صادق کے بعد یہاں بھی وقوف کیا جاتا ہے اور شیطانوں پر مارنے کے لیے کنکریاں بھی اسی میدان سے لی جاتی ہیں۔

مُحَسِّر :۔ مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے، اصحاب فیل پر عذاب یہیں نازل ہوا تھا۔ اس لیے اس جگہ سے بھاگ دوڑ کر نکلنے کا حکم ہے۔

مَرْوَہ :۔ بیت اللہ کے شمال مشرقی گوشہ کی طرف ایک پہاڑی تھی، جہاں سعی ختم ہو جاتی ہے۔

مِیلَیْنِ اَخْضَرَیْن :۔ صفا و مروہ کے درمیان ایک نشیب تھا جہاں سے حضرت ہاجرہؑ دوڑ کر گزرتی تھیں، اس جگہ کی تعیین مسعیٰ کی دیوار میں سبز ستون بنا کر کی گئی ہے رات کے وقت سبز ٹیوب روشن رہتی ہیں

مَکّی :۔ مکہ معظمہ کا باشندہ۔

موقِف :۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات و مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

میزاب رحمت :۔ وہ طلائی پرنالہ جو بیت اللہ کی شمالی دیوار کی منڈیر میں لگا ہوا ہے۔ جس سے بیت اللہ کی چھت کا پانی حطیم میں گرتا ہے جہاں پانی گرتا ہے وہ بھی مقام قبولیت ہے۔

میقاتی :۔ میقات کا رہنے والا۔

وقوف :۔ میدان عرفات و مزدلفہ میں خاص اوقات میں ٹھہرنا۔

ھَدْی :۔ وہ جانور جو حاجی اپنے ساتھ حرم میں قربان کرنے کو لائے۔

یوم الترویہ:۔ ۸ ذی الحجہ جس تاریخ کو حجاج منیٰ میں آتے اور پانچ نمازیں وہاں ٹھہر کر پڑھتے ہیں۔

یوم عرفہ:۔ ۹ ذی الحجہ حج کا دن جس دن حجاج عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یلملم:۔ مکہ معظمہ سے جنوب سمت دو منزل پر ایک پہاڑ ہے آج کل یہ سعدیہ کہلاتا ہے۔ یہ یمن والوں کی میقات ہے، پہلے ہندوستان کے بحری جہاز ایسے راستے سے گزرتے تھے جو اس پہاڑ کے محاذی تھا، اس لیے یہ ہندوپاک کے لیے بھی میقات تھا اب اگرچہ وہ راستہ بدل گیا ہے پھر بھی احتیاطاً پاکستان و ہندوستان کے حجاج یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔ ویسے ان ملکوں کے بحری مسافروں کو جدہ سے بھی احرام باندھنے کی اجازت ہے۔

☆

حج کی فرضیت و فضائل

☆ قرآن و حدیث، اجماع و قیاس ہر دلیل سے حج کی فرضیت ثابت ہے اور جو یہ فریضہ ادا نہ کرے اس کے لیے احادیث شریفہ میں سخت وعید بھی آتی ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ.

بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے۔ بشرطیکہ وہ بیت اللہ تک پہنچنے کی قدرت رکھتے ہوں اور اگر کوئی قدرت کے باوجود حج نہ کرے تو اس میں اسی کا نقصان ہے اللہ تعالیٰ تو دنیا جہاں سے بے پرواہ بے نیاز ہے

حدیث شریف میں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی

اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ	دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ	نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
وَاِیْتَاءَ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ	کے بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز
الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ	قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج
(مسلم و بخاری)	کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"
	(مسلم و بخاری)
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ	حضرت ابی سعیدؓ راوی ہیں کہ حضور صلی
عَنْہُ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی	اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوران خطبہ
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ	فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض
اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا	کیا ہے پس حج کیا کرو۔

آیت شریفہ میں استطاعت سبیل کے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس میں روزمرہ کی ضروریات سے زائد اتنا سرمایہ ہونا چاہیئے کہ آمد و رفت کے مصارف زمانۂ قیام کا خرچ، اور اہل و عیال کا واپسی تک کا خرچ پورا ہو سکے۔ راستہ کا پُرامن ہونا بھی اس میں داخل ہے۔ اور عورت کے لیے محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے۔ اگر وہ محرم اپنے حج کے لیے جا رہا ہو تو خیر ورنہ اس محرم کا آمد و رفت و قیام وغیرہ کے لائق خرچ بھی اس کے ذمہ ہو گا اگر قدرت و استطاعت کی یہ سب صورتیں میسر ہوں اور پھر بھی کوئی حج نہ کرے تو وہ ان وعیدوں کا مورد ہو گا جو قرآن و حدیث میں وارد ہوئی ہیں۔

فضائل حج

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خلوص نیت کے ساتھ اللہ کے لیے حج کرے اور اس میں فحش کام اور گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے اور فسق وفجور سے بچتا رہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

(بخاری و مسلم)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، وہ جو دعا کریں گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ (ابن ماجہ)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستّر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں تو آپؐ نے فرمایا ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا بجز جنت کے کچھ نہیں۔ (بخاری و مسلم)

حج مبرور کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ وہ حج جس میں کوئی گناہ نہ ہوا ہو۔ ۲۔ حج مقبول مُراد ہے۔ ۳۔ وہ حج جس میں ریا اور نام ونمود نہ ہو۔ ۴۔ ایسا حج جس کے بعد گناہ سرزد نہ ہو۔ ۵۔ ایسا حج کہ اس کے بعد دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔

☆ اب یہاں غور کرنے کی یہ بات ہے کہ یہ تمام فضائل اور برکات اسی وقت حاصل ہوں گی جب کہ حج کے تمام فرائض، واجبات اور سنن پوری احتیاط کے ساتھ ادا کیے جائیں اور حج کو خراب و فاسد کرنے والی تمام باتوں سے اجتناب اور پرہیز کیا جائے۔ ورنہ اگر ذمہ سے فرض ساقط ہو بھی گیا تب بھی فضائل و برکات سے محرومی تو یقینی ہے ہمارے ہاں کی اکثریت ان باتوں سے غفلت برتتی ہے، حج پر جانے والے اکثر حضرات کو اس کی پروا ہی نہیں ہوتی کہ وہ حج کے فرائض و شرائط، احکام و مسائل معلوم کریں، اور وہاں پہنچ کر اپنی نکیل معلموں کے ہاتھ میں تھما کر مطمئن ہو جاتے ہیں، فرائض و واجبات کا اہتمام کرتے ہیں اور نہ دوران احرام گناہوں سے بچنے کی فکر کرتے ہیں۔ انہیں یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ ہم نے حج و عمرہ کا احرام باندھ کر بہت سی شرعی پابندیاں اپنے اوپر عائد کر لی ہیں جن کے خلاف کرنے سے سخت گناہ لازم آتا ہے۔ حرمین شریفین میں جس طرح نیکیوں کا اجر و ثواب ہزاروں لاکھوں گنا ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کا وبال بھی اسی حساب سے ہوتا ہے۔

☆ وہ اپنی نادانی سے بزعم خود یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم گناہوں سے پاک ہو کر ثواب آخرت کا بڑا ذخیرہ سمیٹ لائے ہیں مگر درحقیقت وہ اپنی غفلت و لاپرواہی سے حج کے واجبات و سنن ترک کر کے، احرام کی پابندیوں کے خلاف کر کے آخرت کے وبال اور گناہوں کی پوٹ اٹھا لاتے ہیں۔

☆ صاحب بصیرت علماء نے لکھا ہے کہ حج کے بعد اگر حاجی کے حالات اس طور بدل جائیں کہ وہ پہلے کی نسبت نیکی کی طرف زیادہ مائل ہو اور اعمال خیر کرنے میں پہلے سے زیادہ راغب ہو تو یہ اس کے حج قبول ہونے کی علامت ہے۔

اس کا امکان ضرور ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی بے پایاں رحمت اور بے حد و حساب فضل و کرم اور حرمین شریفین کی برکت سے ہماری لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کر کے ہمارا ناقص حج بھی قبول فرمالے۔ مگر ہمارے لیے اس کے باوجود بھی غافل و بے فکر ہونے کا کوئی جواز نہیں، کیونکہ غفلت و بے فکری اور بے پروائی سے کیے جانے والے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی کا امکان بہت کم ہے۔

وعید

☆ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت و حاجت شدیدہ یا حاکم کا جبر و تشدد اور سخت مرض حج کے لیے رکاوٹ نہ ہوں اور پھر بھی وہ حج نہ کرے اور مر جائے، تو اس کی موت ایسی ہی ہے جیسے یہودی کی یا نصرانی کی۔ (او کما قال) (دارمی)

☆ مذکورہ بالا رکاوٹوں میں قرعہ اندازی کی رکاوٹ بھی ہے اور یہ بھی جبر حاکم میں شامل ہوگی۔ اس کی وجہ سے اگر کوئی حج نہ کر سکے اور مر جائے تو ان شاء اللہ اس وعید کا مورد نہ ہوگا، البتہ ایسے حضرات حج کرانے کی وصیت ضرور کر جائیں۔

حج کی فرضیت اور اس کی شرائط کا بیان

حج کے شرائط کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) شرائط وجوب (۲) شرائط وجوب ادا

(۳) شرائط صحت ادا (۴) شرائط وقوع فرض

شرائط وجوب:

یہ وہ شرطیں ہیں جن کے پائے جانے سے حج فرض ہوتا ہے اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو حج بالکل فرض نہیں ہوتا اور کسی دوسرے سے حج کرانا یا وصیت کر جانا بھی واجب نہیں ہوتا اس قسم کی سات شرطیں ہیں۔

(۱) اسلام

(۲) حج کی فرضیت کا علم

(۳) بلوغ

(۴) عقل

(۵) آزاد ہونا

(۶) حج کی استطاعت اور قدرت ہونا

(۷) حج کا وقت ہونا

☆ ساتوں شرطوں سے متعلق مختصر اور ضروری مسائل نمبروار تحریر کیے جاتے ہیں۔

(۱) حج کی فرضیت کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر پر حج فرض ہی نہیں ہوتا اگر کسی کافر نے حج کر لیا اور بعد میں مسلمان ہو گیا تو اس حج کا کوئی اعتبار نہیں، اگر شرائط پائے جاتے ہوں تو اب دوبارہ حج کرے۔

☆ کافر اپنی طرف سے کسی مسلمان کو بھیج کر حج کرائے تو وہ بھی صحیح نہ ہوگا۔

☆ کوئی مسلمان حج کر کے خدانخواستہ کافر (مرتد) ہو گیا، اور پھر دوبارہ مسلمان ہو گیا تو اگر شرائط وجوب پائے جائیں تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

(۲) حج کی فرضیت کا علم ہونا اس مسلمان کے لیے ضروری ہے جو دار الحرب

(کافروں کے ملک) میں رہتا ہو۔ دارالاسلام اور مسلمانوں کے ملک میں رہنے والے کے لیے یہ شرط نہیں اسے حج کی فرضیت کا علم ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر حج فرض ہے بشرطیکہ دیگر شرائط پائی جائیں۔

(۳) (۴) ان شرائط کی رو سے نابالغ اور مجنون پر حج فرض نہیں۔

☆ نابالغ نے حج کا احرام باندھا اور حج سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس کے حج فرض ادا ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ دوبارہ احرام باندھے، اور حج کرے۔ اگر پہلے ہی احرام سے حج کر لیا تو وہ حج فرض ادا نہ ہو گا۔

☆ اسی طرح کسی مجنون نے حج کا احرام باندھا اور پھر وقوف عرفہ سے پہلے ہوش آ گیا اور جنون جاتا رہا۔ اس نے بھی دوبارہ احرام باندھ کر حج کیا تو اس کا بھی حج فرض ادا ہو گیا اسی احرام سے حج کرے گا تو حج فرض ادا نہ ہو گا۔

(۵) شرعی لونڈی غلام پر حج فرض ہی نہیں ہوتا چاہے وہ کسی بھی قسم کا غلام ہو۔ اگر وہ مکہ میں رہتا ہے تب بھی اس پر حج فرض نہیں، بخلاف مکہ کے فقراء کے اگر وہ عرفات تک جا سکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے۔

(۶) جو لوگ مکہ میں یا مکہ کے آس پاس نہ رہتے ہوں ان پر حج فرض ہونے کے لیے استطاعت یعنی سواری اور اتنا سرمایہ ہونا شرط ہے کہ وہ اپنی جائے قیام سے مکہ تک جا کر واپس آ سکیں۔

☆ یہ سرمایہ ان ضروریات کے علاوہ ہونا چاہیے، رہائشی مکان، پہننے کے کپڑے، اسباب خانہ داری، نوکر، چاکر، اہل و عیال کا واپسی تک کا خرچ، قرض، سواری، اپنے پیشہ کے آلات، مرمت مکان،

☆ دکاندار کے لیے اتنا سامان تجارت جس سے گزر اوقات کر سکے، کاشتکار کے لیے ہل بیل، اہل علم کے لیے ضروری کتابیں، ضروریات میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ سرمایہ معتبر ہوگا اور یہی حکم ہر پیشہ والے کا ہے۔

☆ سرمایہ اور مال سے مراد وہ مال ہے جو اپنی جائز کمائی کا ہو اور خود اس کا مالک ہو۔ اگر کہیں سے بطور ہبہ یا بطور ورثہ مال مل گیا اور اس کی ملک میں آگیا تب بھی یہ مستطیع ہو جائے گا۔

☆ سفر حج کے لیے اپنی سواری ہونا ضروری نہیں اگر کرایہ پہ سواری مل گئی تو یہ بھی کافی ہے

☆ مکہ والے یا قرب و جوار کے رہنے والوں کے لیے جو پیدل سفر کر سکتے ہوں ان کے لیے سواری شرط نہیں۔ ہاں اگر چل نہ سکتے ہوں تو ان کے لیے بھی سواری شرط ہے اور ضروری زادراہ مکہ والوں کے لیے بھی شرط ہے۔

☆ اگر کوئی آفاقی فقیر میقات تک پہنچ گیا اور چلنے پر قادر ہے تو اس کے لیے مکہ والوں کی طرح سواری شرط نہیں زادراہ شرط ہے۔

☆ سواری کے معاملہ میں ہر شخص کی حالت کا اعتبار ہوگا اور عرف و عادت کے اعتبار سے اس کی حیثیت کے موافق سواری کا اعتبار ہوگا۔ غرض سواری ایسی ہو جس میں شدید تکلیف نہ ہو۔

☆ مستقل سواری کا ہونا بھی ضروری نہیں ایک موٹر میں کئی حاجی اور ایک اونٹ پر شغدوف میں دو آدمی شریک ہو کر جا سکیں تو یہ بھی کافی ہے۔

☆ زادِ سفر اور کھانے پینے کے معاملہ میں بھی ہر شخص کے حال کے موافق اعتبار ہوگا جو شخص عام طور پر جیسا کھاتا پیتا ہے اس کے لیے اسی کا لحاظ ہوگا اور زادراہ سے مراد

متوسط درجہ کی مقدار کا زادِ راہ ہے جس میں نہ فضول خرچی ہو نہ کنجوسی!

☆ اگر کسی کے پاس ایسا مکان، زمین، باغ، سامان وغیرہ ہے جو ضرورت سے زائد ہے اور وہ ان کی آمدنی کا محتاج نہیں، اور ان کی مالیت اتنی ہے کہ ان کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو ان کو حج کے لیے فروخت کر دینا واجب ہے اور اگر کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ رہنے کو کافی ہو سکتا ہے اور باقی کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو اس مکان کا بیچنا واجب تو نہیں البتہ افضل ہے۔

☆ اسی طرح کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کو بیچ کر حج بھی کر سکتا ہے اور چھوٹا موٹا مکان بھی خرید سکتا ہے تو اس کا بیچنا بھی ضروری تو نہیں البتہ افضل ہے۔

اگر کسی کے پاس اتنا غلہ ہے کہ سال بھر اس کو کافی ہے تو اس کو بیچ کر حج کرنا واجب نہیں ہاں اگر سال بھر سے زائد کے لیے کافی ہے اور زائد اناج کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو اس کو بیچ کر حج کرنا واجب ہے۔

☆ اگر کسی کے پاس کچھ مزروعہ زمین ہے اس میں سے اگر تھوڑی سی فروخت کر دے تو اتنی آمدنی ہو سکتی ہے کہ حج کا خرچ بھی پورا ہو جائے اور اہل و عیال کا نفقہ بھی واپسی تک چلتا رہے اور اتنی زمین بچ بھی رہے کہ واپس آ کر اس سے گزر کر سکتا ہے تو اس پر حج فرض ہے اور اگر فروخت کرنے کے بعد گزارہ لائق زمین نہ بچے تو حج فرض نہیں۔

☆ اگر کسی کے پاس حج لائق مال ہے اور اسے مکان کی بھی ضرورت ہے تو اگر حج پر جانے کا موسم اور وقت ہے تب تو حج کرنا فرض ہے۔ مکان میں صرف کرنا جائز نہیں البتہ حاجیوں کے جانے کا وقت نہیں تو مکان میں صرف کرنا جائز ہے۔

☆ یہی حکم اس شخص کا ہے جس کے پاس حج لائق مال ہو اور وہ اپنی شادی کرنا چاہتا ہو۔

وہ بھی حج کا موسم ہو تو حج کرے ورنہ شادی کرے۔ ہاں اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ شادی نہ کی تو زنا میں مبتلا نہ ہو جائے تو وہ ہر حال میں شادی کرے اور حج کو نہ جائے۔

✡ زادِ راہ میں کھانے پینے کے مصارف سرکاری محصول، فیس معلّمین کرایہ مکان، اور دیگر ضروری اخراجات جو حاجیوں کو ادا کرنے پڑتے ہیں سب داخل ہیں۔ البتہ تبرکات و تحائف وغیرہ پر جو رقم صرف ہو گی وہ زادِ راہ میں شمار نہ ہو گی۔ بعض حضرات مدینہ منورہ کے سفر کے اخراجات کو بھی زادِ راہ میں شمار کر لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

✡ مدینہ کی حاضری کا باعث یمن و سعادت ہونا اور بہت ہی بڑی نعمت ہونا اپنی جگہ مگر حج کی فرضیت میں اس کو دخل نہیں۔ ہر صاحب استطاعت کو مدینہ منورہ ضرور حاضر ہونا چاہیے مگر وہاں تک حاضری کے اخراجات نہ ہونے کا بہانہ بنا کر حج نہ چھوڑنا چاہیے۔

✡ اگر کسی پر حج فرض ہو گیا تھا مگر اس نے حج نہیں کیا پھر وہ فقیر ہو گیا تو اس کے ذمہ حج باقی رہے گا اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ حج ادا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

✡ حرام مال سے حج کرنا حرام ہے، اگر کسی نے ایسے مال سے حج کر لیا تو فرض تو ساقط ہو جائے گا مگر وہ حج مقبول نہ ہو گا۔

✡ اگر کسی پر حج فرض نہیں تھا مگر وہ پیدل یا کسی طرح قطع مسافت کر کے پہنچ گیا اور حج کر لیا، اب اگر اس نے حج فرض کی نیت کی تھی یا صرف حج کی نیت کی۔ فرض، نفل، نذر وغیرہ کا نہ ارادہ کیا نہ ذکر کیا تو اس کا حج فرض ادا ہو گیا۔ اب اگر وہ مالدار ہو گیا تو اس پر دوبارہ حج فرض نہیں ہاں اگر پہلے حج میں نفل کی نیت کی تھی تو اب مالدار ہونے پر حج فرض ہو جائے گا۔

(۷) دیگر شرائط کے ساتھ وقت کی بھی شرط ہے اس کا مطلب ہے کہ حج کے

مہینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور دس یوم ذی الحجہ کے ہوں، یا ایسا وقت ہو کہ اس جگہ کے لوگ عام طور پر اس وقت حج کے لیے جاتے ہیں۔ تو اگر وہ وقت ابھی نہیں آیا اور حج کے دیگر شرائط موجود ہیں تو بھی ابھی حج فرض نہیں ہوا۔ اگر اس وقت سے پہلے کسی کام میں رقم صرف کر دے تو اس پر حج فرض نہیں۔ البتہ حج سے بچنے کی نیت سے صرف کرنا ناپسندیدہ بات ہے۔

☆ وقت کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ متوسط اور معتاد رفتار کے ساتھ حج کے وقت مکہ پہنچ سکے۔ مثلاً کوئی روزانہ یا بعض دن میں ایک منزل سے زائد سفر کرے تو بروقت پہنچ سکتا ہے اور اگر روزانہ ایک منزل سفر کرے تو نہیں پہنچ سکتا تو اس پر بھی حج فرض نہیں۔

☆ پھر وقت میں فرض نمازوں کا بھی اعتبار ہے مثلاً کوئی نماز ترک کر دے تو پہنچ سکتا ہے اور اگر پنجوقتہ نماز اپنے اپنے وقت پر پڑھتا ہوا جائے تو نہیں پہنچ سکتا تو اس پر بھی حج فرض نہیں۔

☆ اگر کوئی شخص ۹ ذی الحجہ کو مکہ نہ پہنچ سکا دسویں کی رات کو پہنچا اور ابھی اس نے عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی، اور وقت اتنا تنگ ہے کہ اگر عشاء کی نماز پڑھی تو وقوف عرفہ کا وقت نکل جائے گا اور عرفات تک نہیں پہنچ سکے گا، تو ایسے شخص کے لیے اس وقت عشاء کی نماز قضا کر دینا جائز ہے۔

شرائط وجوب ادا:

☆ وہ شرائط ہیں کہ حج کا وجوب تو ان کے پائے جانے پر موقوف نہیں لیکن ان شرائط کے پائے جانے کی صورت میں حج ادا کرنا واجب ہوتا ہے، اگر شرائط وجوب اور شرائط

وجوب ادا دونوں موجود ہوں تو پھر انسان کو خود حج ادا کرنا فرض ہے اور اگر شرائط وجوب حج تو موجود ہوں لیکن وجوب ادا کی کوئی شرط نہ پائی جائے تو پھر خود حج کرنا تو واجب نہیں ہوتا بلکہ ایسی صورت میں اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص سے فی الحال حج کرانا یا بعد میں حج کرانے کی وصیت کرنا واجب ہے اس قسم کی پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) تندرست ہونا۔

(۲) قید نہ ہونا یا حاکم وقت کی طرف سے ممانعت نہ ہونا۔

(۳) راستہ پُرامن ہونا۔

(۴) عورت کے لیے محرم ہونا۔

(۵) عورت کا ایام عدت سے خالی ہونا۔

☆ تین شرطیں تو عورت و مرد دونوں کے لیے ہیں اور آخر کی دو شرطیں عورتوں کے لیے مخصوص ہیں۔

(۱) پہلی شرط کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص، مریض، اندھا، مفلوج لنگڑا وغیرہ ہو اور خود سفر نہ کر سکتا ہو۔ اس کے سوا حج کے سارے شرائط موجود ہوں تو اس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں، بعض علماء نے کہا ہے کہ اس پر حج فرض ہے۔ اور بہت سے علماء نے اسی کو صحیح کہا اور اختیار کیا ہے ان کے قول کے مطابق اگر ایسا شخص خود حج کرے گا تو حج فرض ادا ہو جائے گا اور اگر وہ خود حج نہ کر سکے تو حج بدل کرانا یا حج کی وصیت کر جانا واجب ہے، بعض دیگر علماء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر حج فرض نہیں ہوتا اور حج بدل کرانا یا حج کی وصیت بھی واجب نہیں۔

☆ پھر یہ اختلاف بھی اس صورت میں ہے جبکہ معذوری کی حالت میں حج کی

استطاعت حاصل ہوئی ہو اگر صحت کی حالت میں حج فرض ہو چکا تھا! پھر بیمار یا معذور ہو گیا تو بالاتفاق اس پر حج فرض ہے اور اس کو حج بدل کرانا یا حج کی وصیت کرنا واجب ہے۔

☆ ان شرائط بالا میں علماء کا ایک اختلاف اور ہے بعض حضرات نے توان شرائط کو پہلی قسم یعنی شرائط وجوب میں شامل کیا ہے اور بعض نے قسم دوم یعنی شرائط وجوب ادا میں۔

(۲) اگر کوئی قید میں ہے یا حاکم وقت اس کو حج پر جانے کی اجازت نہیں دیتا تو اس پر خود حج کرنا تو واجب نہیں۔ لیکن مرتے وقت تک حج کا موقعہ نہ ملا تو حج بدل کی وصیت کر جانا واجب ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دیوانی معاملہ میں قید ہے کہ کسی کا حق اس پر تھا جو اس نے نہیں دیا اور اس کی وجہ سے قید ہو گیا اور حج اس پر فرض ہو گیا اور اس حق کے ادا کرنے کی قدرت بھی ہے تو یہ قید حج کے لیے عذر نہ ہو گی۔ حج کرنا واجب ہو گا۔

(۳) دیگر تمام شرائط موجود ہیں لیکن راستہ مامون نہیں، کسی ظالم سے خطرہ ہے راستہ میں ڈاکے پڑتے ہیں یا راستہ میں درندہ حائل ہے یا سمندر میں ڈوب جانے کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں حج کرنا واجب نہیں اور مرنے کے وقت تک راستہ مامون نہ ہو تو حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہو گا اس میں یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ راستہ کے مامون ہونے میں غالب اور اکثر کا اعتبار ہے اگر اکثر قافلے صحیح و سالم گزر جاتے ہوں اور کوئی ایک آدھ لٹتا ہو تو راستہ مامون سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اکثر جہاز صحیح سالم پار ہوتے ہوں اور ایک آدھ جہاز ڈوب جاتا ہو تب بھی راستہ مامون کہلائے گا۔

☆ اگر کچھ رشوت دے دلا کر راستہ کا امن مل جاتا ہے تو راستہ مامون سمجھا جائے گا کیونکہ دفع ظلم کے لیے رشوت دینے سے دینے والا گنہگار نہیں ہوتا لینے والا ہوتا ہے

(۴) عورت کے حج کیلئے دیندار محرم یا شوہر کا ہونا بھی شرط ہے اگر کوئی محرم نہ ہو یا ہو مگر بدکردار ہو یا ساتھ جانے کے لیے تیار نہ ہو تو عورت پر حج کے لیے جانا واجب نہیں، اگر مرتے وقت تک اس کی نوبت نہ آئی تو پھر حج کرنے کی وصیت واجب ہو گی۔

☆ محرم وہ مرد ہوتا ہے جس سے کسی وقت بھی نکاح جائز نہ ہو خواہ نسب کے اعتبار سے خواہ دودھ کی شرکت کے اعتبار سے یا سسرالی رشتہ کے سبب،

☆ محرم کا عاقل بالغ اور دیندار ہونا بھی شرط ہے یہی شرائط خاوند کے لیے بھی ہیں، محرم یا شوہر فاسق وفاجر، لاابالی اور بے پرواہ ہو تو اس کے ساتھ بھی جانا جائز نہیں۔

☆ ہوشیار اور قریب البلوغ لڑکا مثل بالغ کے ہے، وہ محرم ہو تو اس کے ساتھ جانا جائز ہے۔

☆ بیوہ عورت ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو محض حج کرنے کے لیے اس پر نکاح واجب نہیں۔

☆ اگر کوئی عورت بلا محرم اور شوہر کے حج کرے تو حج ادا ہو جائے گا مگر شریعت کے اس حکم کی خلاف ورزی کے سبب گنہگار ہو گی۔

☆ اور شوہر اپنے خرچ پر ساتھ جانے کے لیے تیار نہ ہو، تو اس کا خرچہ بھی عورت کے ذمہ ہو گا اور اس وقت اس کے خرچہ پر بھی قادر ہونا عورت کیلئے

وجوب حج کے لیے شرط ہوگا۔

☆ محرم یا شوہر کو ساتھ لے جانے کے لیے عورت مجبور نہیں کر سکتی، قریب البلوغ اور بوڑھی عورت کے لیے بھی محرم کا ہونا شرط ہے۔

☆ خنثیٰ مشکل کے لیے بھی محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے۔

☆ عورت پر اگر حج فرض ہے اور محرم بھی ساتھ ہے تو پھر خاوند حج فرض سے روک نہیں سکتا۔ ہاں اگر محرم نہ ہو اور حج نفل ہو تو روک سکتا ہے۔

☆ عورت اگر حج کی نذر مانے تو نذر تو صحیح ہو جائے گی مگر شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتی۔

☆ عورت اگر پیدل حج کو جانا چاہے تو ولی اور شوہر کو روکنے کا حق ہے۔

☆ چند عورتوں کا مل کر بلا محرم کے جانا بھی جائز نہیں۔

☆ ستر اسی سال کی بڑھیا کو بغیر محرم کے جانے کی اجازت ہے۔

(۵) عورت کے لیے حج پر جانا اس وقت واجب ہے جب عدت میں نہ ہو، عدت میں ہو تو جانا واجب نہیں، عدت چاہے موت کی ہو یا فسخ نکاح اور طلاق کی، اور طلاق چاہے رجعی ہو چاہے بائنہ و مغلظہ سب کا ایک حکم ہے عدت کی حالت میں اگر کسی عورت نے حج کر لیا تو ادا ہو جائے گا مگر خلاف شرع کرنے کا گناہ ہوگا۔

شرائط صحت ادا:

یعنی وہ شرائط جن کا لحاظ کیے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا

(۱) اسلام

(۲) احرام۔ بغیر احرام کے افعال حج ادا کرے گا تو حج صحیح نہ ہوگا۔

(۳) حج کا زمانہ ہونا۔ یعنی حج کے مہینوں میں افعال حج (طواف، سعی، وقوف) وغیرہ کا اپنے اپنے اوقات میں کرنا۔

(۴) مکان۔ یعنی ہر چیز کو اس کے مخصوص مقامات و مکانات میں کرنا جیسے وقوف میدان عرفات میں طواف مسجد حرام میں۔ ذبیحہ حد حرم میں اور رمی منیٰ میں۔ اگر کوئی شخص حج کے افعال خواہ وہ رکن ہوں یا واجب و سنت ان کے مقررہ مخصوص مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کرے گا تو افعال صحیح نہ ہوں گے۔

(۵) تمیز

(۶) عقل

(۷) احرام کے بعد وقوف عرفات سے پہلے صحبت، جماع نہ کرنا۔ اگر جماع کر لیا تو حج صحیح نہ ہوگا اگرچہ تمام افعال پورے کرنے ہوں گے لیکن قضا واجب ہو گی۔

(۸) افعال حج کا خود ادا کرنا خواہ شرائط ہوں یا ارکان و واجبات۔

(۹) جس سال احرام باندھے اسی سال حج کرنا۔

شرائط وقوع فرض:

یعنی وہ شرائط جن کا پایا جانا حج کے واقع ہونے اور ذمہ سے ساقط ہونے کیلئے ضروری ہے اور وہ نو ہیں۔

(۱) حج کے وقت اسلام کا ہونا۔
(۲) آخر عمر تک اسلام کا باقی رہنا۔
(۳) آزاد ہونا۔
(۴) بالغ ہونا۔
(۵) عاقل ہونا۔
(۶) بشرط قدرت حج خود کرنا۔
(۷) جماع کر کے حج کو فاسد نہ کرنا۔
(۸) کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت نہ کرنا
(۹) نفل حج کی نیت نہ کرنا۔

☆ حج بدل کی وصیت کرنے کے لیے یہ بات ذہن نشین رہے کہ شرائط وجوب حج پائے جانے کے باوجود اگر کسی نے خود حج نہیں کیا تو اسے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے خواہ شرائط ادا پائے گئے ہوں یا نہ، لیکن اگر شرائط ادا تو پائے گئے لیکن شرائط وجوب نہیں پائے گئے تو وصیت واجب نہیں کیونکہ شرائط وجوب نہ پائے جانے کی وجہ سے حج فرض ہی نہیں ہوا۔

متفرق مسائل

شرائط حج موجود ہوں تو تمام عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، ایک مرتبہ سے زائد جتنے حج کرے گا وہ نفل ہوں گے۔ حج فرض کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

☆ حج کی نذر مان لینے سے بھی حج واجب ہو جاتا ہے (حج کی نذر کا بیان آگے مستقل آئے گا۔)

☆ حج فرض اور حج نذر کی ادائیگی ایک ہی طرح ہوتی ہے۔

جس سال حج فرض ہو اسی سال حج کرنا واجب ہے۔ بلا عذر تاخیر سے گناہ ہوتا ہے۔ مرنے سے پہلے حج کر لیا تو فرض ادا ہو جائے گا اور تاخیر کا گناہ بھی معاف ہو جائے گا۔

☆ حج کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

☆ کبھی حج نذر کے بغیر بھی واجب ہو جاتا ہے مثلاً کوئی میقات سے بغیر احرام گزر جائے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص جو حج کرے گا وہ حج واجب ہو گا۔

☆ اگر کسی کے ماں باپ بیمار ہوں اور ان کو اس کی خدمت کی ضرورت ہو تو بلا اجازت جانا مکروہ ہے اگر ان کو اس کی خدمت کی ضرورت نہیں یا ان کے ہلاک ہونے کا خطرہ نہیں تو بلا اجازت بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ راستہ پُر امن ہو راستہ مامون نہ ہو اور جان کا خطرہ غالب ہو تو پھر بلا اجازت جانا جائز نہیں۔ دادا، دادی نانا، نانی۔ ماں باپ کی عدم موجودگی میں ماں باپ کے مثل ہیں ماں باپ کے ہوتے ان کی اجازت کا اعتبار نہیں۔

✡ حج نفل کے لیے، ماں باپ کی اجازت بہرصورت ضروری ہے۔ خواہ راستہ مامون ہو یا غیر مامون اور ان کو اس کی خدمت کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔

✡ بیوی اور اولاد وغیرہ جن کا نفقہ اس کے ذمہ ہے۔ اگر ناراض ہوں اور ان کا نفقہ ادا کرنے کی اس میں سکت نہ ہو تو ان کی اجازت کے بغیر جانا مکروہ ہے ان کے ضائع اور ہلاک ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حج فرض پر جانے کا کوئی مضائقہ نہیں۔

✡ چھوٹا بچہ جس کا سنبھالنے والا کوئی دوسرا نہ ہو تو یہ تاخیر کے لیے عذر معتبر ہے بچہ خواہ تندرست ہو خواہ مریض۔

✡ حج کی شرائط کی اقسام کے بیان کے بعد اب خاص حج کے فرائض ارکان، واجبات سنن اور مستحبات کا بیان کیا جاتا ہے۔

حج کے فرائض

✡ حج کے اصل فرض تین ہیں۔

(۱) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

(۲) وقوف عرفات یعنی ۹ رذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰ رذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لحظہ بھر ہی ہو۔

(۳) طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر ۱۲ رذی الحجہ تک سر کے بال منڈا کر یا کتروا کر کیا جاتا ہے۔

✡ ان تینوں فرائض میں سے ایک بھی فرض چھوٹ گیا تو حج نہیں ہوگا اور اس کی

تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوگی۔

☆ ان فرائض کا ترتیب وار کرنا اور ہر فرض کو اس کے مقررہ مقام اور وقت میں کرنا بھی واجب ہے۔

☆ وقوف عرفات سے پہلے ترک جماع بھی واجب بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے

ارکانِ حج

☆ طواف زیارت اور وقوف عرفہ دونوں حج کے رُکن ہیں ان ارکان میں سے وقوف عرفہ زیادہ اہم اور قوی رُکن ہے۔

واجباتِ حج

حج کے چھ واجبات ہیں۔

(۱) مزدلفہ میں وقوف کے مقررہ

(۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۳) رمی جمار کرنا یعنی شیطانوں

(۴) قارن اور متمتع کا قربانی کرنا۔

(۵) حلق یا قصر کرانا۔

(۶) آفاقی کو طواف وداع کرنا۔

☆ بعض کتابوں میں حج کے واجبات ۳۵ شمار کیے گئے ہیں۔ درحقیقت وہ حج کے بلاواسطہ واجبات نہیں بلکہ افعال حج کے واجبات ہیں مثلاً احرام کے

واجبات، طواف کے واجبات اور ان ہی میں وجوب حج اور شرائط حج کے واجبات کو بھی شمار کر لیا ہے۔

☆ حج کے بلا واسطہ واجبات صرف چھ ہی ہیں، افعال حج کے واجبات ہم نے ان افعال کے ذیل میں بیان کر دیئے ہیں۔

☆ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی چھوٹ گیا تو حج ادا ہو جائے گا خواہ وہ واجب بھولے سے رہ گیا ہو یا دانستہ چھوڑا ہو لیکن اس کی جزا لازم ہو گی خواہ قربانی کی صورت میں ہو خواہ صدقہ کی۔ ان کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ جنایات کے باب میں کیا جائے گا۔ البتہ اگر کوئی واجب کسی قابلِ اعتبار عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزاء لازم نہیں آئے گی۔

حج کی سُنّتیں

(۱) مفرد آفاقی اور قارن کو طواف قدوم کرنا۔

(۲) طواف قدوم میں رَمل کرنا۔ اگر اس طواف میں رَمل نہ کیا ہو تو طواف زیارت یا طواف وداع میں کرنا۔

(۳) امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا، ذی الحجہ کو مکہ میں ۹ کو مسجد نمرہ میں جمع صلوٰتیں سے قبل اور ۱۱ کو منیٰ میں۔

(۴) ۹ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں رہنا۔

(۵) ۹ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو جانا۔

(۶) عرفات سے امام کی روانگی کے بعد روانہ ہونا۔

(۷) مزدلفہ میں عرفات سے واپسی پر رات کے وقت ٹھہرنا۔

(۸) عرفات میں غسل کرنا۔

(۹) ایام منیٰ میں رات منیٰ میں گزارنا۔

(۱۰) منیٰ سے مکہ واپسی پر محصب میں ٹھہرنا چاہے لمحہ بھر کو ہو۔

اس کے علاوہ دیگر سنن افعال حج کے تحت موقعہ بموقعہ ذکر کی جائیں گی۔

سنت کا یہ حکم ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا برا ہے، ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے، ان کے ترک سے جزا لازم نہیں آتی۔

حج کے اقسام

حج کے اقسام تین ہیں۔

(۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران

☆ احناف کے نزدیک قران افضل ہے اس کے بعد تمتع، پھر افراد، آفاقی تینوں اقسام ادا کر سکتا ہے مگر مکی صرف افراد ہی کی نیت کرے گا قران اور تمتع میں دم شکر واجب ہے افراد میں اختیاری ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ ذیل میں ان تینوں اقسام کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) حج افراد

افراد کے لغوی معنی اکیلا کرنا اور اصطلاح میں صرف حج کرنا قران و تمتع کی طرح اس کے ساتھ عمرہ نہ کرنا۔ ایسا حج کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔

افعالِ حج چونکہ تینوں حجوں میں اکثر مشترک ہیں اور ان کا بیان اپنی اپنی جگہ کیا گیا ہے اس لیے افراد میں کچھ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، اس لیے تمتع اور قران کے مسائل وغیرہ ذرا تفصیل سے لکھے جاتے ہیں، افراد کی نیت یوں کی جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ؛

اے اللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں آپ اسے میرے لیے سہل بنا دیجئے اور میری جانب سے اسے قبول فرمائیے۔

② حجِ تمتع

✡ تمتع کے لفظی معنی نفع اٹھانے کے ہیں اور شرعاً تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرے پھر عمرہ سے حلال ہو کر ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔ اسے تمتع اس لیے کہتے ہیں کہ تمتع کرنے والا احرام عمرہ اور حج کے درمیان ان چیزوں سے جو احرام کی وجہ سے منع ہیں فائدہ اٹھا سکتا ہے بخلاف قارن کے کہ وہ عمرہ سے فارغ ہو کر بھی محرم رہتا ہے اور ان چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تمتع افراد سے افضل ہے۔ قران سے افضل نہیں حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔

تمتع کی شرائط:

① تمتع کے لیے آفاقی ہونا شرط ہے مکہ میں یا میقات کے اندر رہنے والے کو تمتع جائز نہیں۔

② پورا عمرہ یا عمرہ کے طواف کے اکثر پھیرے حج کے مہینوں میں کیے ہوں اگرچہ عمرہ کا احرام حج کے مہینوں سے پہلے باندھا ہو۔

(۳) حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا سارا طواف یا اکثر پھیرے کرنا۔ اگر پورا طواف کرنے یا اکثر پھیرے کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو تمتع نہ ہوگا قران ہو جائے گا۔

(۴) حج و عمرہ ایک ہی سال میں کرنا۔

(۵) حج و عمرہ دونوں کو ایک سفر میں کرنا۔ اگر حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے اور احرام کھول کے وطن چلا گیا اور پھر آکر حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا۔

(۶) عمرہ کو فاسد نہ کرنا۔ عمرہ فاسد کر کے عمرہ کے بعد حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا۔

(۷) حج کو فاسد نہ کرنا۔ عمرہ تو فاسد نہیں کیا مگر حج فاسد کر دیا تو بھی تمتع نہ ہوگا۔

(۸) حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے مکہ کو دائمی طور پر وطن بنا لیا پھر حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا عارضی طور پر ایک دو ماہ کے قیام کا کوئی حرج نہیں۔

تمتع کے لیے عمرہ کا احرام میقات سے باندھنا شرط نہیں، میقات سے گزر کر یا مکہ میں آکر احرام باندھا تو تمتع صحیح ہو جائے گا مگر چونکہ میقات سے بغیر احرام گزرنا ممنوع ہے اس لیے دم واجب ہوگا۔ اسی طرح تمتع کے لیے حج کا احرام بھی حرم سے باندھنا شرط نہیں، حل سے احرام باندھا یا عرفات پہنچ کر احرام باندھا تب بھی تمتع صحیح ہو جائے گا البتہ اس صورت میں بھی دم دینا ہوگا کیونکہ مکہ سے حج کا احرام باندھنے والوں کے لیے حرم میقات ہے اور یہ میقات سے بغیر احرام گزر گیا اس لیے یا تو لوٹ کر میقات (حرم) پر آئے ورنہ دم دے۔

☆ صحت تمتع کے لیے یہ بھی شرط نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی شخص کی طرف سے ہوں، بلکہ ایک چیز اپنی طرف سے کرے اور دوسری کسی دوسرے کی طرف سے تو بھی جائز ہے تمتع کے لیے نیت کرنا بھی شرط نہیں بلکہ بلا نیت بھی اگر حج و عمرہ تمتع کے شرائط

کے مطابق حج کے مہینوں میں ہو گئے تو تمتع صحیح ہو جائے گا۔

☆ تمتع کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جو تمتع کی قربانی اپنے ساتھ لائے دوسرا وہ جو بغیر اس کے آئے قربانی ساتھ لانے والا عمرہ کر کے عمرہ کا احرام نہیں کھولے گا اسی طرح احرام میں رہے گا اور حج کے وقت حج کا نیا احرام باندھ کر حج کے افعال مفرد کی طرح ادا کرے گا اور جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے گا۔

☆ متمتع پر قارن کی طرح دم تمتع واجب ہے، رمی جمرہ عقبہ کے بعد ذبح کرے اور اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو دس روزے قران کے بیان میں ذکر کردہ طریقہ کے مطابق رکھے قربانی کے باقی مسائل بھی قران کے بیان میں مذکور ہیں۔

☆ متمتع ایک عمرہ کے بعد حج سے پہلے دوسرا عمرہ کر سکتا ہے۔

☆ متمتع ۸ ر ذی الحجہ کو احرام باندھے اس سے پہلے باندھنا افضل ہے حرم میں جس جگہ سے چاہے احرام باندھے لیکن مسجد حرام میں اور مسجد میں بھی حطیم سے احرام باندھنا افضل ہے

☆ متمتع اگر ۸ ر ذی الحجہ کو احرام باندھ کر حج کی سعی پہلے ہی کرنا چاہے۔ تو ایک نفلی طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرنے کے بعد سعی کرے ورنہ طواف زیارت کے بعد کرے

☆ متمتع پر طواف قدوم واجب نہیں عمرہ کے بعد جس قدر چاہے نفل طواف کرے۔

☆ تمتع میں عمرہ کی نیت عمرہ کی طرح کرے اور حج کی نیت افراد کی طرح کرے۔

(۳) قران

☆ قران کے لغوی معنے دو چیزوں کے ملانے کے ہیں اور شریعت میں حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر ایک ہی احرام میں دونوں کو ادا کرنے کے ہیں۔

حج قران کی نیت یوں کی جاتی ہے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ

اے اللہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ رکھتا ہوں آپ ان دونوں کی ادائیگی میرے لیے سہل فرما کر میری جانب سے ان دونوں کو قبول فرمائیے یہ نیت کر کے تلبیہ پڑھیں، ایک دفعہ تلبیہ پڑھ کر دوسری دفعہ لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ کے الفاظ کہہ کر پھر تلبیہ پڑھیں عمرہ وحج کے باقی احکام مثل مفرد کے ادا کریں قران کے ساتھ جو مخصوص احکام ہیں وہ یہاں بیان کیے جاتے ہیں

شَرَائِطِ قِرَانْ :

قران شرعی کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) عمرہ کا پورا طواف یا اکثر پھیرے حج کے مہینوں میں کرنا۔

(۲) عمرہ کا پورا طواف یا اکثر پھیرے وقوف عرفہ سے پہلے کرنا۔ اگر طواف سے پہلے وقوف عرفہ کر لیا تو عمرہ چھوٹ گیا، ایام تشریق کے بعد اس کی قضا کرے اور ایک دم دے عمرہ چھوٹ جانے کی وجہ سے قران باطل ہو گیا اور دم قران ذمہ نہ رہا۔

(۳) حج کا احرام عمرہ کے پورے طواف سے یا اکثر پھیروں سے پہلے باندھنا۔ ورنہ قارن نہ ہوگا۔ متمتع ہو جائے گا۔

(۴) عمرہ فاسد کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھنا۔ ورنہ مفرد ہو جائے گا۔

(۵) حج وعمرہ کو جماع یا مرتد ہونے سے فاسد نہ کرنا۔

✡ قران کے لیے حج وعمرہ دونوں کا احرام میقات سے باندھنا شرط نہیں بلکہ میقات پر صرف ایک کا احرام باندھنا واجب ہے اگر میقات پر عمرہ کا احرام باندھا ہوا اور

عمرہ کے طواف کے چار چکر پورے ہونے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو قارن ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میقات پر حج کا احرام باندھا تھا بعد میں قران کا ارادہ کر لیا تو وقوف عرفہ سے پہلے پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر قارن ہو سکتا ہے مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے میقات ہی سے دونوں کا احرام باندھنا مسنون ہے۔

☆ قارن اگر احرام کے بعد یا عمرہ سے فارغ ہو کر بلا احرام کھولے گھر واپس چلا جائے تو قران باطل نہ ہوگا کیونکہ قارن کے لیے وطن نہ جانا شرط نہیں ہے یعنی تمتع کی طرح قران میں یہ شرط نہیں ہے کہ حج و عمرہ دونوں ایک سفر میں ادا کیے جائیں۔

☆ قارن پر جمرۃ العقبہ کی رمی کے بعد ایک قربانی قران کے شکریہ میں واجب ہے اسے دم قران اور دم شکریہ کہتے ہیں۔

☆ دم قران کے جانور کے وہی احکام ہیں جو قربانی کے جانور کے لیے ہوتے ہیں اس کے گوشت کے بھی وہ احکام ہیں جو قربانی کے گوشت کے۔

☆ دم قران کی نیت ضروری ہے تاکہ دم جنایت (جرمانہ) سے ممتاز ہو جائے۔ بلا نیت کے دم قران ادا نہ ہوگا۔

☆ دم قران اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ قران صحیح ہوا ہو۔ اور جانور خریدنے کی استطاعت بھی ہو اور قارن عاقل بالغ اور آزاد ہو سپاگل اور بچے پر دم قران واجب نہیں، غلام پر دم قران کے بجائے روزے واجب ہوتے ہیں۔

☆ دم قران صرف ذبح کرنے سے ادا ہو جاتا ہے اس کا گوشت صدقہ کرنا واجب نہیں اس لیے ذبح کے بعد اگر وہ مذبوحہ جانور چرا لیا گیا تو اب دوسرا جانور اس پر واجب نہیں،

☆ دم قران کی قربانی حدود حرم کے اندر واجب ہے حرم کے علاوہ کہیں اور ذبح

کرے گا تو ادا نہ ہو گا۔

☆ اسی طرح قربانی بھی ایام نحر (۱۰ تا ۱۲ ذی الحجہ) میں کرنی چاہیئے۔ پہلے اگر کر دی تو جائز نہیں، ان تاریخوں کے بعد کرنا تو جائز ہے مگر ترک واجب لازم آئے گا۔

☆ ذبح کا وقت شروع تو ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ہو جاتا ہے مگر مسنون وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور قارن کے لیے رمی کے بعد اور حجامت سے پہلے واجب ہے۔

☆ دم قران کا ذبح ایام نحر میں منیٰ میں مسنون ہے، ان ایام کے بعد مکہ میں افضل ہے اور سارے حرم میں جائز۔

☆ قارن و متمتع قربانی سے پہلے فوت ہو جائیں تو قربانی کی وصیت کر جانا واجب ہے جو اس کے تہائی مال سے پوری کی جائے۔ وصیت نہ کی ہو تو ورثہ پر واجب نہیں ویسے اگر ورثہ خود اس کی طرف سے ذبح کرنا چاہیں تو جائز ہے تاکہ میت کی طرف سے وہ دم ساقط ہو جائے۔

☆ رمی۔ ذبح۔ حجامت۔ قارن کے لیے یہ ترتیب واجب ہے طواف زیارت میں ترتیب واجب نہیں ان تینوں کاموں سے پہلے، بعد یا بیچ میں بھی کر سکتا ہے مگر مسنون یہی ہے کہ حجامت کے بعد طواف زیارت کرے۔

☆ عید کی قربانی دم قران یا تمتع کے قائم مقام نہ ہوگی۔ حج کے زمانہ میں عید کی قربانی مقیم پر واجب ہے، مسافر پر نہیں۔ جو لوگ مکہ میں حج سے پہلے پہنچ کر پندرہ روز قیام کی نیت کر چکے ہوں ان پر عید کی قربانی بھی واجب ہے بشرطیکہ یہ پندرہ دن ۸ ذی الحجہ سے پہلے پورے ہو جاتے ہوں اور وہ مالدار ہو۔

دمِ قران اور تمتع کا بدلہ

✡ اگر قارن یا متمتع کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ جانور خرید کر واپسی وطن کے لائق رقم بچ جائے اور جانور بھی اس کے پاس نہیں ہے تو اس کے بدلے دس روزے رکھے ان میں سے تین روزے تو ۹ر ذی الحجہ سے پہلے رکھے، یہ روزے متفرق رکھنا بھی جائز ہے۔ مگر افضل مسلسل رکھنا ہے، اور باقی سات روزے ایام تشریق (۱۳ر ذی الحجہ) کے بعد رکھے یہ روزے مکہ میں یا جہاں چاہے رکھ سکتا ہے مگر گھر آکر رکھنا افضل ہے یہ روزے بھی پے در پے مسلسل رکھنا افضل ہے، الگ الگ بھی رکھ سکتا ہے۔

✡ واپسی وطن تک کی رقم میں تحفہ جات و تبرکات کے لیے بچائی ہوئی رقم کا اعتبار نہیں دم قران اور تمتع خریدنے کے بعد تبرکات و تحفہ جات کے لیے رقم نہ بچتی ہو تو نہ بچے یا اگر پہلے تحفہ جات خرید چکا ہے تو انہیں بیچ دے۔

اسی طرح صاحب ثروت آدمی کے پاس اتفاقاً رقم کم پڑ جائے اور واقفوں سے رقم مہیا ہو سکے تو اسے بھی دم ادا کر ہی دینا چاہیئے۔

ان تین روزوں کے صحیح ہونے کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) قارن احرام حج و عمرہ کے بعد اور متمتع احرام عمرہ کے بعد رکھے، احرام سے پہلے رکھنا جائز نہیں۔

(۲) یہ روزے حج کے مہینوں میں ہوں۔

(۳) ۱۰ر ذی الحجہ سے پہلے ہوں۔

(۴) ان روزوں کی نیت رات سے کی جائے۔ اور

(۵) ایام نحر تک قربانی سے عاجز رہے۔

اگر تین روزے ۱۰ر ذی الحجہ سے پہلے نہ رکھ سکا تو اب روزے نہیں رکھ سکتا اب تو ہر حال میں دم ہی دینا ہوگا۔ اگر اس وقت کوئی انتظام نہ ہو سکے تو حجامت کرا کے حلال ہو جائے اور پھر دو دم دے۔ ایک قران کا دوسرا ذبح سے پہلے حلال ہونے کا۔

دم پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے روزے شروع کیے تو اگر ایام نحر سے پہلے یا ایام نحر میں سر منڈانے سے پہلے کہیں سے اتنی رقم کا مالک ہو گیا، کہ دم خرید سکتا ہے تو روزے باطل ہو گئے، اب ذبح کرنا ہی واجب ہے اور اگر سر منڈانے کے بعد یہ رقم ملی تو ذبح واجب نہیں سات روزے ہی رکھے۔

☆ اگر کسی نے دم پر قدرت ہوتے ہوئے بھی تین روزے رکھنے شروع کر دیئے تھے تو اگر یہ قدرت ۱۰ر ذی الحجہ تک باقی رہے تو دم ہی واجب ہوگا اور اگر ۱۰ر ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے یہ قدرت جاتی رہی تو یہ روزے کافی ہو جائیں گے باقی روزے ایام تشریق کے بعد رکھے۔ سات روزوں میں بھی رات سے نیت کرنا شرط ہے۔

☆ اہلِ مکہ، اہل حل اور اہل میقات کے لیے قران ممنوع ہے اور یہی حکم ان حاجیوں کا ہے جو شرعی طریق سے مکیوں کے حکم میں ہو جائیں یعنی حج کے مہینوں سے پہلے اگر پندرہ دن کی نیت قیام کر کے مقیم بن جائیں ہاں اگر یہ لوگ حج کے مہینوں سے پہلے میقات سے باہر جائیں اور حج کے مہینوں میں واپس آ کر قران کریں تو جائز ہے۔

☆ وہ حجاج جو مکہ میں مقیم ہو گئے ہیں اور حج کے مہینوں میں مدینہ منورہ جاتے ہیں وہ ناواقفیت کی بناء پر واپسی میں قران کی نیت کر لیتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

افعال حج و عمرہ

احرام

☆ احرام۔ کے معنی حرام کرنا جب حاجی حج و عمرہ کی پختہ نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو وہ اپنے اوپر چند حلال و مباح چیزوں کو حرام کر لیتا ہے اسی لیے اس کو احرام کہتے ہیں اور مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جو اس حالت کے دوران حاجی بطور لباس استعمال کرتا ہے جس طرح نماز کی ابتدا تحریمہ سے ہوتی ہے اسی طرح حج و عمرہ کی ابتدا احرام سے ہوتی ہے۔

☆ احرام باندھنے کا طریقہ پاک و ہند سے جو حضرات حج و عمرہ کے لیے ہوائی جہاز سے سفر کریں ان کو جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لینا چاہیئے۔

☆ پانی کے جہاز یا کسی اور سواری سے جانے والوں کو مقررہ جگہوں سے جن کو میقات کہا جاتا ہے احرام باندھنا چاہیئے (میقات سے پہلے بھی باندھ لینے میں کوئی حرج نہیں (میقات کا بیان آگے آئے گا)

☆ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے (غسل نہ کر سکے تو وضو بھی کافی ہو جائے گا۔ حجامت بھی کرا لے۔ ناخن تراشے (بغل و زیر ناف کے بال صاف کرے اور ان سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہن لے۔ احرام کے لیے دو چادریں ہونی چاہئیں، وہ نئی ہوں یا دھلی ہوئی۔ سفید ہوں یا رنگین (سفید ہوں تو بہتر ہے ایک بطور تہبند استعمال کرے دوسری بطور چادر (لنگی اور تہبند بھی احرام میں استعمال ہو سکتے ہیں اسی طرح تولیے اور گرم یا ٹھنڈی اُونی۔ سوتی چادر بھی (سردی میں کمبل بھی اس کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆ احرام پہننے کے بعد سنت یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں قل

ھواللہ پڑھے۔ یہ نماز سرڈھک کر پڑھے۔ سلام پھیر کر سر کھول لے اور حج یا عمرہ کی دل میں نیت کرے اور زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرے اور تلبیہ پڑھے۔ (نیت کے الفاظ آگے درج ہیں) واضح رہے کہ احرام تلبیہ پڑھنے سے شروع ہوتا ہے، محض احرام کے کپڑے پہن لینے سے شروع نہیں ہوتا تلبیہ کے الفاظ پہلے سے خوب اچھی طرح یاد کرلے، ان الفاظ میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے۔ تلبیہ یہ ہے۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ	میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ	(ہاں) میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ	میں حاضر ہوں۔ جملہ حمد ونعمت بے شک آپ
لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ	ہی کے لیے ہے اور سارا جہاں آپ ہی کا ہے
لَكَ	اس میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔

اب دوران سفر اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، خصوصاً صبح وشام، اوقات ومقامات کی تبدیلی نشیب وفراز راہ، غرض ہر وقت بلند آواز سے تلبیہ ورد زبان رہنا چاہیے عورتیں آہستہ پڑھیں۔ اس دوران تلبیہ سے افضل اور کوئی ذکر نہیں۔

احرام کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھ کر درود شریف پڑھیں اور اپنے دلی مقاصد کی دعا کریں۔ تلبیہ کے بعد کی مسنون دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ	اے اللہ میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور
وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ	جنت کا طالب ہوں اور آپ سے آپ کے
مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ	غصہ اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

احرام کی قسمیں:۔ احرام کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حج افراد کا احرام یعنی صرف حج کا احرام اس کی نیت یوں کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ	اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے میری طرف سے
فَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ	قبول فرمائیے اور میرے لیے اسے آسان فرما دیجیے

(۲) حج تمتع کا احرام۔ یعنی پہلے عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے دنوں میں دوبارہ حج کا احرام باندھے۔

(۳) حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھنا یعنی حج قران کا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ	اے اللہ میں عمرہ و حج کا ارادہ رکھتا ہوں
وَالْحَجَّ فَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ	آپ ان کو میری طرف سے قبول فرمائیے اور میرے
وَیَسِّرْھُمَا لِیْ	لیے ان کو آسان فرما دیجیے۔

(۴) حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ کا احرام باندھنا۔ اس کی نیت میں یہ الفاظ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ	اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں میری
فَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَیَسِّرْہُ	جانب سے اسے قبول فرمائیے اور میرے لیے اسے
لِیْ۔	آسان کر دیجیے۔

چاروں قسم کے احرام کے احکام یکساں ہیں۔

شرائطِ صحت احرام

(۱) احرام صحیح ہونے کی پہلی شرط اسلام ہے۔

(۲) دوسری شرط احرام کی نیت (دل میں ارادہ) اور تلبیہ یا تلبیہ کے قائم مقام کوئی اور ذکر کرنا۔ لہٰذا صرف نیت کر لینے سے یا بغیر نیت تلبیہ پڑھ لینے سے احرام صحیح نہ ہوگا نیت اور تلبیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے۔

☆ احرام کے لیے کوئی خاص زمانہ، وقت یا مکان یا خاص ہیئت و حالت

شرط نہیں، اگر کوئی سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے بھی احرام باندھے گا تو احرام تو صحیح ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے اور احرام کے بعد ان کو پہنے رہنے سے جزا واجب ہو گی

واجبات احرام ۱۔ میقات سے احرام باندھنا ۲۔ ممنوعات احرام سے بچنا۔

اِحرام کی سُنّتیں:

(۱) حج کے مہینوں میں احرام باندھنا۔

(۲) اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا جبکہ اس سے گزرے۔

(۳) غسل یا وضو کرنا۔

(۴) احرام کے لیے چادر اور لنگی استعمال کرنا۔

(۵) دو رکعت نفل پڑھنا۔

(۶) تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا۔

(۷) تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا (عورت آہستہ پڑھے)

(۸) احرام کی نیت سے پہلے خوشبو لگانا۔

مستحبات احرام :۔ (۱) بدن سے میل دور کرنا (۲) ناخن تراشنا (۳) بغل و زیر ناف کے بال صاف کرنا (۴) احرام کی نیت سے غسل کرنا (۵) لنگی یا چادر سفید نئی یا دھلی ہوئی استعمال کرنا (۶) چپل پہننا (۷) زبان سے احرام کی نیت کرنا (۸) نیت نماز کے بعد بیٹھ کر کرنا (۹) میقات سے پہلے احرام باندھنا۔

☆ جس چیز کا احرام باندھا ہے جب تک اس کو نہ کرے احرام نہ کھولے۔ چاہے اس دوران احرام کو فاسد کرنے والی کوئی حرکت کیوں نہ سرزد ہو جائے مثلاً حج کا احرام تھا مگر حج نہ ملا تو عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اگر کوئی حج سے روک دے

تو جانور ذبح کرنے کے بعد حلال ہو (یہ جانور حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے)

☆ نیت وہی معتبر ہوگی جو دل میں ہو، زبان سے اس کے خلاف نکل جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

تلبیہ کے مسائل :۔ تلبیہ کا زبان سے کہنا شرط ہے اگر دل سے کہہ لیا تو کافی نہ ہوگا۔

☆ گونگے کو زبان ہلانی چاہیئے گو الفاظ نہ ادا کر سکے۔

☆ ہر وہ ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو تلبیہ کا قائم مقام ہو سکتا ہے جیسے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ

☆ تلبیہ افضل تو عربی میں ہے ویسے ہر زبان میں تلبیہ کہنا جائز ہے۔

☆ تلبیہ کے جو الفاظ مذکور ہوئے ان ہی کا کہنا سنت ہے شرط نہیں۔ اس لیے کہ دوسرے الفاظ اس کے قائم مقام ہو جاتے ہیں مگر ان الفاظ کا چھوڑنا ناپسندیدہ ہے،

☆ احرام کے وقت ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا تو فرض ہے مگر جب کہے تو تین مرتبہ کہے کیونکہ اس کی تکرار سنت ہے۔

تلبیہ پڑھنے کے دوران کلام نہ کرے کوئی دوسرا ایسی حالت میں سلام بھی نہ کرے

☆ فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھے ایام تشریق میں اوّل تکبیر کہے بعد میں تلبیہ اگر پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر ساقط ہو گئی۔

☆ حج کا تلبیہ جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت (۱۰ ذی الحجہ) کو اور عمرہ کا طواف شروع کرتے وقت موقوف ہو جاتا ہے۔

☆ تلبیہ زور سے پڑھنا چاہیئے مگر اتنے زور سے نہیں کہ نمازیوں یا سونے والوں

کو تکلیف ہو۔

☆ تلبیہ کے الفاظ میں کمی کرنا مکروہ ہے۔ الفاظ میں زیادتی کی جاسکتی ہے مگر یہ اضافہ تلبیہ کے درمیان میں نہ ہو۔ آخر میں ہو۔ مثلاً
لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ بِیَدِكَ کا آخر میں اضافہ درست ہے

☆ عورت کو اتنی آواز سے تلبیہ کہنا کہ اجنبی سُن لے مکروہ ہے!

احرام کے متفرق مسائل:

حیض و نفاس کی حالت میں عورت احرام باندھ سکتی ہے، احرام کا غسل چونکہ میل کی صفائی کے لیے ہوتا ہے اس لیے غسل کرکے ورنہ وضو کرکے قبلہ رو بیٹھ کر نیت کرکے تلبیہ پڑھ لے۔ نماز نہ پڑھے۔

☆ احرام میں ایک کپڑا بھی جائز ہے اور دو سے زائد بھی۔

☆ لنگی یا چادر بیچ سے سِلی ہوئی ہو تو جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ کپڑا بالکل سِلا ہوا نہ ہو۔

☆ کرتہ، پاجامہ، بنیان، شیروانی، صدری، موزے، دستانے، غرض جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سِلا ہوا یا بُنا ہوا ہو اس کا پہننا احرام کی حالت میں جائز نہیں، چوغہ بدن پر ڈال سکتے ہیں مگر آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالیں۔

☆ افضل تو یہ ہے کہ احرام سفید ہو مگر رنگین بھی جائز ہے مگر کُسم اور زعفران میں رنگا ہوا نہ ہو۔ یہ رنگ خوشبو کی وجہ سے منع ہیں ہاں ان کو اتنا دھولیا کہ اب خوشبو نہیں آتی تو جائز ہے۔

احرام کی چادر اتنی لمبی ہو کہ داہنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت

سے آجائے اور تہبند اتنا ہو کہ ستر چھپ جائے۔

☆ احرام کے نفل سر ڈھانپ کر پڑھے اور اضطباع نہ کرے (یعنی دایاں کندھا کھلا نہ رکھے) اضطباع صرف اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

☆ عورتیں احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے ہی پہنے رہیں گی۔ اتنی احتیاط ضروری ہے کہ چہرہ پر چادر وغیرہ نہ لگے، اس مقصد کے لیے ماتھے پر باندھنے کے لیے بنا ہوا ایک چھجہ سا ملتا ہے وہ باندھ لیں۔ بال نہ ٹوٹنے کے خیال سے سر پر رومال بھی باندھ سکتی ہے مگر وضو میں مسح کرتے وقت رومال اتار کر سر پر مسح کریں رومال پر مسح کریں گی تو وضو صحیح نہ ہوگا۔

☆ حیض جاری ہونے کی حالت میں بھی عورت احرام باندھ سکتی ہے، احرام کی نیت سے غسل کر کے احرام باندھ لے اور تمام افعال بجز طواف و نماز کے کر سکتی ہے۔

نابالغ، مجنون، مریض اور بے ہوش کا احرام

نابالغ بچہ اگر ہوشیار اور سمجھ دار ہے تو وہ خود احرام باندھے (اس کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا) اور حج وعمرہ کے تمام افعال خود ادا کرے، ناسمجھ اور چھوٹے بچے کی طرف سے اس کا ولی قریب احرام باندھے۔ سمجھ دار بچہ جو افعال خود نہ کر سکے۔ ولی اس کی طرف سے کر دے۔ البتہ نماز طواف بچہ خود پڑھے اور ناسمجھ بچہ کو ولی اپنی گود میں لے کر طواف وغیرہ کرا دے۔ یہی حکم وقوف عرفات سعی، رمی وغیرہ کا ہے نماز طواف میں بچے کو گود میں نہ رکھے۔

☆ احرام کی حالت میں بچے بھی سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں۔ ولی کو چاہیئے کہ بچہ کو بھی ممنوعات، احرام سے بچائے، اگر بچہ کوئی کام خلاف احرام کرے تو اس کی جزاء نہ

اس پر واجب ہے نہ ولی پر۔ چونکہ بچہ کا احرام واجب نہیں ہے اس لیے اگر وہ تمام افعال بھی چھوڑ دے تو اس پر نہ جزا ہے نہ قضاء۔ اور حج بھی چونکہ اس پر فرض نہیں ہے اس لیے اس کا یہ حج نفل شمار ہوگا۔

☆ مجنوں کا حکم بھی تمام احکام میں نا سمجھ بچے کے مثل ہے ہاں اگر وہ احرام باندھنے کے بعد پاگل ہو گیا تو ممنوعات احرام کے ارتکاب پر جزا لازم ہونے میں اختلاف ہے احتیاطاً جزا دے دے تو بہتر ہے ویسے حج بلا اختلاف صحیح ہو جائے گا۔

☆ اگر کوئی شخص احرام سے قبل مجنوں تھا، اس کے ولی نے اس کا احرام باندھا اور پھر وہ ہوش میں آگیا۔ اب وہ اگر خود احرام باندھ کر افعال حج ادا کرلے گا تو حج فرض ادا ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے وقت بے ہوش ہو تو اس کے ساتھی کو چاہیئے کہ وہ اپنا احرام باندھنے سے قبل یا بعد بے ہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، بے ہوش کا احرام صحیح ہو جائے گا چاہے اس نے ایسا کرنے کیلئے کہا ہو یا نہ کہا ہو البتہ اس کے سلے ہوئے کپڑے اتار لیے جائیں ورنہ جزا لازم ہو جائے گی۔

☆ جب اسے ہوش آجائے تو احرام کا تعین کر کے باقی افعال خود ادا کرے اور اگر ہوش نہ آئے تو جس نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے وہ یا کوئی اور شخص اس کی طرف سے نیت کر کے طواف، سعی، وقوف، عرفہ وغیرہ کرے تو اس کا حج ہو جائے گا بیہوش کی طرف سے طواف و سعی کرنے والے کو اپنا طواف و سعی علیحدہ کرنی ہوگی البتہ اگر بیہوش کو بھی ساتھ رکھے تو پھر ایک ہی طواف و سعی دونوں کو کافی ہوگی ہاں بیہوش کی طرف سے طواف کی نیت جدا کرنی ہوگی ایسی صورت میں بے ہوش کو ساتھ رکھنا ضروری نہیں ہے، رکھ لے تو بہتر ہے۔

☆ بے ہوش سے اگر کوئی ممنوع احرام فعل سرزد ہو گیا گو بلا ارادہ ہو تو اس کی جزا بیہوش پر ہی لازم ہو گی۔ اس کی طرف سے احرام باندھنے والے پر نہیں ہو گی ہاں اگر اس احرام باندھنے والے سے کوئی فعل سرزد ہوا تو ایک ہی جزا ہو گی (بے ہوش اس میں شریک نہ ہو گا)

اور اگر احرام باندھنے کے بعد کوئی بے ہوش ہو جائے تو اس کی طرف سے طواف سعی وقوف وغیرہ کرنے کی صورت میں اس کا ساتھ لے جانا واجب ہے کسی دوسرے کی نیابت کافی نہیں اور طواف وغیرہ کرانے کی صورت میں اس کی طرف سے بھی نیت کرنا ضروری ہے۔

☆ ایسے بے ہوش کو خود اٹھا کر طواف کرانے والا اس کی نیت کے ساتھ اپنی بھی نیت کرے تو ایک ہی طواف دونوں کو کافی ہو جائے گا اگر دونوں کا طواف مختلف ہو یعنی ایک کا حج کا دوسرے کا عمرہ کا تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ شرط یہی ہے کہ نیت دونوں کی طرف سے الگ الگ ہو۔

☆ اگر کوئی صرف مریض ہے بے ہوش نہیں اور وہ احرام باندھنے کے وقت سو گیا اور کسی سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے احرام باندھ لینا تو اگر اس دوسرے شخص نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تو وہ احرام صحیح ہو گا۔ اب وہ بیدار ہو کر باقی افعال خود کرے اور ممنوعات احرام سے بچے اور اگر بغیر اس کے کہے کسی نے اپنی طرف سے احرام باندھ لیا تو یہ احرام صحیح نہ ہو گا (اب وہ میقات پر جا کر خود احرام باندھے۔)

☆ خنثیٰ مشکل (جس کا مرد یا عورت ہونا متعین نہ ہو) تمام احکام میں عورت کے مثل ہے اس کو کسی اجنبی مرد یا عورت کے ساتھ تنہائی جائز نہیں۔

☆ اس کے سر پر اگر بال عورتوں کی طرح ہیں تو انہیں کی طرح بال کاٹ کر حلال ہو، اور اگر مردوں کی طرح ہیں تو ان کی طرح قصر یا حلق کرا کے حلال ہو۔

ممنوعاتِ احرام احرام باندھنے کے بعد یہ افعال و اعمال ممنوع ہیں ان کے مرتکب پر جزا لازم ہو گی (جزا کا بیان آگے مستقل آئے گا)، اپنی بیوی کے ساتھ نفسانی خواہشات پوری کرنا یا اس کے اسباب و دواعی کا ارتکاب کرنا۔

☆ کسی گناہ کا ارتکاب ویسے تو ہر حالت میں ممنوع ہے مگر احرام کی حالت میں سخت منع ہے۔

☆ رفیقوں، ہمسفروں یا دوسرے لوگوں سے لڑائی جھگڑا، فحش کلامی، گالی گلوچ کرنا، خشکی کے جانور کا خود شکار کرنا۔ یا کسی اور سے کرانا، اس کو شکار بتانا۔ یا کسی بھی طرح کی اس کی مدد کرنا منع ہے۔

☆ غرضیکہ خشکی کے شکار کو کسی بھی طرح نہ نقصان پہنچائے اور نہ کسی طرح کا فائدہ اٹھائے حدودِ حرم میں شکار کیے ہوئے جانور کا کھانا پکانا کسی کے لیے حلال نہیں، شکار چاہے محرم نے کیا ہو یا غیر محرم نے۔ ہاں حدودِ حرم سے باہر کسی غیر محرم نے شکار کیا اور محرم کا اس میں کسی قسم کا بھی دخل نہیں تو وہ شکار محرم کے لیے کھانا پکانا جائز ہے۔

☆ شکار یا اس کے انڈے، بچے خریدنا، بیچنا یا ان کو کسی طرح کا نقصان پہنچانا بھی ممنوع ہے۔

☆ اپنے بدن سے جوں مارنا یا پکڑ کر پھینک دینا یا کسی کو مارنے کے لیے کہنا یا جوں مارنے کی غرض سے اپنے کپڑے دھوپ میں ڈالنا یا دھونا منع ہے ہاں کسی دوسرے کے بدن کی یا زمین پر چلتی ہوئی جوں کو مار دے یا کسی اور کو کہے کہ فلاں کی جوں مار دے تو کوئی جرم نہیں۔ نہ جزا لازم آئے گی۔

☆ خضاب لگانا بھی منع ہے۔ مہندی کا بھی یہی حکم ہے۔

✪ خوشبو لگانا، ناخن، بال کاٹنا یا کٹوانا، سر اور چہرہ، ٹھوڑا یا سب ڈھانپنا، سر یا چہرہ پر پٹی باندھنا گو بیماری کی وجہ سے ہو، ایسا جوتا پہننا جس سے قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے۔ یہ سب ممنوع ہیں۔

مکروہات احرام بدن سے میل دور کرنا، سر، داڑھی، بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا، سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا یا اس طرح کھجانا کہ بال یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو۔ داڑھی میں خلال کرنا، چادر میں گرہ دے کر گردن میں باندھنا، چادر یا تہبند میں گرہ لگانا یا پن لگانا، یا دھاگہ و رسی سے باندھنا، خوشبو کو چھونا، سونگھنا یا دکان پر خوشبو سونگھنے کیلئے بیٹھنا، خوشبودار میوہ وغیرہ کا چھونا و سونگھنا۔ بلا وجہ بدن پر پٹی باندھنا۔ کعبہ کے پردہ کے نیچے اس طرح کھڑا ہونا کہ پردہ سر یا چہرہ کو لگے۔ لنگی میں نیفہ موڑ کر کمر بند ڈال کر باندھنا صرف ناک، ٹھوڑی و رخسار کو کپڑے سے چھپانا۔ تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا، خوشبودار کھانا وغیرہ جس میں خوشبو ویسے ہی ملائی گئی ہو پکائی نہ گئی ہو۔ بدن پر گھی یا چربی لگانا یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

مباحات احرام ضرورت یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور گرد و غبار (نہ کہ بدن کا میل) دور کرنے کے لیے گرم یا ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا، پانی میں غوطہ لگانا، حمام میں داخل ہونا۔ کپڑا پاک کرنا۔ انگوٹھی پہننا۔ ہتھیار لگانا۔ دشمن سے شرعی جہاد کرنا۔ ہمیانی یا پٹی تہبند کے اوپر یا نیچے باندھنا۔ گھر۔ خیمے میں داخل ہونا۔ چھتری لگانا۔ کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ دانت اکھاڑنا۔ ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا بغیر بال صاف کیے فصد لینا۔ پچھنے لگانا۔ پھر وال نکالنا۔ بلا خوشبو کا سرمہ لگانا۔ ختنہ کرنا۔ آبلہ توڑنا۔ ٹوٹے ہوئے عضو پر پٹی باندھنا۔ ہیضہ و چیچک کا ٹیکہ و انجکشن لگوانا۔

تہبند میں روپیہ وغیرہ رکھنے کے لیے جیب لگانا۔ سر اور چہرہ کے علاوہ تمام بدن کا ڈھانپنا برتن۔ چارپائی، سبزی وغیرہ سر پر اٹھانا۔ پالتو جانور، گائے بکری، مرغی بطخ وغیرہ کو ذبح کرنا، ان کا گوشت کھانا۔ ایسے شکار کا گوشت کھانا جسے غیر محرم نے حدودِ حرم سے باہر کسی محرم کی مدد، حکم اور اشارہ کے بغیر شکار کیا اور ذبح کیا ہو۔ بلا الائچی، لونگ، خوشبودار تمباکو کے پان کھانا۔ موذی جانوروں جیسے سانپ، بچھو، پسّو، کھٹمل، مکھی، مردار خور کوّا، چیل، بھڑ، اگر گٹ، چھپکلی وغیرہ کو مارنا، ہاتھ پاؤں کی پھٹن وزخم پر تیل لگانا بشرطیکہ خوشبو دار نہ ہو، اپنا یا دوسرے کا نکاح کرنا، کپڑوں کی اچھی طرح بندھی ہوئی گٹھڑی کو سر پر اٹھانا، گھی، تیل، چربی کھانے میں استعمال کرنا، یہ سب باتیں احرام میں جائز ہیں۔

احرام اور سفر مدینہ منورہ آفاقی حجاج کرام جو مکہ حاضر ہوتے ہیں مدینہ منورہ بھی ضرور حاضر ہوتے ہیں اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس آمدورفت کے تحت احرام کے مسائل درج کر دیئے جائیں تاکہ سہولت ہو۔

(۱) اگر حاجی بالا بالا ہی مدینہ منورہ جائیں تو وہ واپسی میں ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر واپس آئیں۔

(۲) اگر حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائیں اور وہاں سے وطن کے لیے سیدھے جدّہ جائیں تو احرام کی ضرورت نہیں ہاں اگر عمرہ کے لیے مکہ معظمہ آئیں تو مدینہ منورہ کی میقات سے احرام باندھ لیں اگر مدینہ منورہ سے واپسی میں مکہ معظمہ سیدھے آنے کی اجازت نہ ہو جدّہ جانا ہی ضروری ہو اور جدّہ پہنچ کر یہ یقین ہو کہ عمرہ کی اجازت مل جائے گی تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو یا اتنا وقت نہ ہو تو احرام نہ باندھیں پھر جدہ پہنچ کر وقت مل جائے

یا اجازت کی صورت نکل آئے تو جدّہ سے احرام باندھ کر عمرہ کے لیے آجائیں۔

(۳) اگر آفاقی حجاج اوّل مکہ معظمہ حاضر ہوں اور پھر قبل حج مدینہ منورہ جائیں تو یہ صورت ذرا تفصیل طلب ہے اس کو غور سے سمجھ لیا جائے۔ حاجی مکہ معظمہ میں اپنے میقات سے احرام باندھ کر آئے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے پھر مدینہ جانا چاہے تو اس صورت میں تین شقیں ہیں۔

الف: اشہر حج سے قبل ہی مدینہ منورہ جائے اور قبل ہی واپس آجائے اس صورت میں وہ آفاقی کی طرح مدینہ منورہ کے میقات سے احرام باندھے مکہ آکر عُمرہ کرے اور حلال ہو جائے، اشہر حج میں اب اس کی حیثیت اہل حرم کی سی ہو گی وہ صرف حج افراد کر سکے گا۔

ب: مدینہ منورہ تو اشہر حج سے قبل جائے مگر واپسی اشہر حج میں ہو تو اس کی حیثیت آفاقی کی ہو گی میقات مدینہ سے احرام باندھے خواہ تمتع کا خواہ قران کا۔

ج: اشہر حج ہی میں مدینہ جائے اور مکہ معظمہ واپس آئے تو اس صورت میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس کی حیثیت اہل حرم کی سی ہو گی کہ مدینہ منورہ کی میقات سے صرف افراد کا احرام باندھے مگر صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس کی حیثیت آفاقی کی ہو گی اور اسے اختیار ہو گا کہ وہ تمتع کا احرام باندھے یا قران کا، اور یہی صورت مرجح اور معمول بہا ہے۔

اور اگر کوئی آفاقی حج تمتع کا احرام باندھ کر اشہر حج میں مکہ معظمہ میں آئے۔ اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے اب وہ مدینہ منورہ جانا چاہے تو جائز ہے البتہ واپسی کے وقت مدینہ منورہ کی میقات سے تمتع یا قران کا احرام باندھے اس صورت میں پہلا عمرہ

عمرہ مفردہ شمار ہوگا اور یہ دوسرا عمرہ تمتع یا قران کا شمار ہوگا۔ لیکن اگر کوئی آفاقی قران کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ آئے اور بعد عمرہ کے مدینہ منورہ جانا چاہے تو وہ اسی احرام سے جا سکتا ہے مگر یہ صورت مکروہ ہے، قران کے احرام میں مکہ معظمہ میں رہنا ہی اولی اور بہتر ہے۔

✡ حج افراد والے کے لیے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ وہ بالا ہی بالا مدینہ منورہ چلے جائیں اور ایام حج کے قریب مدینہ منورہ کی میقات سے احرام باندھ کر حج میں شریک ہو جائیں کیونکہ آج کل اپنی آزاد مرضی کے بجائے حکومت کے نظم و نسق کی پابندی سے روانگی ہوتی ہے اور بعض اوقات حجاج حج سے ایک ایک دو دو مہینے پہلے مکہ معظمہ پہنچ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں احرام کی پابندی بہت دشوار ہو جاتی ہے البتہ مفرد کسی اور کی طرف سے عمرہ کا احرام باندھے تو عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول کر بلا احرام مکہ میں رہ سکتا ہے اور حج بدل والے کیلئے تمتع یا قران دونوں جائز ہیں بشرطیکہ آمر کی اجازت ہو۔

میقات کا بیان

میقات دراصل وقت معین اور مقام معین کو کہتے ہیں اس کی جمع مواقیت آتی ہے میقات حج کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) میقات زمانی (۲) میقات مکانی

میقات زمانی اشہر حج یعنی شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کا عشرۂ اول کہلاتا ہے حج کے افعال انہیں ایام میں صحیح ہوتے ہیں وہ افعال واجبہ ہوں یا مسنون و مستحب، ان مہینوں سے پہلے بجز احرام کے حج کا اور کوئی فعل اگر کیا تو وہ صحیح نہ ہوگا۔

میقات زمانی حج کے ساتھ مخصوص ہے، عمرہ کے لیے نہیں کیونکہ عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے (البتہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک عمرہ ممنوع ہے)

میقات مکانی: وہ میقات کہلاتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا واجب ہے ان مقامات کی تعیین چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادی ہے اس لیے اس میں کوئی ردّ و بدل نہیں ہو سکتا۔

☆ کوئی آفاقی شخص حج یا عمرہ یا کسی بھی ضرورت اور کام سے مکہ معظمہ میں داخل ہو اس پر حرم مکہ کا یہ حق ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر داخل ہو۔ میقات سے بغیر احرام باندھے حرم یا مکہ میں داخل ہونا سخت گناہ ہے ایسے شخص پر ایک جانور کی قربانی واجب ہو جائے گی (اور غیر حاجی و عامر پر حج فرض ہو جائے گا)

میقات کی اقسام: میقات کی تین قسمیں ہیں۔ یعنی

(۱) مکہ یا حدود حرم میں رہنے والوں یعنی اہل حرم کی میقات۔

(۲) حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والوں یعنی اہل حل کی میقات۔

(۳) میقات سے باہر رہنے والوں یعنی اہل آفاق کی میقات!

(۱) عرف عام میں تو حرم شریف سے مراد وہی عمارت ہے جو بیت اللہ کے اردگرد بنی ہے جسے مسجد حرام بھی کہا جاتا ہے لیکن حرم کا مفہوم وسیع ہے مکہ معظمہ کے چاروں طرف مختلف فاصلوں پر حدود حرم کے علامتی ستون وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کے اندر کا کل علاقہ حرم کہلاتا ہے۔

☆ جدہ کی طرف سے یہ حد بیر شمیس یعنی حُدَیبیہ تک ہے جو مکہ سے دس گیارہ میل کے قریب ہے مدینہ کے راستہ پر یہ حد تنعیم کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے تین میل پر ہے یمن کے راستہ پر یہ حد سات میل کے فاصلہ پر ہے جعرانہ کے راستہ پر شعب آل عبداللہ بن خالد کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ

پر ہے۔ طائف کی طرف سے یہ حد بطنِ عرنہ میں ہے جو مکہ سے تقریباً سات میل ہے عراق کی طرف بھی یہ حد سات میل ہے، یہ تمام علاقہ حرم کہلاتا ہے اس کے درخت کاٹنا اس کے اندر شکار کرنا حرام ہے اس کے اندر رہنے والوں کو حرمی کہتے ہیں۔

☆ اہل مکہ اور حد حرم میں رہنے والوں کے لیے حج کا احرام باندھنے کے لیے کل زمین حرم میقات ہے بعض کہتے ہیں کہ بیت اللہ میں احرام باندھنا افضل ہے، بعض دوسرے بیت اللہ میں حطیم کے قریب خاص کر میزابِ رحمت کے نیچے افضل بتاتے ہیں اور عمرہ کے احرام کے لیے حل کی ساری زمین میقات ہے جس میں افضل مقام تنعیم ہے۔

☆ اگر حرم کا رہنے والا حج کا احرام حل میں اور عمرہ کا حرم میں باندھے گا۔ تو وہ گنہگار ہو گا اور اس کو جرمانہ کی قربانی بھی دینی ہو گی۔

(۲) حدودِ حرم سے باہر اور میقات کے اندر کا علاقہ حل کہلاتا ہے کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں اس کے رہنے والے اہل حل کہلاتے ہیں ان کے لیے میقات اور حرم کے درمیان کی ساری زمین میقات ہے اس میں کسی بھی جگہ و مقام سے حج و عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں۔

(۳) اہل حرم و اہل حل کے علاوہ میقات کی حد سے باہر کی دنیا کو آفاق اور اس جگہ کے رہنے والوں کو آفاقی کہتے ہیں۔

☆ آفاقی کے لیے میقات سے پہلے دنیا کے کسی بھی مقام سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات پر پہنچ کر باندھنا ضروری ہے۔

☆ باعتبار سمت واطراف اہل آفاق کے لیے میقات مختلف ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات ہے

آج کل بئیرِ علی کے نام سے مشہور ہے یہ مقام مکہ معظمہ کے راستہ پر جنوبی سمت مدینہ منورہ سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے، یہ مقام جہاں واقع ہے اسے وادی عقیق کہتے ہیں۔ پہلے یہاں ایک درخت تھا جس کی جگہ اب مسجد بنی ہے جس کو مسجد شجرہ کہتے ہیں! یہاں احرام باندھنا سنت ہے۔ ویسے اگر کوئی مدینہ منورہ سے ہی احرام باندھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(۲) ذَاتَ عِرْق یہ عراق، ایران اور شمال مشرق سے براہِ بغداد آنے والوں کی میقات ہے جو مکہ معظمہ سے مشرق کی جانب تقریباً ۷ میل کے فاصلہ پر قرن کے مقابل وادی محرم اور ضیمہ کے شمال میں واقع ہے۔

(۳) جُحْفَہ۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک موضع کا نام ہے جو رَابِغ سے جانب مکہ نصف منزل پر واقع ہے یہ اہل مغرب یعنی شام و مصر اور دیارِ مغرب کے باشندوں کی میقات ہے چاہے وہ خشکی سے آئیں یا سمندر سے رَابِغ پر اتریں یہ مقام چونکہ آباد نہیں اس لیے رابغ پر ہی احرام باندھ لیا جاتا ہے۔

اگر ان اطراف کے باشندے مدینہ منورہ کے عام راستہ سے آئیں تو ان کو اہل مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھ لینا مستحب ہے ورنہ جحفہ سے بھی باندھ سکتے ہیں۔

جُحفہ۔ ذوالحلیفہ اور جُحفہ کے درمیان رہنے والوں کی بھی میقات ہے!

(۴) قَرْن۔ اس کو قرن المنازل، قرن الثعالب اور وادی محرم بھی کہتے ہیں یہ طائف کے قریب ایک موضع ہے اور اہل نجد کی میقات ہے یعنی یمامہ سے عراق تک کے تمام مقامات مثلاً نجد الطائف، نجد الحجاز، نجد الیمن اور نجد التہامہ کے لیے۔

(۵) یَلَمْلَم اسی کو اَلَمْلَم بھی لکھتے ہیں اور سعدیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ تہامہ کے

پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے جو مکہ معظمہ سے تیس اور بقول بعض ساٹھ میل بجانب جنوب واقع ہے۔ پاکستان وہندوستان چین۔ جاوا یمن اور ان تمام لوگوں کے لیے میقات ہے جو اس سے یا اس کے محاذات سے گزریں۔

مواقیت کے متعلق احکام و مسائل

☆ یہ مواقیت دنیا بھر کے آفاقی مسلمانوں کے لیے ہیں وہ کہیں بھی رہتے ہوں جب بھی وہ مکہ معظمہ آئیں گے تو وہ یا ان مواقیت سے گزریں گے یا ان کے محاذات سے یا اوپر سے۔ لہٰذا اگر کسی جگہ حقیقی میقات نہ بھی ہو تب بھی اس کی محاذات یا فضا شرعی میقات ہے اس لیے ہر گزرنے والے کو وہیں سے احرام باندھ لینا چاہیئے۔

☆ پاکستان وہند کی میقات یلملم دراصل یمن و عدن کی میقات ہے پہلے دریائی راستہ ایسا تھا کہ ہند وپاک کے جہاز اس کے محاذات سے گزرتے تھے اس لیے وہ ہند وپاک کی بھی میقات تھی مگر اب جہازوں کا راستہ بدل گیا ہے اس راستہ میں یلملم کا محاذات نہیں پڑتا۔ اس لیے اب اگر سمندر سے سفر کرنے والے جدہ پہنچ کر احرام باندھ لیں تو ان کا احرام صحیح ہوگا البتہ ہوائی سفر کرنے والوں کو سوار ہونے سے پہلے یا سوار ہو کر فوراً احرام باندھ لینا چاہیئے کیونکہ ہوائی جہاز بعض مواقیت کے عین اوپر سے اور بعض کے محاذات سے گزر جاتا ہے اور دوران سفر پتہ چلنا دشوار ہے پتہ بھی چل جائے تو سکنڈوں میں میقات نکل جاتی ہے اس لیے احرام پہلے ہی باندھ لیں۔

☆ واضح رہے کہ تحت الثریٰ سے لے کر ثریا تک، ان مواقیت کے محاذات شرعی میقات ہیں

☆ اگر کسی راستہ میں دو میقات پڑتی ہوں یا دو میقات کی محاذات ہوں تو پہلی میقات یا پہلے محاذ سے احرام باندھنا افضل ہے اگر دوسری میقات تک مؤخر کرے

تو بھی جائز ہے اس تاخیر سے جرمانہ کی قربانی واجب نہ ہوگی۔ہاں اگر راستہ میں ایک میقات اور ایک میقات کی محاذات ہو تو پہلی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے محاذات کا اعتبار نہیں اس صورت میں مؤخر کرنے سے دم قربانی واجب ہوگا۔

☆ اگر آفاقی شخص مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ والوں کی مثل ہے یعنی حج کا احرام حرم سے اور عمرہ کا حل سے باندھے۔

☆ اگر مکی شخص میقات سے باہر نکل جائے تو واپسی پر اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا ہوگا۔

☆ پہلے معلوم ہو چکا کہ میقات سے بلا احرام گزرنا گناہ ہے اور اس سے دم قربانی واجب ہوگا اگر ایسا شخص واپس میقات آ کر احرام باندھے تو وہ دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ اسی طرح اگر کسی نے میقات سے آگے جا کر احرام باندھا تو وہ میقات پر واپس آکر تلبیہ پڑھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر واپس تو آیا مگر تلبیہ نہیں پڑھا تو دم ساقط نہ ہوگا اور یہ واپسی بھی اسی وقت ساقط ہوگی جب افعال حج و عمرہ شروع کرنے سے پہلے ہو افعال شروع کرنے کے بعد واپس آئے گا تو دم ساقط نہ ہوگا اور پھر یہ واپسی اس وقت واجب ہے جبکہ واپسی کا وقت اور گنجائش ہو اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو یا واپسی میں جان و مال کے ضیاع کا اندیشہ نہ ہو یا وہ بیمار نہ ہو، اگر یہ صورتیں ہیں تو واپسی واجب نہیں گناہ سے توبہ استغفار کرے اور ایک قربانی بھی دے۔

☆ واپسی کے لیے یہ بھی شرط نہیں کہ اسی میقات پر آئے جس سے گزرا تھا مذکورہ مواقیت میں سے کسی بھی میقات پر آجائے البتہ افضل یہی ہے کہ اسی میقات پر آئے جہاں بلا احرام گزرا۔

☆ آفاقی شخص اگر کسی ضرورت سے میقات سے آگے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ رکھتا

ہے جو حرم سے باہر اور حل کے اندر ہے اور حج و عمرہ کا ارادہ نہیں ہے تو اس کے لیے میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں، وہاں پہنچ کر یہ بھی وہاں کے باشندوں کے حکم میں ہو گیا یہ بلا احرام بھی مکہ جا سکتا ہے وہاں سے حج و عمرہ کا ارادہ کرے تو حل سے احرام باندھنا ہو گا۔ اور بہ ارادہ مکہ جانے کا یا کسی دوسری جگہ کا میقات پر معتبر ہو گا مثلاً میقات پر تو مکہ جانے کا ارادہ تھا مگر میقات سے گزر کر کہیں اور کا ارادہ کر لیا تو ایسی صورت میں اگر احرام نہ باندھا ہو تو دم واجب ہو گا۔

☆ جدہ یا مدینہ منورہ جانے والوں کے لیے میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں جب وہ مکہ معظمہ آنے کا ارادہ کریں تو احرام باندھ لیں۔

☆ اگر کسی نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا، پھر جدہ پہنچ کر مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کر لیا تو وہ اسی احرام میں مدینہ جا سکتا ہے احرام اُتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن لے تو دم واجب ہو گا و ایسی پر نیا احرام نہ باندھے وہی احرام کی چادریں پہن لے اس لیے کہ جس کام کے لیے احرام باندھا تھا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے احرام باقی رہتا ہے اس دوران جو سلے ہوئے کپڑے پہنے ان کے لیے ایک دم دے دے۔

☆ آفاقی شخص حرم میں یا مکہ معظمہ میں جب بھی بلا احرام داخل ہو گا تو اس پر ایک حج یا عمرہ واجب ہو گا اس کے قائم مقام حج فرض اور حج نذر یا عمرہ نذر ہو جائے گا اگر چہ قائم مقام کرنے کی نیت نہ بھی کرے مگر شرط یہی ہے کہ یہ حج و عمرہ اسی سال ہو جس سال وہ بلا احرام داخل ہوا تھا۔ اگر وہ سال گزر گیا تو مستقل حج یا عمرہ کرنا ہو گا۔

☆ اگر متعدد مرتبہ بلا احرام داخل ہو گا تو ہر مرتبہ حج یا عمرہ واجب ہو گا۔

عُمرہ

☆ عمرہ کے معنی باعتبار لغت مطلق زیارت کے ہیں اور اصطلاح شرع میں میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔

☆ عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں تمام عمر میں بشرط استطاعت ایک مرتبہ عمرہ کرنا سنت موکدہ ہے بعض حضرات واجب کہتے ہیں۔

☆ حدیث شریف میں عمرہ کی بہت فضیلت آئی ہے بالخصوص رمضان شریف میں عمرہ کرنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے کہ گویا رمضان میں عمرہ کرنے والے نے حضور کے ساتھ حج کیا۔

☆ عمرہ میں صرف دو فرض ہیں۔

(۱) احرام

(۲) طواف پھر احرام میں نیت اور تلبیہ دونوں فرض ہیں اور طواف میں صرف نیت فرض ہے

☆ عمرہ کے واجبات میں صفا و مروہ کے درمیان سعی، اور بال منڈانا یا کٹانا ہیں۔

☆ حج و عمرہ کی سعی اور طواف ایک جیسے ہوتے ہیں اس لیے طواف و سعی کا طریقہ اور مسائل حج کے تحت بیان کیے جائیں گے۔

حج و عمرہ کا فرق عمرہ کے شرائط حج کے شرائط کے مثل ہیں اور اس کے احرام اور حج کے احرام کے مسائل بھی ایک جیسے ہیں، البتہ امور ذیل میں فرق ہے۔

(۱) حج کے لیے ایک خاص وقت معین ہے، عمرہ سال بھر میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے البتہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک مکروہ ہے۔

(۲) حج فرض ہے عمرہ فرض نہیں۔

(۳) حج فوت ہو جاتا ہے۔ عمرہ فوت نہیں ہوتا۔

(۴) حج میں وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، نمازوں کو اکٹھا پڑھنا اور خطبہ، رمی وغیرہ ہیں عمرہ میں یہ سب کچھ نہیں۔

(۵) حج میں طواف قدوم اور طواف وداع ہوتا ہے عمرہ میں یہ دونوں نہیں ہوتے۔

(۶) عمرہ فاسد کرنے یا غسل کی حالت میں طواف کرنے سے بکری ذبح کرنا کافی ہوتا ہے اور حج میں کافی نہیں ہوتا۔

(۷) عمرہ کی میقات آفاقی کے علاوہ سب لوگوں کیلئے حل ہے بخلاف حج کے کہ اہلِ مکہ کو حج کا احرام حرم سے باندھنا ہوتا ہے آفاقی عمرہ کا احرام اپنی میقات سے باندھے!

(۸) عمرہ میں تلبیہ طواف شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے اور حج میں جمرۂ عقبہ کی رمی شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے۔

مسائل عمرہ ۱۔ ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔

اگر کسی نے ۹ ذی الحجہ سے پہلے احرام باندھا تھا مگر اس کو حج نہیں ملا اور اس نے ان ایام میں عمرہ کر لیا تو مکروہ نہیں ہے۔ البتہ مستحب یہی تھا کہ ان ایام کے بعد عمرہ کرتا۔

☆ اگر کسی نے ان پانچ دنوں کے اندر احرام باندھ لیا تو اب عمرہ تو اس پر لازم ہو گیا مگر چونکہ احرام باندھنا ان ایام میں مکروہ تحریمی تھا اس لیے عمرہ ترک کرنا واجب ہے، ایام گزرنے کے بعد عمرہ کی قضا کرے اور ایک قربانی بھی دے اگر عمرہ ترک نہیں کیا تو وہ عمرہ تو ادا ہو گیا مگر قربانی دینا واجب ہے اور اگر ان ایام میں صرف احرام باندھا اور عمرہ کے افعال ان ایام میں نہیں کیے بلکہ ایام تشریق کے بعد کیے تو عمرہ ادا ہو گیا اور دم واجب نہیں ہو گا۔

☆ رمضان میں عمرہ کرنا افضل ہے کیونکہ رمضان کے عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے عمرہ کا ثواب اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو (او کما قال)

☆ عمرہ کی کثرت مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے البتہ طواف کی کثرت عمرہ کی کثرت کے مقابلہ میں افضل ہے کیونکہ صحابہ کرام و دیگر ائمہ و علماء اور بزرگوں سے عمرہ کی کثرت منقول نہیں۔

☆ مکہ سے عمرہ کرنے والوں کے لیے عمرہ کے احرام کی میقات حل ہے اسلئے حل میں جاکر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں البتہ تنعیم اس کے بعد جعرانہ سے باندھنا افضل ہے۔

طواف کا بیان

☆ طواف کے لغوی معنی کسی چیز کے گرد گھومنے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں خانہ کعبہ کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں یہ شرعی طواف سات چکر میں پورا ہوتا ہے۔

☆ طواف حجرِ اسود کے سامنے سے شروع کیا جاتا ہے اور حجرِ اسود پر پہنچ کر ایک چکر پورا ہوتا ہے طواف کا طریقہ اور دعائیں آگے بیان ہوں گی۔

طواف کی قسمیں :۔ طواف کی سات قسمیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) طواف قدوم ۔ یعنی مکہ میں آنے کے وقت کا طواف اس کو طواف تحیہ، طواف اللقا اور طواف الورود بھی کہتے ہیں یہ طواف اس آفاقی کے لیے سُنت ہے جو صرف حج یا قران کرے اور تمتع و عمرہ کرنے والے کے لیے سنت نہیں گو وہ آفاقی ہو۔ اسی طرح اہل مکہ کے لیے بھی نہیں ہے البتہ اگر کوئی مکی میقات سے باہر جاکر افراد یا قران کا احرام

باندھ کر حج کرے اس کے لیے بھی مسنون ہے اس کا اوّل وقت مکہ میں داخل ہونے کا وقت ہے اور آخر وقت وقوف عرفہ تک ہے اگر وقوف عرفہ کر لیا اور طواف قدوم نہیں کیا تو اس کا وقت ختم اور طواف ساقط ہو گیا۔

(۲) طواف زیارت۔ اس کو طواف رکن، طواف حج اور طواف فرض بھی کہتے ہیں یہ طواف حج کا رکن ہے اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ اس کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے ایام نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ تک کرنا واجب ہے اس طواف میں رمل کیا جاتا ہے اور اس کے بعد سعی بھی کی جاتی ہے اگر طواف قدوم کے بعد سعی کر لی ہے تو اس طواف میں رمل اور سعی نہ کرے اگر یہ طواف احرام کی چادروں میں کرے تو اضطباع بھی کرنے اور اگر سلے ہوئے کپڑے میں کرے تو اضطباع نہ کرے۔

(۳) طواف صدر۔ یعنی بیت اللہ سے واپسی کا طواف، اس کو طواف وداع بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی پر واجب ہے مکی پر واجب نہیں۔ اس طواف میں رمل اور اضطباع بھی نہیں ہے اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے یہ تینوں طواف حج کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۴) طواف عمرہ۔ یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے اس میں اضطباع اور رمل کیا جاتا ہے اور طواف کے بعد سعی بھی کی جاتی ہے۔

(۵) طواف نذر۔ یہ منت اور نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

(۶) طواف تحیۃ المسجد۔ یہ طواف مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لیے مستحب ہے لیکن اگر کوئی اور طواف کر لیا تو وہ اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔

(۷) طواف نفل۔ یہ جس وقت چاہے کرے اس میں نہ رمل ہے نہ اضطباع نہ اس کے بعد سعی!

ارکان و شرائط اور واجبات طواف:

طواف میں تین رکن ہیں۔

(۱) طواف کے اکثر چکر پورے کرنا۔

(۲) بیت اللہ کے باہر مسجد کے اندر طواف کرنا۔

(۳) خود طواف کرنا۔ گو سواری پر کرے البتہ بے ہوش اس سے مستثنیٰ ہے اس کی طرف سے دوسرا شخص بھی کر سکتا ہے۔

☆ طواف میں چھ شرطیں ہیں، ان میں سے تین حج کے طوافوں کیلئے خاص ہیں یعنی (۱) خاص وقت (اور طواف سے پہلے) (۲) احرام اور (۳) وقوف عرفہ کا ہونا۔ اور (۱) اسلام (۲) نیت اور (۳) مسجد کے اندر طواف ہونا سب طوافوں کے لیے ہیں

☆ بغیر نیت کے اگر کوئی بیت اللہ کے گرد سات چکر لگالے گا تو طواف نہیں ہوگا

☆ طواف کی صحت کے لیے صرف نیت کافی ہے تعیین کہ کون سا طواف کرتا ہوں شرط نہیں ہے مستحب یا مسنون ہے۔

☆ طواف کے واجبات آٹھ ہیں۔

(۱) حدیث اصغر و اکبر دونوں سے پاک ہو (نہ بے وضو ہو نہ غسل کی حاجت ہو) (۲) ستر عورت (۳) جو پیدل چلنے پر قادر ہو وہ پیادہ پا طواف کرے (۴) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا (۵) طواف میں حطیم کو شامل کرنا (۶) حجر اسود سے طواف شروع کرنا بعض نے اسے سنت کہا ہے (۷) پورا طواف کرنا یعنی طواف کا اکثر حصہ تو رکن ہے اور اکثر سے زیادہ واجب (۸) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ (بعض علماء نے اس کو علیحدہ شمار کیا ہے۔)

✡ ترک واجب سے طواف کا اعادہ واجب ہوگا اگر کسی نے اعادہ نہ کیا تو اس کی جزاء واجب ہوگی (جزاء کا بیان جنایات کے تحت آئے گا)

سُنن، مستحبات و مباحات طواف

طواف کی سنتیں یہ ہیں۔

(۱) حجر اسود کا استلام (بوسہ لینا)، (۲) اوّل کے تین چکروں میں رمل۔ (۳) باقی چکروں میں رمل نہ کرنا (۴) اضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھنا)، (۵) سعی وطواف کے درمیان حجر اسود کا استلام (۶) حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا (۷) حجر اسود سے طواف کی ابتداء کرنا (۸) ابتدائے طواف میں حجر اسود کی طرف منہ کرنا (۹) تمام چکر پے در پے مسلسل کرنا (۱۰) بدن اور کپڑوں کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔

✡ طواف کے مستحبات یہ ہیں۔

(۱) طواف کو حجر اسود کی داہنی طرف سے اس طرح شروع کرنا کہ طواف کرنے والے کا پورا بدن حجر اسود کے محاذی ہو کر گزرے (۲) حجر اسود کا تین مرتبہ بوسہ لینا اور تین مرتبہ اس پر سجدہ کرنا۔ (۳) طواف کرتے ہوئے ماثورہ دعاؤں کا پڑھنا (۴) مرد کو بیت اللہ کے قریب ہو کر طواف کرنا بشرطیکہ ہجوم نہ ہو اور کسی کو تکلیف نہ پہنچے (۵) عورت کو رات کے وقت طواف کرنا (۶) طواف کو بیچ میں چھوڑ دیا یا مکروہ طریق پر کیا ہو تو اس کو پھر شروع سے کرنا (۷) مباح گفتگو کا ترک کرنا (۸) جو چیز خشوع میں مخل ہو اس کو نہ کرنا (۹) دعا اور اذکار بوقت طواف آہستہ پڑھنا (۱۰) رکن یمانی کا ہاتھ سے استلام کرنا (۱۱) جو چیز دل کی مشغولی کا سبب بنے اس سے نظر بچانا۔

مُباحات طواف یہ ہیں۔

(۱) استلام کرنا (۲) چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا (۳) مسئلہ بتانا یا پوچھنا (۴) اسی ضرورت سے سلام کرنا (۵) کچھ پینا (۶) دعاؤں کا ترک کرنا (۷) اچھا شعر کہنا یا پڑھنا (۸) پاک جوتا، چپل وغیرہ پہن کر طواف کرنا (۹) کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا (۱۰) دل میں قرآن پڑھنا۔

محرمات و مکروہات طواف

طواف کرنے والے کے لیے یہ چیزیں حرام ہیں۔

(۱) ناپاکی یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا (۲) بے وضو طواف کرنا (۳) بلا عذر کسی پر چڑھ کر طواف کرنا (۴) بلا عذر گھٹنوں کے بل یا اُلٹا ہو کر طواف کرنا (۵) طواف کے دوران حطیم کے بیچ میں سے نکلنا (۶) طواف کا پورا چکر یا کم حصّہ چھوڑ دینا (۷) حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا (۸) طواف میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا۔ البتہ شروع کرتے وقت (حجر اسود کے استقبال کے وقت) جائز ہے۔ (۹) طواف کا کوئی واجب ترک کر دینا۔

طواف میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔

(۱) بے فائدہ اور فضول گفتگو کرنا (۲) خرید و فروخت کرنا یا اس کی گفتگو کرنا (۳) حمد و ثنا نعت و منقبت سے خالی شعر پڑھنا (۴) قرآن یا دُعا بلند آواز سے پڑھنا (۵) رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا (۶) حجر اسود کا استلام چھوڑنا (۷) طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا (۸) دو طواف اس طرح اکٹھے کرے کہ دوگانہ طواف بیچ میں نہ پڑھے ہاں نماز کا وقت مکروہ ہو تو جائز ہے (۹) طواف کی نیت کے

وقت بلا تکبیر کے دونوں ہاتھ اُٹھانا (۱۰) خطبہ اور فرض نماز شروع ہو جانے کے بعد طواف کرنا (۱۱) دوران طواف کھانا کھانا (۱۲) پیشاب و پاخانہ کے تقاضے کے وقت طواف کرنا (۱۳) بھوک اور غصّہ کی حالت میں طواف کرنا۔

مسائل طواف:۔ طواف شروع کرتے وقت تکبیر سے پہلے اور حجر اسود کے استقبال کے قبل ہاتھ اٹھانا بدعت ہے لہٰذا اوّل حجر اسود کا استقبال کرے پھر تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے!

✡ دوگانہ طواف مونڈھے ڈھانپ کر پڑھے۔ اضطباع کی حالت میں نماز مکروہ ہے اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے۔

✡ بعض معلمین حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان نیت کراتے ہیں یہ مکروہ ہے بلکہ طواف کی نیت حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہو کر کرے کہ دایاں کندھا حجر اسود کے بائیں کنارے کے مقابل ہو اور سارا حجر اسود دائیں طرف نکلا ہوا ہو۔

✡ حجر اسود کو چومنا یا ہاتھ لگانا (جسے استلام کہا جاتا ہے) مسنون ہے مگر اس وقت جبکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ دھکم پیل نہ کرنی پڑے، اگر ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو دونوں ہاتھ حجر اسود پر لگا کر ان کو بوسہ دے لے، دونوں ہاتھ نہ رکھ سکے تو دایاں ہاتھ رکھ لے، یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر اس لکڑی کو بوسہ دے لے اور اگر اس کا بھی موقعہ نہ ملے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلیوں کا رُخ حجر اسود کی طرف رہے اور یہ تصوّر کرے کہ ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں اور تکبیر و تہلیل کہہ کر ہتھیلیوں کا بوسہ دے لے۔

✡ حج کے زمانہ میں لوگ حجر اسود پر خوشبو لگا دیتے ہیں ایسے وقت محرم کو اس کا

استلام جائز نہیں بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

☆ حجر اسود کے گرد چاندی کا جو حلقہ ہے بہت سے ناواقف اس پر ہاتھ ٹکا کر بوسہ لیتے ہیں جو ناجائز ہے چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔

☆ حجر اسود اور بیت اللہ کی چوکھٹ یعنی دہلی کے علاوہ بیت اللہ کے کسی اور گوشہ یا دیوار کو چومنا منع ہے۔ صرف رکن یمانی پر ہاتھ پھیرے، اگر ہاتھ نہ لگا سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ویسے ہی گزر جائے۔

☆ طواف کرتے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا منع ہے نیت کرتے وقت تو البتہ منہ بیت اللہ کی طرف ہو گا مگر طواف کے چکروں میں منہ ادھر نہ کرے۔

☆ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس کے اوّل کے تین چکروں میں رمل ہوتا ہے۔ اور جس کے بعد سعی نہیں اس میں رمل بھی نہیں۔ رمل پہلوانوں کی طرح اکڑ کر مونڈھے ہلاتا ہوا قدم نزدیک نزدیک رکھتے ہوئے چلنے کو کہتے ہیں، چال میں جھپٹنے کا انداز بھی ہونا چاہیئے مگر دوڑنا نہ ہو۔

☆ ہجوم کی وجہ سے رمل نہ کر سکتا ہو تو ہجوم کم ہونے کا انتظار کرے اور جب بھیڑ کم ہو جائے تو رمل کے ساتھ طواف کرے۔

☆ اور اگر رمل کرنا بھول گیا اور ایک چکر یا دو چکر کے بعد یاد آئے تو ایک یا دو چکر میں رمل کرے۔ تین چکروں کے بعد رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح پہلے تین چکروں میں رمل سُنت ہے اسی طرح تین کے بعد رمل نہ کرنا سنت ہے۔

☆ ساتوں چکروں میں رمل مکروہ ہے لیکن اگر کوئی کر لے تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہے

☆ بیماری، ضعف یا بڑھاپے کی وجہ سے رمل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ اگر کسی نے جان بوجھ کر آٹھواں چکر بھی کر دیا تو اب چھ مزید چکر ملا کر دوسرا طواف کرنا واجب ہے اور اگر وہم یا وسوسہ میں پڑ کر آٹھواں چکر کیا تب بھی اس کو دوسرا طواف کرنا لازم ہے ہاں آٹھواں چکر یہ سمجھ کر کیا کہ یہ ساتواں ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ آٹھواں تھا تو پھر دوسرا طواف لازم نہیں۔

☆ طواف رکن میں اگر شک پڑ جائے تو اس کا اعادہ کرے اور طواف فرض و واجب کے پھیروں میں شک ہو تو جس چکر میں شبہ ہوا ہے صرف اس کا اعادہ کرے اور طواف سنت و نفل میں شک ہو تو غلبہ ظن کا اعتبار ہے۔

☆ طواف میں عورت مرد کا ساتھ ہو جانے سے دونوں میں سے کسی کا بھی طواف فاسد نہیں ہوگا البتہ عورتوں کا مردوں میں گھسنا اور دھکم دھکا کرنا حرام ہے یا تو عورتیں رات کو طواف کریں یا پھر مطاف کے کنارے کنارے رہ کر طواف کر لیں جہاں تک ہو سکے مردوں سے علیحدہ رہیں۔

☆ طواف کی جگہ بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد کے اندر اندر ہے موجودہ مطاف سے باہر ہو کر اگر کوئی طواف کرے گا تو طواف تو ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ مسجد حرام کی چھت پر چڑھ کر کوئی طواف کرے تو طواف ہو جائے گا اسی طرح اگر حطیم کی دیوار پر چڑھ کر طواف کرے تو طواف تو ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ طواف میں بالکل خاموش رہنا بھی جائز ہے۔

☆ طواف میں دعا پڑھنا قرآن شریف پڑھنے سے افضل ہے لیکن دعا میں ہاتھ نہ اٹھائے۔

☆ طواف میں عورتوں اور لڑکوں کو نہ تکے، نہ فضول باتیں کرے۔

☆ کسی حاکم یا اہم شخصیت کے لیے عام لوگوں کو طواف سے روکنا اور مطاف خالی کرا

لینا ناجائز اور گناہ ہے۔

☆ ہر طواف کے فوراً بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے یہ نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا افضل و مستحب ہے، وہاں موقعہ نہ ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک اردگرد یا خانہ کعبہ کے اندر، اس کے بعد حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے، اس کے بعد حطیم کے باقی حصہ میں اس کے بعد بیت اللہ کے قریب مقام جبریل، ملتزم وغیرہ میں اس کے بعد مسجد حرام میں اس کے بعد حرم میں، ان مقامات کے علاوہ کہیں اور پڑھنا یا اس میں تاخیر کرنا برا اور مکروہ ہے یہ نماز اگر کسی نے مکہ میں نہ پڑھی تو یہ ذمہ سے ساقط نہ ہو گی اس کا ادا کرنا واجب ہے تمام عمر میں کسی وقت ادا کرلے۔ یہ نماز چونکہ واجب ہے اور مکروہ اوقات میں نوافل کی ممانعت ہے اس لیے بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ عصر کے بعد اور نماز فجر کے بعد بھی پڑھ سکتا ہے البتہ غروب و طلوع سے پندرہ منٹ پہلے پہلے پڑھ لے۔

☆ ہر ہر طواف کا دوگانہ الگ الگ پڑھے۔ کئی طواف کے دوگانے اکٹھے پڑھنا مکروہ ہے۔

☆ دوگانہ طواف کی پہلی رکعت میں قل یاایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں

☆ یہ پہلے معلوم ہو چکا کہ طواف کے لیے نیت شرط ہے اس لیے جب طواف کا ارادہ کرے تو حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ حجر اسود کا بایاں کنارہ دائیں کندھے کی سیدھ میں ہو اور دل میں طواف کی نیت کرے زبان سے یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ میں تیرے محترم گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔

نیت کر کے ذرا سا دائیں طرف چلے کہ حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے پھر نماز میں جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بنام خدا ابتدا کر رہا ہوں اللہ ہی کیلئے بڑائی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حمد و ثنا اللہ ہی کے لیے ہے اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو۔ اے اللہ میرا ایمان تجھی پر ہے تیرا عہد پورا کرتا ہوں اور تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتا ہوں۔

اگر یہ پوری عبارت یاد نہ ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے۔ اور حجر اسود پر اگر ادب سے بوسہ دے بوسہ نہ دے سکے تو دونوں یا دایاں ہاتھ اس پر رکھ کو اسے چوم لے یا ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھ چوم لے۔ حجر اسود کا استلام کر کے دائیں طرف کو بیت اللہ کے دروازہ کی طرف آئے، اب طواف شروع ہو گیا جب حجر اسود پر آئے گا تو ایک چکر پورا ہو جائے گا اسی طرح سات چکر کرے۔ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے اس میں پہلے تین چکروں میں رمل کرے یعنی پہلوانوں کی طرح اکڑ کر چلے اور اضطباع بھی کرے (یعنی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے) اگر یہ عمرہ کا طواف ہے تو طواف شروع کرتے ہی تلبیہ موقوف ہو جائے گا۔

☆ طواف کے دوران کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے جو دل میں آئے کسی زبان میں دعا مانگے بعض علماء نے طواف کے ہر چکر کے لیے دعائیں بیان کی ہیں ذیل میں ان کو درج کیا جاتا ہے۔

استلام کے بعد جب پہلا چکر شروع کرے تو پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پاکی اللہ ہی کے لیے ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

نہیں اللہ ہی کیلئے بڑائی ہے طاقت وقوت کا سرچشمہ بھی اللہ ہی کی بلند و برتر

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

ذات ہے درود وسلام ہو رسول اللہ صلی

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ

اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ میں

اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً

تجھ پر ایمان رکھتا ہوں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں تیرا عہد

بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ

پورا کرتا ہوں اور تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ

کے طریقہ کی پیروی کرتا ہوں اے اللہ

اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ

میں تجھ سے عفو و سلامتی اور دائمی درگزر

الدَّآئِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ

دین و دنیا اور آخرت کے بارے میں طلب کرتا ہوں

الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط

اور جنت کے حصول کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا طلب گار ہوں

☆ رکن یمانی تک پہنچتے پہنچتے یہ دُعا ختم کرلیں پھر رکن یمانی پر ہاتھ پھیر کر آگے بڑھیں اور یہ دُعا پڑھیں (رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا رسول مقبول سے منقول ہے)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی اور آخرت

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ

میں بھی بھلائی عطا فرما اور نیکوکاروں کے ساتھ ہمیں

مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

جنت میں داخل فرما اے غالب اے بخشش کرنے والے اور دو جہاں کے پالنے والے

اب حجرِ اسود پر پہنچ کر استلام کی جو صورت آسان ہو اختیار کرے بوسہ نہ دے سکے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لے اور بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد کہہ کر دوسرا چکر شروع کر دے۔

☆ دوسرے چکر کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ

اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا ہی حرم ہے

وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ

امن وہی ہے جو تیری طرف سے ہو اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے میں تیرا غلام

وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِبِکَ مِنَ

ابن غلام ہوں جہنم سے تیری پناہ حاصل کرنے کا مقام بھی

النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ ط

ہے پس دوزخ کی آگ پر ہمارا گوشت پوست حرام فرما

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا

اے اللہ ایمان کی محبت عطا فرما اور ہمارے قلوب کو اس سے مزین فرما

وَکَرِّهْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ

کفر کی نفرت اور فسق و گناہ کی برائی ہمارے دل میں جما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں

وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ

ہمارا شمار فرما اے اللہ حشر کے دن کے اپنے

یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ط اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی الْجَنَّةَ

عذاب سے مجھے بچا لے اے اللہ بلا پرسش اور جواب طلبی مجھے

بِغَیْرِ حِسَابٍ ط

جنت عطا فرما

☆ رکن یمانی تک یہ دُعا پڑھ کر، پھر وہی دعا ربنا اٰتنا آخر تک پڑھے اور حجرِ اسود پر پہنچ کر استلام کرے اور تیسرا چکر شروع کر دے۔

☆ تیسرے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَ

اے اللہ شک، شرک، باہمی افتراق، نفاق، برے اخلاق، ناگوار

الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ

منظر، مال اہل و عیال کی بربادی سے میں

وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ط اَللّٰهُمَّ

تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ

تیری خوشنودی اور جنت کا تجھ سے طالب ہوں اور تیری ناراضگی اور دوزخ سے

سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ

پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ قبر کے فتنہ سے اور زندگی

الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط

و موت کے فتنوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں

☆ رکن یمانی تک یہ دُعا پوری کر لے اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیر کر ربنا اٰتنا پڑھے اور حسبِ سابق حجرِ اسود کا استلام کر کے چوتھا چکر شروع کرے اور اس میں یہ دعا پڑھے۔

☆ چوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ

اے اللہ میرے حج کو قبولیت عطا فرما، میری کوشش کو ٹھکانے لگا اور

ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً

میرے گناہ معاف فرما اور میرے نیک اعمال قبول فرما اور ایسی تجارت جس میں

لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ

کبھی ٹوٹا نہ ہو اے دلوں کے بھیدوں سے آگاہ اے اللہ

يَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

مجھے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لا اے اللہ میں تجھ سے ان ذرائع کا

مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

طالب ہوں جو تیری رحمت کا باعث ہوں اور وہ اسباب چاہتا ہوں جو تیری بخشش کا ذریعہ بنیں اور

السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

ہر قسم کے گناہوں سے سلامتی اور ہر بھلائی پر ثابت قدمی کی توفیق مانگتا ہوں

وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط رَبِّ

اور جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات کا طلبگار ہوں اے میرے رب

قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَنِيْ

جو رزق تو مجھے عطا فرمائے اس پر قناعت عطا فرما اور جو کچھ تو مجھے عطا فرمائے اس میں برکت دے

وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ مِنْكَ بِخَيْرٍ ط

اور جو آزمائش و مصیبت تیری طرف سے مجھے پہنچے تو ہی اس کا اچھا بدلہ مرحمت فرما

☆ رکن یمانی تک یہ دعا پوری کرے پھر حسب سابق ربنا اٰتنا آخر تک پڑھتا ہوا حجر اسود تک آئے اور استلام کے بعد پانچواں چکر شروع کرے۔

☆ پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ

اے اللہ مجھے اس دن جبکہ تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہو گا

اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ

اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرما اس دن تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہ

مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہو گا اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے ایسا لذیذ

وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا

خوشگوار مشروب مجھے پلا کہ اس کے پینے کے بعد کبھی پیاس

اَبَدًا ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ

نہ لگے اے اللہ میں تجھ سے ان تمام بھلائیوں کا خواستگار ہوں جن کی طلب تیرے

مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے محبوب

سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی ہے اے اللہ

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا

میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور جو قول و فعل یا عمل جنت

مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

کے حصول کا ذریعہ ہوں ان کی توفیق چاہتا ہوں اور دوزخ سے اور ہر ایسے قول و

وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط

فعل اور عمل سے جو دوزخ میں جانے کا سبب بنیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

☆ رکن یمانی سے حسب معمول ربنا اتنا آخر تک پڑھتے ہوئے حجر اسود پر چکر پورا کرکے چھٹا چکر شروع کرے۔

☆ چھٹے چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا كَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ

اے اللہ مجھ پر بہت سے حقوق تو ایسے ہیں جو خاص تیرے ہیں اور بہت سے

وَبَیْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِكَ

حقوق وہ ہیں جن کا تیری مخلوق سے تعلق ہے

اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ وَمَا كَانَ مِنْهَا

اے اللہ تیرے حقوق کی ادائیگی میں جو کمی رہ جائے تو تو معاف فرما دے اور تیری مخلوق

لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّيْ وَاَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ

کے جو میرے ذمہ رہ جائیں ان کی معافی کی ذمہ داری تو قبول فرمالے اور مجھے پاک کمائی کی توفیق

حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ

دے کر حرام کمائی سے مستغنی کر دے اور اپنی اطاعت میں رکھ کر نافرمانی سے بچالے اور اپنا فضل

عَنْ مَّنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ

فرما کر غیر کی دست نگری اور احسان مندی سے محفوظ رکھ اے بہت زیادہ بخشنے والے اے اللہ تیرا

عَظِيْمٌ وَّوَجْهَكَ كَرِيْمٌ وَّاَنْتَ يَا اَللّٰهُ حَلِيْمٌ

یہ گھر بڑی عظمت وشان والا ہے تیری ذات بڑی کرم والی ہے اور تو اے اللہ بڑا بردبار، کریم

كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ط

اور عظمت والا ہے اے اللہ تجھے عفو و درگزر بہت پسند ہے پس مجھ سے بھی درگزر فرما

☆ رکن یمانی تک یہ دعا پڑھ کر حسب سابق باقی دعا ربنا اٰتنا آخر تک پڑھتا ہوا حجر اسود پر پہنچے اس کا استلام کرے اور ساتواں چکر شروع کرے۔

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کامل، سچا یقین، کشادہ رزق تیری طرف جھکنے والا

وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا

دل، تیرے ذکر میں مشغول زبان پاک و حلال روزی اور

وَّرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً

خالص توبہ کا طالب ہوں موت سے پہلے توبہ

قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً

کی توفیق بھی مانگتا ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ موت کے وقت آسانی اور بعد موت

وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

مغفرت و رحمت اور حساب کے وقت عفو و درگزر فرما

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

جنت عطا فرما دوزخ سے نجات دے اپنی رحمت کے طفیل

يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ ط رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّأَلْحِقْنِيْ

اے غالب و بخشش والے اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے اپنے پسندیدہ

بِالصّٰلِحِيْنَ ط

بندوں میں شامل فرما

☆ رکن یمانی تک یہ دُعا پوری کرلے، وہاں سے حجر اسود پر آخر تک پڑھتا ہوا آئے اور حجر اسود کا استلام کرے طواف ختم ہوگیا۔

☆ طواف کے بعد بعض حضرات تو فرماتے ہیں کہ دو رکعت واجب الطواف پڑھے اور اس کے بعد ملتزم شریف پر آئے اور بعض فرماتے ہیں کہ پہلے ملتزم

شریف پر آئے اور پھر دوگانہ ادا کرے۔ بہتر یہی ہے کہ پہلے دوگانہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

☆ مقام ابراہیم وہ جگہ کہلاتی ہے جہاں وہ پتھر رکھا ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی، دیوار کی اونچائی کی مناسبت سے یہ پتھر بھی خود بخود اونچا ہوتا رہتا تھا۔ پہلے یہ پتھر حجرہ میں رکھا رہتا تھا اس حجرہ کی وجہ سے ہجوم کے وقت حجاج کو سخت تکلیف ہوتی تھی اس کے پیش نظر سعودی حکومت نے شیشہ کا قیمتی گلوب بنوا کر بجائے حجرہ اس کو قائم کر کے وہ پتھر اس کے اندر رکھ دیا ہے جس کی باہر سے بخوبی زیارت ہو جاتی ہے اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نشانات بہت واضح اور نمایاں ہیں۔

☆ بہرحال طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت مختصر قرأت کے ساتھ پڑھے۔ پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے اور جو دل چاہے دعا مانگے ان شاء اللہ دعا مقبول ہو گی یہ مقام قبولیت ہے یا یہ دعا پڑھے۔

مقام ابراہیمؑ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ

اے اللہ بے شک تو میری ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے ان باتوں کے بارے

مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ

میں میری معذرت قبول فرما تجھے میری حاجت بھی معلوم ہے پس میری مانگ پوری فرما میرے نفس کے عیوب و

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ

گناہ بھی تو جانتا ہے سو میرے گناہ معاف فرما اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان

اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰٓی اَعْلَمَ

مانگتا ہوں جو میرے دل کے اندر گھر کر جائے اور ایسا سچا یقین چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے میں سمجھ

اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْٓ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِّنْکَ

لوں کہ مجھے وہی اچھی یا بری بات پیش آسکتی ہے جو تو نے میرے لیے لکھ دی ہے اور اپنے مقدر

بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ج

پر راضی ہونے کی توفیق بھی بخش۔ دنیا و آخرت میں میرا ساتھی، دوست اور کارساز تو ہی ہے

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ

مجھے مسلمان کی موت نصیب کر اور اپنے نیک و پسندیدہ بندوں میں شامل فرما۔ اے اللہ اس پاک و

لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا

مقدس جگہ کے طفیل ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑ اور کوئی دشواری ایسی نہ رہنے دے جو

ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً اِلَّا قَضَیْتَھَا وَیَسَّرْتَھَا

آسان نہ ہو جائے اور کوئی حاجت پوری کیے بغیر نہ چھوڑ ہمارے لیے ہمارے کام

فَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَ

آسان فرما دے۔ ہمارے سینے کشادہ اور قلوب منور فرما اور ہمارے

اخْتِمْ بِالصّٰلِحَاتِ اَعْمَالَنَا ط اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا

نیک اعمال خیر و خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا اے اللہ ایمان پر ہمارا خاتمہ

مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا

فرما اور اپنے نیک بندوں کے زمرے میں داخل فرمادیں دنیا میں فتنہ اور رسوائی میں

مَفْتُوْنِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

پڑنے سے محفوظ رکھ اے دونوں جہان کے پروردگار اور رحمت ہو اللہ کی اس کے

حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

حبیب پر ہمارے سردار محمدؐ پر ان کی آل پر اور اصحاب سب پر

☆ دوگانہ اور دعا سے فارغ ہو کر اب ملتزم شریف پر آؤ۔ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان جو دیوار ہے وہ ملتزم کہلاتی ہے (ملتزم کے معنے چمٹنے کی جگہ کے ہیں) یہاں اگر موقع ہو تو دیوار سے چمٹ جاؤ، دایاں، بایاں رخسار اس سے رگڑو اور خوب تضرع وزاری سے جو دُعا چاہو مانگو، یہاں مانگی ہوئی ہر دُعا قبول ہوتی ہے احرام کی حالت میں اس بات کا خیال رکھو کہ دیوار سے چمٹنے کی حالت میں غلاف کعبہ میں سر نہ چھپ جائے اگر ہجوم کی وجہ سے دیوار سے چمٹنے کا موقعہ نہ ملے تو اس کے سامنے کھڑے ہو کر دُعا مانگو۔ یا یہ دُعا پڑھو۔

☆ ملتزم شریف کی دعا۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ

اے اللہ اے اس قدیم گھر کے مالک۔ ہمیں ہمارے ماں باپ بھائی

رِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا

بہنوں اور ہماری اولاد کو دوزخ کی آگ سے آزادی عطا

مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ

فرما اے اپنے بندوں پر جود و کرم ، فضل و مہربانی عطا اور

وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا

احسان فرمانے والے معبود اے اللہ ہمارے تمام کاموں کا

فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ

انجام بخیر فرما اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی اور عذاب

عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

سے بچا اے اللہ تیرا غلام ابن غلام تیرے در پر

وَوَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ

حاضر ہے، ذلیل و خوار تیری چوکھٹ سے چمٹا ہوا ہے جو تیری رحمت

بَيْنَ يَدَيْكَ اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ

کا امیدوار ہے اور تیرے عذاب سے خائف اے اللہ ہمیشہ احسان فرمانے

مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ

والے (اس غلام پر احسان فرما) اے اللہ میں جو تیری حمد و ثنا کر دوں

اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ

اس کو قبول فرما کر اس کی عزت بڑھا میرے گناہ کا بوجھ ہلکا کر میرے کاموں کی اصلاح فرما

وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ

میرا قلب پاک کر اور میری قبر روشن کر۔ میرے گناہ

ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ۔ اٰمِیْن

معاف فرما اے اللہ میں جنت میں بلند درجات کا طالب ہوں میری یہ دعا قبول فرما

☆ جب ملتزم شریف پر دعا سے فارغ ہو جائے تو چاہ زمزم پر آئے ممکن ہو تو اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچے اور بسم اللہ پڑھ کر کھڑے یا بیٹھ کر روبقبلہ ہو کر خوب سیر ہو کر تین سانس میں زمزم پئے پینے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا

اے اللہ میں تجھ سے نافع و مفید علم کا۔ کشادہ رزق کا اور

وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ ط

ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں

☆ زمزم پی کر اللہ کی حمد و ثنا کرے۔ سر اور منہ پر پانی سلے۔ اور بدن پر بھی ڈالے۔

☆ حکومت نے تو ہجوم کے وقت آسانی کے لیے نل لگا دیئے ہیں کہ کوئی اندر نہ پہنچ سکے تو بھی محروم نہ رہے، مگر لوگ وہاں وضو اور غسل کرتے ہیں احتیاط اسی میں ہے کہ زمزم سے وضو اور غسل نہ کیا جائے! بہت سے لوگ یہ ستم کرتے ہیں کہ جن نالیوں میں

زمزم بہہ کر جاتا ہے وہیں پیشاب کرتے ہیں یہ بڑی بدبختی ہے حتی الامکان اس سے بچنا چاہیئے۔ زمزم سے غسل جنابت نہیں کرنا چاہیئے۔

سعی کا بیان

☆ لغت میں سعی کے معنے دوڑنے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ صفا مروہ دو پہاڑیاں تھیں جو حرم سے متصل تھیں جن کا وجود اب باقی نہیں، اب سعی کرنے کی جگہ پختہ فرش بنا دیا گیا ہے۔ ان پہاڑیوں کی جگہ دونوں طرف بلندیاں ہیں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو یہاں تنہا چھوڑ کر چلے گئے تو پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان چکر لگائے تھے اللہ تعالےٰ نے اسی کی یادگار میں سعی کو حج کے احکام میں شامل فرما دیا۔

☆ سعی کے رکن و شرائط

سعی کا رکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے اگر دونوں کے درمیان سعی نہیں کی اِدھر اُدھر کی تو سعی نہ ہوگی۔

☆ سعی کی چھ شرطیں ہیں

(۱) خود سعی کرنا (پیدل یا بوقت ضرورت سوار ہو کر) سعی میں نیابت جائز نہیں ہاں اگر کوئی شخص احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور سعی کے وقت تک بے ہوش ہی ہو اس کی طرف سے دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے۔

(۲) طواف پورا یا اس کے اکثر چکر کرنے کے بعد سعی کرنا۔ اگر طواف کے چار پھیرے کرنے سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی

(۳) حج یا عمرہ کا احرام بندھا ہوا ہونا۔ اگر احرام باندھنے سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی۔ چاہے طواف کے بعد ہی سعی کیوں نہ کرے اسعی سے پہلے احرام کا بندھنا ضروری ہے سعی تک احرام کا باقی رہنا ضروری نہیں مثلاً حج کی سعی کرتا ہے تو اگر وقوف عرفہ سے پہلے کرتا ہے تو احرام ضروری ہے اور اگر وقوف کے بعد کرتا ہے تو احرام کا باقی رہنا شرط نہیں بلکہ احرام کا نہ ہونا مسنون ہے۔

☆ اور عمرہ کی سعی میں احرام کا باقی رہنا شرط نہیں واجب ہے (شرط ترک کرنے سے سعی بالکل نہیں ہوتی اور واجب کے ترک میں جرمانہ دینا پڑتا ہے)

☆ اگر طواف کے بعد سر منڈا کر سعی کرے تو سعی صحیح تو ہو جائے گی مگر دم (قربانی) واجب ہوگی۔

(۴) صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا اگر کسی نے مروہ سے شروع کی تو یہ پھیرا شمار نہ ہوگا۔

(۵) سعی کے اکثر پھیرے کرنا۔ اگر کسی نے کم یعنی تین پھیرے کیے، تو سعی نہ ہوگی۔

(۶) سعی کے وقت سعی کرنا۔ یہ حج کی سعی کی شرط ہے، عمرہ کی سعی کی شرط نہیں ہے، ہاں اگر حج قران یا تمتع کے عمرہ کی سعی ہو تو اس کے لیے بھی وقت شرط ہے حج کی سعی کا وقت حج کے مہینوں کا شروع ہو جانا ہے۔

☆ سعی کے صحیح ہونے کے لیے نیت شرط نہیں اور نہ پھیروں میں تسلسل شرط ہے سنت ہے اگر کوئی ایک پھیرا روز کر کے سات دن میں پوری کرے تو بھی سعی صحیح ہو جائے گی، بلا عذر ایسا کرنے میں از سرِ نو سعی کرنا مستحب ہے۔

☆ واجبات سعی

(۱) سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو پاک حالت میں کیا گیا ہو۔

(۲) صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا۔

(۳) اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔ بلا عذر سواری پر سعی کرنے سے دم واجب ہو گا۔

(۴) سات پھیرے پورے کرنا۔ چار پھیرے تو فرض ہیں اور تین واجب اگر کسی نے واجب پھیرے چھوڑ دیئے تو سعی تو ہو جائے گی مگر ہر پھیرے کے بدلہ میں نصف صاع گندم یا اس کی قیمت واجب ہو گی۔

(۵) عمرہ کی سعی میں سعی کے آخر تک احرام کا باقی رہنا۔

(۶) صفا سے لے کر مروہ تک کی پوری مسافت طے کرنا۔

☆ سعی کے لیے پاکی کی حالت شرط و واجب نہیں مستحب ہے، وہ سعی حج کی ہو یا عمرہ کی، اس لیے حائضہ سعی کر سکتی ہے۔

☆ سنن سعی

(۱) حجر اسود کا استلام کر کے سعی کے لیے مسجد سے نکلنا۔

(۲) طواف کے فوراً بعد سعی کرنا۔

(۳) صفا و مروہ پر چڑھنا۔

(۴) صفا و مروہ پر چڑھ کر قبلہ رو ہونا۔

(۵) سعی کے پھیروں کو مسلسل کرنا۔

(۶) حیض و جنابت سے پاک ہونا۔

(۷) میلین انخضرین (سبز روشن نشانات) کے درمیان جھپٹ کر چلنا۔

(۸) ستر عورت ہونا۔

☆ مستحبات سعی

(۱) نیت کرنا۔

(۲) صفا و مروہ پر دیر تک ٹھیرنا۔

(۳) خشوع و خضوع کے ساتھ ذکر و دعا کی تین مرتبہ تکرار کرنا۔

(۴) سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو از سر نو سعی کرنا اور یہ اس وقت مستحب ہے کہ اکثر پھیرے نہ ہو چکے ہوں۔

(۵) سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں اگر دو نفل پڑھنا۔

☆ سعی کے دوران اگر نماز کی جماعت شروع ہو جائے یا جنازہ کی نماز ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے پھر باقی پھیرے پورے کرے۔

☆ مباحات و مکروہات سعی

جائز کلام جو خشوع و خضوع میں مانع نہ ہو اور مشغول کرنے والا نہ ہو مباح ہے اور ایسا کھانا پینا جو سعی کے پھیروں میں فصل کا موجب نہ بنے مباح ہے۔

☆ خرید و فروخت یا اس قسم کی گفتگو جس سے حضور قلب نہ رہے اور دعا وغیرہ نہ پڑھ سکے یا سعی کے پھیرے مسلسل نہ کر سکے مکروہ ہے۔ صفا و مروہ پر نہ چڑھنا

میلین کے درمیان جھپٹ کر نہ چلنا سعی کو بلا عذر طواف سے مؤخر کرنا یا ستر کھولنا بھی مکروہ ہے۔

☆ متفرق مسائل سعی

سعی ہمارے نزدیک واجب ہے طواف کے بعد فوراً کرنا سُنت ہے۔ فوراً واجب نہیں اس لیے اگر تکان یا کسی عذر کی وجہ سے فوراً بعد طواف نہ کر سکے تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ بلا عذر تاخیر مکروہ ہے اور اگر طواف وسعی میں زیادہ وقفہ بھی ہو جائے تو اس سے کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوتا۔

☆ اگر کسی نے طواف قدوم کے بعد سعی نہیں کی اور وقوف عرفہ کر لیا، تو اب طواف زیارت سے پہلے سعی کرنا جائز نہیں، طواف زیارت کر کے پھر سعی کرے۔

☆ سعی کے لیے باب الصفا سے نکلنا مستحب ہے کسی اور دروازہ سے نکلنا بھی جائز ہے۔

☆ صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آجائے۔ اب چونکہ عمارات کا کچھ ایسا نقشہ بن گیا ہے کہ زیادہ اوپر چڑھنے سے بیت اللہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اس لیے میرے خیال میں اب مناسب یہ ہے کہ زیادہ اوپر نہ چڑھیں۔ دیوار کی جڑ تک چڑھنے کو ویسے بھی طریقہ اہل سنت والجماعت کے خلاف کہا گیا ہے۔

☆ صفا پر چڑھ کر قبلہ رو ہو کر کندھوں کے برابر تک دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے بعض لوگ نماز کی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں یہ غلط اور خلاف سُنت ہے۔

☆ میلین اخضرین کے درمیان تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ تیز دوڑنے اور رمل کے درمیانی حالت یعنی جھپٹنا سنت ہے اگر ہجوم کی وجہ سے دِقت ہو تو ہجوم چھٹنے کا

انتظار کرے اور جب ہجوم کم ہو تب سعی کرے یا پھر جس چال کا موقعہ ملے اسی چال چلے، یہ جھپٹ کر چلنا ہر چکر میں مسنون ہے یہ مسافت جھپٹ کر طے نہ کرنا یا ساری سعی جھپٹ اور بھاگ کر کرنا ناپسندیدہ اور بُرا ہے البتہ اس سے کوئی جرمانہ یا صدقہ عائد نہیں ہوتا۔ عورتیں اپنی چال سے چلیں۔

☆ حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد کرے تو اس میں تلبیہ پڑھے۔ عمرہ کی سعی اور تمتع کی سعی کرنے والا تلبیہ نہ پڑھے کیونکہ ان کا تلبیہ طواف کے وقت موقوف ہو گیا اور حج والے کا رمی شروع کرتے وقت موقوف ہوتا ہے۔

☆ سعی کے چکروں میں شبہ پڑجائے تو کم کا اعتبار کر کے پورا کرے۔

☆ سعی کے درمیان کی دعائیں مخصوص نہیں ہیں جو دعا بھی اور جس زبان میں چاہے مانگے، عربی کی دعائیں طریقہ سعی میں درج کی جائیں گی۔ جی چاہے تو یہ دعائیں پڑھتے رہیں یا مناجات مقبول و حزب اعظم یا کسی اور کتاب سے دعائیں پڑھ لے، لمبی چوڑی دعائیں یاد نہ ہوں تو یہ مختصر سی ماثور دعا سعی کے درمیان پڑھتا رہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

سعی کرنے کا طریقہ

جب طواف کے بعد آب زمزم پی کر فارغ ہو جائے تو حجر اسود پر آئے اور نویں مرتبہ استلام کر کے مسجد حرام سے باب صفا سے باہر نکلے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

خدا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں اللہ کے رسول پر صلوٰۃ و سلام ہو

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ط

اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کشادہ فرما

✡ جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ کہے

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ ط اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

میں بھی اسی سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی بے شک صفا

شَعَآئِرِ اللّٰهِ ط

ومروہ منجملہ شعائر اللہ کے ہیں

پھر صفا پر چڑھے کہ خانہ کعبہ نظر آنے لگے کعبہ کی طرف منہ کر کے سعی کی نیت یوں کرے۔ سعی کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اے اللہ میں آپ کی خوشنودی کی خاطر صفا و مروہ کے درمیان

سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ

سات چکر سعی کی نیت کرتا ہوں۔ آپ اسے میرے لیے

وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ط

آسان فرمائیے اور میری جانب سے اسے قبول فرمائیے

☆ پھر دعا کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر تکبیر و تہلیل بلند آواز سے تین مرتبہ پڑھ کر آہستہ آواز میں درود پڑھ کر خوب تضرع وزاری سے جو دل چاہے دعا مانگے یہ مقام قبولیت دُعا کا ہے اس وقت اپنے لیے اپنے اہل وعیال عزیز و اقارب، بزرگوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے دعائیں مانگے۔

تکبیرؒ و تہلیل

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ

اللہ ہی کی ذات بڑی ہے، اللہ ہی کی ذات بڑی ہے اللہ ہی کی ذات بڑی ہے جس اللہ نے ہمیں ہدایت دی وہی

لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدٰنَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَوْلَانَا،

تعریف کا مستحق ہے اور جس نے ہمیں نعمت بخشی وہی خدا تعریف کے قابل ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَآ اَلْهَمَنَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ

اور اسی کی ذات پاک مستحق حمد ہے جس نے ہمیں بھلائی کی راہ سجھائی اور تمام تعریفیں اسی خدا

هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا

کو زیب دیتی ہیں جس نے ہمیں یہ ہدایت نصیب فرمائی اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت

اللّٰهُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ

نہ پاسکتے اللہ ہی یکہ و تنہا معبود ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں وہی مالک الملک

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ

ہے وہی ہمہ قسم حمد کا مستحق ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ایسا زندہ

لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ہے کہ اس کیلئے موت نہیں، خیر و بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ

وہی اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا وعدہ سچا ہے اس نے اپنے بندہ

عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

کی مدد فرمائی اس کے لشکر کو سرخرو کیا اسی نے تنہا باطل کے سارے لشکروں کو پسپا کیا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم نہایت خلوص نیت سے اس کے سوا کسی اور کی عبادت

لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ

نہیں کرتے چاہے یہ بات کافروں کو گراں کیوں نہ گزرے اے اللہ آپ کا فرمان ہے

وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا

اور آپ کا فرمان ہی حق ہے کہ تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا اور آپ کا وعدہ

تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اَللّٰھُمَّ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ

ٹلتا نہیں تو اے اللہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی دولت عطا فرمائی

اَسْئَلُکَ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا

اب میرا سوال ہے کہ مجھ سے یہ دولت نہ لیجئے مجھے مرتے دم تک مسلمان ہی

مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ

رکھیے اللہ ہی کی ذات پاک ہے اور حمد کی مستحق بھی خدا ہی کی ذات ہے اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

معبود نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے اللہ بزرگ و برتر کے علاوہ نہ کسی میں قوت

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

ہے اور نہ طاقت اے اللہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

آپؐ کی اولاد پر آپؐ کے صحابہ پر، آپؐ کی ازواج مطہرات

وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

پر آپؐ کی ذریت اور پیروکاروں پر قیامت تک درود و سلام نازل فرما

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ

اے اللہ مجھے میرے والدین کو اور سارے مسلمان مرد و

الْمُسْلِمٰتِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ

عورت کو معاف فرما تمام پیغمبروں پر سلام پہنچا جملہ تعریفوں کا

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

سزاوار دونوں جہاں کا رب ہی ہے

اس دُعا کے علاوہ بھی جو دل میں آئے مانگے (عمرہ اور تمتع کی سعی نہ ہو تو) تلبیہ بھی پڑھے، اور اتنی دیر تک وہاں کھڑا رہے جتنی دیر میں قرآن مجید کی پچیس آیتیں پڑھی جاسکتی ہوں پھر اپنی عام رفتار سے صفا سے اُتر کر مروہ کی طرف چلے اس وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

اے اللہ مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر

وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ

چلا اور ان کے دین پر میرا خاتمہ فرما اور گمراہ کن فتنوں میں پڑنے سے

الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

مجھے بچا اپنی رحمت کے صدقہ میں اے مہربانی میں سب سے بڑھے ہوئے مہربان

☆ میلین اخضرین کے درمیان جھپٹ کر چلے، عورتیں اپنی معمولی رفتار سے چلیں اور ان کے درمیانی حصہ میں یہ دُعا پڑھے (اس مقام پر بھی دعا قبول ہوتی ہے اسلئے جو دل میں آئے مانگے)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اے اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر، اور جو خطائیں تیرے علم میں ہیں ان سے درگزر فرما تو جو جانتا

مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِیْ

ہے ہمیں اس کا علم نہیں بے شک تو عزت و اکرام والا ہے مجھے صراط مستقیم

لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ

کی ہدایت فرما اے اللہ میرے حج کو مقبول، میری سعی

سَعْیًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط

کو مشکور اور میرے گناہوں کو مغفور فرما

میلین سے آگے نکل کر عام رفتار سے چل کر مروہ پر پہنچے، اس دوران میں بھی تکبیر و تہلیل ذکر و تسبیح پڑھتا رہے جو دعا چاہے مانگتا رہے مروہ پر پہنچ کر دائیں جانب مائل ہو کر کھڑا ہو جائے منہ کعبہ کی طرف ہو اور یہاں بھی صفا کی طرح دعا مانگے۔ یہ مقام بھی قبولیت دعا کا ہے۔

☆ مروہ پر پہنچ کر ایک پھیرا پورا ہو گیا باقی چھ پھیرے بھی اسی طرح جب پورے کر لے گا تو سعی پوری ہو جائے گی۔ اب سعی سے فارغ ہو کر مطاف میں آئے اس کے کنارے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر جا کر سر منڈا کر حلال ہو جائے جبکہ یہ سعی عمرہ یا حج تمتع کی ہو۔ اور تمتع میں ہدی ساتھ نہ ہو۔ مفرد اور قارن سعی کے بعد بھی احرام ہی میں رہیں گے۔ یہ سر نہ منڈائیں۔

متفرقات

☆ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ احناف کے ہاں سر منڈانا یا قصر کرانا ہے اور قصر بھی اس صورت میں ہے کہ بال اتنے بڑے ہوں کہ انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹائی میں آجائیں اور اگر بالکل چھوٹے چھوٹے بال ہوں تو اُسترا پھروانا ہی واجب ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک دو تین انگل بال کاٹنے بھی کافی ہوتے ہیں۔ بہت سے حنفی بھی ناواقفیت میں ایسا ہی کر لیتے ہیں انہیں احتیاط کرنی چاہیئے یا تو پورا سر منڈائیں یا بال بڑے ہوں تو قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کٹوائیں ورنہ مذہب حنفی کی رو سے وہ حلال نہیں ہوں گے۔ احرام کی حالت میں رہیں گے اس دوران ممنوعات احرام کا جو ارتکاب ہو گا۔ اس کے دم واجب ہوتے رہیں گے۔

☆ احرام سے حلال ہو کر مکہ میں قیام کرے۔ اب حج کے افعال ۸ ذی الحجہ سے

شروع ہوں گے، اس دوران وہ اپنا وقت فضولیات اور سیر و تفریح میں ضائع نہ کرے۔ بہتر ہے ذیل کا دستور العمل سامنے رکھے اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اس کے مطابق صرف کرے۔

☆ حرم کعبہ میں پانچوں نمازیں اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرے پنجگانہ نمازوں کے علاوہ بھی نوافل وغیرہ پڑھتا رہے جب حرم شریف میں نماز کے لیے آئے اعتکاف کی نیت کر لیا کرے۔ اس کے لیے دل میں یہ ارادہ یا زبان سے کہہ لے کہ "میں جب تک اس مسجد میں ہوں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں" یہ نفل اعتکاف ہے اس میں نہ روزہ شرط ہے نہ وقت معین کی قید ہے۔

☆ جتنے زیادہ طواف کر سکے کرے کیونکہ حرم شریف میں طواف ہی سب سے بڑی عبادت ہے، یہ طواف نفل ہے اس میں نہ احرام کی شرط ہے نہ رمل اور سعی کی۔

☆ ہمت ہو تو ہر دوسرے تیسرے عمرہ کر لیا کرے۔ ایسے عمروں کا احرام تنعیم جا کر باندھا جاتا ہے۔ مسجد حرام سے باہر ٹیکسیاں اور بسیں کھڑی رہتی ہیں جو تنعیم لے جاتی ہیں مگر ان عمروں سے طواف زیادہ افضل ہیں۔

☆ حرم شریف میں کم از کم ایک قرآن ضرور ختم کرے ایک کے علاوہ جتنے زیادہ ہو سکیں وہ اور بھی بہتر ہیں۔

☆ بھلائی، نیکی اور ثواب کے جتنے کام زیادہ سے زیادہ انجام دے سکے دریغ نہ کرے کیونکہ حرم کی ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا ہوتا ہے اسی طرح بدی اور گناہ کی سزا بھی دوسری جگہوں کے مقابلہ میں یہاں زیادہ ہے اس لیے گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کرے۔

☆ حرم شریف میں جو خاص خاص مقامات ہیں وہاں نوافل یا دیگر نمازیں ضرور پڑھتا رہے۔

☆ حرم کی حاضری، طواف، زیارت کعبہ وغیرہ سے موسم کی سختی بارش وغیرہ کے سبب محروم نہ رہے کیونکہ ایسے سختی کے مواقع پر ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔

☆ جب موقعہ ملے، حجر اسود کو بوسہ دیتا رہے، اس پر سجدے بھی کرے ملتزم شریف سے چمٹ کر دُعا کرتا رہے۔

☆ حطیم میں حاضر ہو کر میزاب رحمت کے نیچے نمازیں پڑھے۔

☆ خانہ کعبہ کی دیوار سے لگ کر بیٹھنے کا موقعہ مل جائے تو ضرور بیٹھے۔

☆ جب عبادت وغیرہ سے تکان ہو جائے یا ویسے ہی بیٹھا بیٹھا بیت اللہ کو دیکھا کرے کیونکہ بیت اللہ کا صرف دیکھنا بھی عبادت ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ خاص بیت اللہ کے لیے روزانہ ۱۲۰ رحمتیں نازل ہوتی ہیں جس میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے، چالیس بیت اللہ میں نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے۔

☆ اگر خوش قسمتی سے بیت اللہ کے اندر داخل ہونے کا موقعہ مل جائے تو ضرور داخل ہو، داخل ہوتے وقت نہایت ادب اور خشوع وخضوع سے داخل ہو چوکھٹ کو بوسہ دے اور دایاں پاؤں پہلے اندر رکھے اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے۔ اندر جاکر اِدھر اُدھر دیکھنا خلاف ادب ہے، دروازہ سے داخل ہو کر سامنے والی دیوار کی طرف سیدھا جائے اور جب فاصلہ تین ہاتھ رہ جائے تو رک جائے کہ مصلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی جگہ ہے یہاں کم از کم دو رکعت نماز پڑھے نماز سے

فارغ ہو کر سامنے کی دیوار پر اپنا رخسار رکھے، خدا کی حمد و ثنا کرے اور سب کے لیے دعائیں مانگے وہاں سے فارغ ہو کر دوسرے کونوں کی طرف بھی جائے وہاں بھی حمد و ثنا، توبہ و استغفار اور دعائیں کرے، جب تک اندر رہے خشوع و خضوع سے رہے باہر آتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے اور مسجد سے باہر آنے کی دعا پڑھے!

☆ مکہ معظمہ کے دیگر مقدس و مبارک مقامات کی بھی وقتاً فوقتاً زیارت کرتا رہے اور مقامات قبولیت پر جب بھی جائے حمد و ثنا توبہ و استغفار اور دعائیں کرتا رہے۔ (مکہ معظمہ کے مقدس و متبرک اور مقامات قبولیت علیحدہ بیان کیے جائیں گے)

☆ مکہ معظمہ کے رہنے والوں سے ہمیشہ بہتر اور اچھا سلوک کرے ان کی سختی کو برداشت کرے ان کا شکوہ و شکایت زبان پر نہ لائے۔

☆ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، تسبیح و تہلیل، درود شریف اور استغفار کا ورد رکھے۔

نقشہ مناسک حج وغیرہ

☆ ذیل میں عمرہ، حج افراد، قران و تمتع کے جملہ مناسک کا اجمالی نقشہ علیحدہ علیحدہ تفصیل وار دیا جا رہا ہے، حاجی صاحبان عمرہ و حج کے وقت اس نقشہ کو سامنے رکھیں گے تو ایک نظر میں ان کو معلوم ہو جائے گا کہ انہیں کس ترتیب سے کون سا فعل کرنا چاہیئے اور وہ فعل کیا ہے؟ اس نقشہ میں بجز طواف قدوم باقی مناسک صرف وہ شمار کیے گئے ہیں جو رُکن، شرط یا واجب ہیں۔ باقی سنن و مستحبات کو شامل نہیں کیا گیا، کیونکہ ان کی فہرست کافی طویل ہے ان کا ذکر اپنے اپنے مقام پر کر دیا گیا ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

(۱) افعال عمرہ

۱	احرام عمرہ	شرط
۲	طواف معہ رمل ؎	رکن
۳	سعی	واجب
۴	سر منڈانا یا کترانا	واجب

؎ رمل سنت ہے

(۲) افعال حج افراد

	احرام	شرط
	طواف قدوم	سنت
۳	وقوف عرفہ	رکن
۴	وقوف مزدلفہ	واجب
۵	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۶	قربانی	اختیاری
۷	سر منڈانا	واجب
۸	طواف زیارت	رکن
۹	سعی	واجب
۱۰	رمی جمار	واجب

۱۱ طواف وداع واجب

③ افعال قران

۱	احرام حج وعمرہ	شرط
۲	طواف حج معہ رمل [۵]	رکن
۳	سعی عمرہ	واجب
۴	طواف قدوم معہ رمل	سنت
۵	سعی	واجب
۶	وقوف عرفہ	رکن
۷	وقوف مزدلفہ	واجب
۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۹	قربانی	واجب
۱۰	سر منڈانا	واجب
۱۱	طواف زیارت	رکن
۱۲	رمی جمار	واجب
۱۳	طواف وداع	واجب

[۵] رمل سنت ہے

نوٹ: قارن کیلئے طواف قدوم کے بعد سعی افضل ہے اگر اس وقت سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد ضرور کرے ورنہ واجب ترک ہوگا

(۴) افعال تمتع جبکہ ہدی ساتھ نہ ہو

۱	احرام عمرہ	شرط
۲	طواف عمرہ معہ رمل[لہ]	رکن
۳	سعی عمرہ	واجب
۴	سر منڈانا	واجب
۵	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
۶	وقوف عرفہ	رکن
۷	وقوف مزدلفہ	واجب
۸	رمی جمرہ عقبہ	واجب
۹	قربانی	واجب
۱۰	سر منڈانا	واجب
۱۱	طواف زیارت معہ رمل[لہ]	رکن
۱۲	سعی	واجب
۱۳	رمی جمار	واجب
۱۴	طواف وداع	واجب

لہ رمل سنت ہے۔

لہ رمل سنت ہے

مکہ معظمہ کے مقدس مشاہد و مقابر و مکانات

☆ قابل زیارت اور متبرک مکانات ہیں اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان ہے جس میں خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء اور دیگر صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں اور ہجرت کے زمانہ تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی میں قیام رہا بعض علماء نے لکھا ہے کہ مکہ میں مسجد حرام کے بعد یہ مکان تمام مقامات سے افضل ہے مروہ کے دائیں ہاتھ اونچائی پر بازار ہے، اس بازار کی ایک گلی میں جہاں صرافوں کی دکانیں ہیں یہ مکان واقع ہے۔

☆ دوسرا مقام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش ہے جو شعب ابی طالب محلہ قشاشیہ، سوق اللیل نامی گلی میں ہے اور جس میں آج کل مکتبۃ الحرم (لائبریری) اور ایک مدرسہ واقع ہے نئی توسیع میں یہ مکان لب سڑک آگیا ہے اس سڑک کا نام شارع ملک سعود ہے۔

☆ تیسرا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکان ہے جو زقاق صواغین میں واقع ہے، اس مکان میں دو پتھر، متکلم، متکا تھے۔ ایک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا اور دوسرے کو بطور تکیہ آپؐ نے استعمال فرمایا (زقاق صواغین محلہ مسفلہ میں واقع ہے)

☆ چوتھا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی جائے پیدائش ہے۔ جو شعب ابی طالب میں مولد النبی کے قریب میں ہے۔

☆ پانچواں مقام دارارقم ہے۔ صفا کی سمت بنے ہوئے دروازوں میں سے پہلے دروازہ کے سامنے ہی یہ مکان ہے جس کے دروازہ کی محراب پر "دارارقم" لکھا ہوا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اصل مکان حرم کی توسیع میں ضم ہوگیا۔ واللہ اعلم۔

☆ چھٹا مقام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش ہے جو محلہ مسفلہ میں تھی اور اب جہاں ایک مسجد ہے۔

قبرستان

☆ مکہ معظمہ کا قبرستان جَنّتُ المُعَلیٰ ہے یہ قبرستان مدینہ منورہ کے قبرستان جَنّتُ البَقیع کے بعد دنیا بھر کے قبرستانوں سے افضل و برتر ہے، فرصت کے اوقات میں اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔

☆ اب یہ قبرستان دو حصّوں میں ہے، بیچ میں سڑک نکال دی گئی ہے، منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو پڑتا ہے۔ طائف جانے والی ٹیکسیوں کے موقف کے قریب ہی ہے، مکہ کی طرف والا حصّہ نیا ہے اور منیٰ کی طرف والا پرانا ہے۔

☆ پرانے حصّہ ہی میں اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے صحابہ و تابعین اور صلحائے امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات بھی ہیں۔ اسی میں شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک بھی ہے۔

☆ جب قبرستان میں زیارت کے لیے حاضر ہو تو اگر مزار کے پاس جگہ ہو تو پاؤں

کی طرف سے قبلہ کی طرف آئے، سر کی طرف سے نہ آئے اور ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ

اے مومنوں کی بستی کے باسیو تم پر سلام ہو اللہ نے

شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا

چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے اور ہم اپنے اور تم سب کیلئے

وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

اللہ سے عافیت کے طلب گار ہیں

☆ اس کے بعد بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ کھڑے یا بیٹھنے کے لیے یہ دیکھ لے کہ میت کے ساتھ اس کا تعلق کیسا ہے وہ زندہ ہوتے تو اس تعلق کی بنا پر کیا صورت ہوتی۔ وہی معاملہ یہاں کرے۔ سورہ بقرہ کا اول و آخر سورہ یٰسین، سورہ تکاثر اور سورہ اخلاص، بارہ، گیارہ، سات یا تین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب پہنچائیے۔

☆ قبر کے اوپر بیٹھنا، ان کے اوپر چلنا یا ان کا تکیہ لگانا منع ہے، قبروں پر روپیہ پیسہ ڈالنا بھی منع ہے وہاں کے خدام و محافظین کی مدد ہی اگر مطلوب ہو تو ان کے ہاتھ میں دو، قبروں پر اس طرح ڈالا ہو۔ روپیہ پیسہ ظاہر ہے وہاں کے محافظ ہی اٹھاتے اور اپنے کام میں لاتے ہیں مگر یہ پیسہ ان کے لیے جائز نہیں ہوتا اور ان کے اس ناجائز کام کا سبب وہ لوگ بنتے ہیں جو یہ حرکت کرتے ہیں یہ لوگ دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ سمیٹتے ہیں، اپنا روپیہ بھی ضائع کیا اور گناہ بھی کمایا۔ اس لیے جو کام کرو سلیقہ سے کرو، قواعد شریعت کے مطابق کرو، یاد رکھو شریعت نے کسی اچھے اور مفید کام سے

نہیں روکا صرف اس کے ضابطے اور قاعدے مقرر کر دیئے ہیں اور وہ بھی ہمارے لیے کہ ہماری محنت اکارت نہ جائے اور ہم دنیا کے نقصان اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔

مساجد مکہ و منیٰ

☆ مسجد حرام کے علاوہ مکہ اور اس کے آس پاس بھی کئی مساجد قابل زیارت ہیں موقعہ ملے تو ان کی زیارت کرو اور ان میں نوافل پڑھو مگر دو باتوں کا خیال رکھو۔ ایک تو ان مساجد میں نوافل پڑھتے وقت یہ دیکھ لو کہ وقت مکروہ تو نہیں۔ اگر وقت مکروہ ہو تو زیارت کر کے اور دعا مانگ کر آجاؤ۔ دوسرے اس بات کا خیال رکھو کہ ان زیارتوں کی وجہ سے حرم کی نماز باجماعت نہ جاتی رہے وہ مشہور مساجد یہ ہیں۔

مسجد الرایہ:۔ فتح مکہ دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا اس جگہ نصب فرمایا تھا یہ مسجد جنت المعلی کے راستہ میں ہے۔

مسجد جن:۔ جہاں جنوں نے حاضر ہو کر قرآن شریف سنا اور ایمان لائے جس کا ذکر قرآن شریف کی سورہ جن میں ہے۔

مسجد تنعیم:۔ مکہ معظمہ سے جانب شمال تین میل کے فاصلہ پر ہے جہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اسے مسجد عائشہ رضؓ بھی کہتے ہیں۔

مسجد غنم یا الاجابہ:۔ وادی محصب کے پاس محلہ معابدہ میں واقع ہے۔

مسجد ذی طوی:۔ تنعیم کے راستہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد خیف :۔ منیٰ کی بڑی مسجد ، کہتے ہیں اس میں ستّر انبیاء مدفون ہیں۔

مسجد نمرہ :۔ عرفات کے کنارہ پر ہے ، اسے مسجد ابراہیم بھی کہتے ہیں۔

مسجد مشعر الحرام :۔ مزدلفہ میں جبل قزح کے پاس ہے۔

مسجد ابوقبیس :۔ جبل ابوقبیس پر ہے مسجد بلال بھی اسی کو کہتے ہیں ، مشہور ہے معجزہ شق القمر یہیں ظاہر ہوا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مسجد بلال نہیں مسجد بلال ہے کہ یہاں سے چاند دیکھا جاتا تھا۔

مسجد عقبہ :۔ منیٰ کے قریب راستہ سے بائیں جانب ہٹی ہوئی ہے۔

مسجد دار النحر :۔ جمرہ اولیٰ و وسطیٰ کے درمیان (غالباً اب نہیں ہے)

مسجد الکبش :۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا تھا۔

مسجد جعرانہ :۔ یہ طائف کے راستہ میں ہے یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا مسنون ہے مگر تنعیم سے افضل ہے۔

مکہ معظمہ کے خاص پہاڑ

جَبلِ ثور :۔ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے ہجرت کے وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسی پہاڑ کے ایک غار میں تین شب مقیم رہے تھے۔ یہ غار اس پہاڑ کی چوٹی کے پاس ہے ۔ میل ڈیڑھ میل کی چڑھائی ہے ، صحت مند اور باہمت کو اس کی زیارت کرنی چاہیئے۔

جَبلِ نور :۔ مکہ سے منیٰ جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے ۔ اس پہاڑ میں وہ غار ہے

جو غار حرا کے نام سے مشہور ہے اور جہاں بعثت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لیے قیام فرمایا کرتے تھے اور جہاں پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس کی چڑھائی بھی کم ہے اور نسبتاً آسان بھی!

جبلِ ابوقبیس:۔ بیت اللہ کے سامنے ہے اب اس پر شہر آباد ہے زمانہ جاہلیت میں اس پہاڑ کا نام امین تھا کیونکہ طوفان نوح کے وقت سے حجر اسود یہیں رکھا تھا۔ ایک شخص ابو قبیس نے جب یہاں مکان بنایا تو اسے جبل ابو قبیس کہنے لگے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ دنیا کے پہاڑوں میں سے اسی پہاڑ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا۔

مقاماتِ قبولیتِ دُعا

☆ یوں تو مکہ مکرمہ میں ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے لیکن بعض خاص خاص مقامات پر خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے ذیل میں ان مقامات کی تفصیل دی جاتی ہے ان مقامات کے متعلق اکثر تو احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض کے متعلق اولیاء عظام اور صلحائے کرام کے ارشادات و تجربات ہیں، بعض بزرگوں نے ان مقامات کے ساتھ وقت کی بھی تصریح کی ہے، ہم نے وقت کی تصریح اس لیے چھوڑ دی کہ لوگ وقت کی اہمیت کو نظر میں رکھ کر ان مقامات کی مقبولیت کو غیر اہم سمجھنے لگتے ہیں اور یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ جب اس مقام پر فلاں وقت دعا قبول ہوتی ہے تو وہ وقت جب آئے گا تو یہاں دعا کریں گے، حالانکہ اہمیت وقت کی کم اور مقام کی زیادہ ہے اور دعا تو اپنے ہمہ دم حاضر و ناظر رب کریم سے عرض معروض ہے اس لیے کسی بھی وقت مانگو وہ ہر دم سنتا

اور قبول کرتا ہے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی جو دُعا مانگی جائے فوراً قبول ہوتی ہے اس کے متعلق امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ اس وقت کیا دعا مانگنی چاہیئے آپؒ نے فرمایا اس وقت اپنے مستجاب الدعوات ہونے کی دُعا مانگو تاکہ پھر تم جو دعا کرو قبول ہوجایا کرے وہ مقامات یہ ہیں۔

مَطَاف :۔ بیت اللہ کے گرد کا وہ گول صحن جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

مُلْتَزَمْ شَرِیْف :۔ بیت اللہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کی دیوار۔

مِیْزَابِ رَحْمَتْ :۔ بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے۔

حَطِیْم :۔ میزاب رحمت کی جگہ کے علاوہ پورے حطیم میں کسی بھی جگہ۔

بیت اللہ کے اندر، چاہ زمزم کے قریب، مقام ابراہیم کے پیچھے، صفا پر، مروہ پر، مسعیٰ (سعی کی جگہ)، خصوصاً میلین اخضرین کے درمیان، عرفات میں، مزدلفہ میں بالخصوص مشعر الحرام میں، منیٰ میں جمرات کے نزدیک۔

حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان۔ حجر اسود کے قریب، باب السلام سے داخلہ کے وقت۔

مُسْتَجَار :۔ یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے اس دروازہ کے درمیان جو مغرب کی جانب مشرقی دروازہ کے مقابل تھا اور اب بند ہے یہ دروازہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو رکھا تھا۔ مگر حجاج نے بند کرادیا۔

دارارقم :۔ مولد النبیؐ، بیت خدیجۃ الکبریٰؓ، غار ثور، غار حرا، مسجد کبش،

مسجد بلال (جبل ابوقبیس) مسجد بیعت (منیٰ میں)، غار مرسلات (جہاں سورہ مرسلات نازل ہوئی، نزد مسجد خیف) مغارہ فتح کے قریب۔ دار خیزران۔ مسجد خیف۔

نزد قبور:- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔ سفیان بن عُیینہ۔ شیخ ابوالحسن۔ شیخ فُضیل بن عیاض، امام عبدالکریم ابن الہوازن القشیری، عبداللہ الحسن بن ابی عبید رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حج کے پانچ دن

☆ ۷ ذی الحجہ سے حج کے افعال وارکان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس تاریخ کو ظہر کی نماز کے بعد امام حج کا پہلا خطبہ دیتا ہے جس میں حج کے احکام و فضائل اور مناسک کے بیان کے ساتھ ساتھ آئندہ پانچ دنوں کے پروگرام کے متعلق ہدایات ہوتی ہیں حج کے دنوں میں جو تین خطبے مسنون ہیں یہ ان میں کا پہلا ہوتا ہے۔

☆ دوسرا خطبہ ۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر و عصر کی اکٹھی نماز پڑھانے سے پہلے دیا جاتا ہے اور تیسرا خطبہ منیٰ میں ۱۱ ذی الحجہ کو مسجد خیف میں بعد نماز ظہر۔ جو لوگ ان خطبوں کے وقت حاضر ہوں ان کو یہ خطبے سننے چاہئیں، عرفات والے خطبہ میں تو جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان میں امام بیٹھتا ہے۔ مگر باقی دو خطبوں میں نہیں۔

۸ ذی الحجہ پہلا دن

☆ حج افراد اور قران والوں کا احرام تو پہلے سے ہے ہی۔ اب تمتع والے اور اہل حرم کو احرام باندھ لینا چاہیئے یہ حضرات آج سے پہلے بھی باندھ سکتے ہیں، یہ دونوں احرام حرم سے باندھیں گے بہتر ہے حطیم سے باندھ لیں ان کے لیے مستحب یہ ہے کہ غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام آئیں اور ایک طواف کریں دوگانہ طواف کے بعد احرام کے لیے دو رکعت پڑھیں اور احرام باندھ لیں۔

☆ اگر ۸ کو احرام باندھنے والے حضرات حج کی سعی طواف زیارت سے پہلے کرنا چاہیں تو ایک نفل طواف احرام کے بعد رمل اور اضطباع کے ساتھ کریں اور اس کے بعد سعی کر لیں، اب ۱۰ ذی الحجہ کو صرف طواف زیارت کرنا ہوگا سعی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مگر افضل یہی ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کی جائے۔

☆ ان امور سے فارغ ہو کر منیٰ کے لیے روانہ ہو جائیں طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کے لیے روانہ ہو جانا چاہیئے لیکن اگر کوئی مکہ سے زوال کے بعد روانہ ہو اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

☆ منیٰ میں ۸ ذی الحجہ کو پہنچ کر ظہر و عصر مغرب وعشا اور فجر کی نماز پڑھنا ۹ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ ہی میں قیام کرنا سنت ہے۔ مکہ میں یا کسی اور جگہ قیام خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

☆ ۸ ذی الحجہ کو اگر جمعہ ہو تو زوال سے پہلے اگر چلا گیا تو ٹھیک ورنہ زوال کے بعد جمعہ پڑھنا واجب ہے بغیر جمعہ پڑھے جانے کی ممانعت ہے۔

ایام حج کے دوران منیٰ میں جمعہ جائز ہے عرفات میں جمعہ نہیں پڑھا جاتا۔

✡ منیٰ کو جاتے ہوئے اور وہاں قیام کے دوران تلبیہ پڑھتا رہے۔

✡ مسجد خیف کے قریب قیام مستحب ہے ورنہ جہاں جگہ ملے قیام کرے۔

✡ ۸ تاریخ کو قیام منیٰ میں بجز پانچ نمازوں کی ادائیگی کے کوئی خاص کام بسلسلہ حج نہیں، مگر اس وقت کو بیکار ضائع نہ کرے۔ تسبیح و تہلیل، تلبیہ، توبہ، استغفار، اور درود شریف پڑھنے میں بسر کرے۔

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ منیٰ میں ۹ ذی الحجہ کی شب کو اگر کوئی ایک ہزار مرتبہ یہ تسبیح پڑھ کر دعا کرے تو جو مراد مانگے پوری ہو۔

سُبْحَانَ الَّذِی فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ سُبْحَانَ

وہی ذات پاک ہے جس کا عرش آسمان میں ہے زمین جس

الَّذِی فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحَانَ الَّذِی فِی

کی سیرگاہ ہے سمندر میں جس کی

الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحَانَ الَّذِی فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ

گزرگاہ ہے آگ پر جس کا حکم چلتا ہے

سُبْحَانَ الَّذِی فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحَانَ الَّذِی

جنت میں جس کی رحمت برستی ہے قبر میں جس کا

فِی الْقَبْرِ قَضَائُہٗ سُبْحَانَ الَّذِی فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ

فیصلہ نافذ ہوتا ہے فضا میں اس کی روح بسی ہوئی ہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ

جس نے آسمان کو بلندی بخشی اور زمین کو

وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا

پستی اور اس کے علاوہ نہ کہیں جائے پناہ ہے اور

مَنْجَاءَ اِلَّا اِلَیْہِ

نہ کہیں نجات

۹ ذی الحجہ دوسرا دن

☆ آج حج کے سب سے بڑے رکن کی ادائیگی کا دن ہے، گویا اصل حج آج ہی ہے

☆ طلوع آفتاب کے بعد جب دھوپ جبل ثبیر پر پھیل جائے، تو عرفات کے لیے روانہ ہو جائیں۔ راستہ میں تلبیہ پڑھتا، دعا کرتا اور ذکر کا ورد کرتا ہوا جائے۔ ادب، خشوع اور وقار ملحوظ رہے۔

☆ ۹ ذی الحجہ سے پیشتر اور ۹ کو بھی طلوع آفتاب سے پہلے عرفات کو جانا خلاف سنت ہے۔

☆ میدان عرفات کا پہاڑ جبل رحمت جب نظر پڑے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ

اے اللہ میرا مطمح نظر آپ ہی ہیں۔ آپ ہی پر میرا بھروسہ اور

وَوَجْھَكَ اَرَدْتُّ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ

اعتماد ہے اور میری مراد آپ ہی کی ذات ہے اے اللہ مجھے معاف فرما دے اور میری توبہ

عَلَيَّ وَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَوَجِّهْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ

فرمادے اور میرا سوال پورا فرما دے اور میرے لیے ہر طرف خیر ہی

تَوَجَّهْتُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ

خیر ہو اللہ ہی کی ذات پاک ہے اور اللہ ہی کے لیے حمد وثنا ہے اور

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے

پھر تلبیہ پڑھتا ہوا میدان عرفات میں داخل ہو۔

☆ میدان عرفات مکہ سے ۹ میل کے فاصلہ پر حد حرم سے باہر ہے۔ بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

☆ سعودی حکومت نے متعین حدود پر نشانات لگوا دیئے ہیں تاکہ لوگوں کا وقوف صحیح ہو جائے کیونکہ یہ رکن ایسا ہے کہ اگر صحیح نہیں ہوا تو حج ہی غارت ہو جاتا ہے مگر اس کے باوجود دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور جہاں جی چاہا ہے پڑاؤ ڈال دیتے ہیں اس میدان میں جس طرف سے داخل ہوتے ہیں وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ ایک بڑی مسجد ہے جو مسجد نمرہ کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد میدان عرفات کے بالکل کنارے پر ہے اس سے بالکل متصل ایسی کہ اگر اس کی مغربی دیوار گرے تو اس میں گرے ایک وادی بطن عرنہ نامی ہے یہ باتفاق ائمہ اربعہ عرفات سے خارج ہے اس میں بھی لوگ پڑاؤ ڈالے رہتے ہیں اگر یہ لوگ اپنے پڑاؤ سے نکل کر تھوڑی دیر کے لیے بھی عرفات میں نہیں آئیں گے تو ان کا وقوف صحیح نہ ہوگا اور حج ضائع ہو جائے گا۔

☆ عرفات یوں تو سارے کا سارا موقف ہے جہاں چاہے ٹھہرے مگر جبل رحمت کے قریب وقوف افضل ہے۔ البتہ ایسی جگہ نہ ٹھہرے کہ آتے جاتے لوگوں کو تکلیف ہو ویسے تو اب حکومت کے انتظامات اتنے عمدہ ہوتے ہیں کہ آمد و رفت کے راستے میں کوئی ٹھہر نہیں پاتا، ہاں مسجد نمرہ کے اندر یا اس کے آس پاس جو لوگ پڑاؤ ڈالتے ہیں وہاں بہت گڑبڑ اور تکلیف ہوتی ہے۔

☆ حکومت اگر ایسا انتظام کردے کہ مسجد کے اندر کوئی نہ ٹھہر سکے تو یہ بہت ہی عمدہ اور ضروری بات ہے کیونکہ اس دن بول و براز کی گندگی سے مسجد ملوث رہتی ہے وہاں زیادہ تر وہی لوگ ٹھہرتے ہیں جو معلموں کے زیر انتظام نہیں ہوتے، حکومت ایسے لوگوں کے لیے علیحدہ احاطہ ریزرو کرسکتی ہے۔

☆ آداب وقوف میں سے بہتر یہ ہے کہ منیٰ سے چل کر اوّل زوال تک مسجد نمرہ کے قریب ٹھہرے اور ظہر و عصر کی نماز پڑھ کر جبل رحمت جاکر وقوف کرے (مگر آج کل کے انتظامی حالات اور دیگر امور کی وجہ سے عملاً ہر ایک کے لیے یہ صورت ممکن نہیں ہوتی)

☆ میدان عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دعا، درود، استغفار وغیرہ کثرت سے کرے، کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے زوال سے پہلے فارغ ہو جائے، جب زوال ہو جائے تو وضو کرے، غسل کرسکے تو افضل ہے اور نہایت اطمینان و سکون قلب کے ساتھ اپنے مالک حقیقی کی طرف متوجہ ہو جائے، زوال ہوتے ہی یا اس سے قبل مسجد نمرہ پہنچ سکتا ہو تو پہنچ جائے۔

☆ عرفات میں ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو تکبیروں

کے ساتھ اکٹھی پڑھی جاتی ہیں، اس جمع میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں چاہے مقیم مکی ہی ہو مگر اس جمع کے صحیح ہونے کی کچھ شرائط ہیں۔ وہ شرائط موجود ہوں گی تو جمع کرنا صحیح ہوگا۔ ورنہ دونوں نمازوں کا جمع کرنا جائز نہ ہوگا ہر نماز کا اپنے وقت میں پڑھنا واجب ہوگا وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) عرفات یا اس کے قریب ہونا۔

(۲) ۹ ذی الحجہ کا ہونا۔

(۳) امام وقت یا اس کے نائب کا ہونا۔

(۴) دونوں نمازوں میں حج کا احرام ہونا۔

(۵) ظہر کا عصر سے مقدم ہونا۔

(۶) جماعت کا ہونا۔

☆ جب امام منبر پر آجائے تو اذان دی جائے اور امام دو خطبے جمعہ کے خطبہ کی طرح پڑھے ان خطبوں میں حج کے احکام بیان کیے جائیں۔ جب امام منبر سے اُتر آئے تو تکبیر کہی جائے اور امام ظہر کی نماز پڑھائے ظہر کی نماز کے بعد تکبیر تشریق تو کہہ لی جائے مگر بعد کے سنت و نوافل نہ پڑھے جائیں گے، یہ سنن و نوافل عصر کی نماز کے بعد بھی نہیں پڑھے جائیں گے۔

☆ امام اور مقتدی دونوں کے لیے ظہر و عصر کی نماز کے درمیان، نوافل وغیرہ پڑھنا کوئی کام کرنا یا کھانا وغیرہ کھانا مکروہ ہے۔ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہو کر فوراً دوسری تکبیر کہی جائے اور عصر کی نماز پڑھ لی جائے۔ اگر امام عصر کی نماز میں تاخیر کرے تو مقتدی نوافل پڑھ سکتے ہیں اور اگر زیادہ وقت ہو جائے تو عصر کے لیے

بھی اذان دینی ہو گی۔

☆ اگر امام مقیم ہے تو پوری نماز پڑھے اور مقتدی بھی پوری پڑھیں خواہ مسافر ہوں یا مقیم، اور اگر امام مسافر ہے تو قصر کرے اور مسافر مقتدی بھی قصر کریں مقیم مقتدی پوری چار رکعات ہی پڑھیں۔

☆ مقیم امام اگر قصر کرے گا (جیسا کہ آج کل امام کرتا ہے) تو نہ مقیم کی اقتداء صحیح ہو گی نہ مسافر کی، اور امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہیں ہو گی یہ مسئلہ فقہ حنفی کی رو سے ہے اس لیے ایسی صورت میں حنفیوں کو اپنی نماز علیحدہ پڑھنی چاہیئے! اور اپنے اپنے وقت پر باجماعت پڑھنی چاہیئے۔

☆ جو لوگ اپنی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھیں وہ چاہے جماعت ہی سے پڑھیں مگر ہر نماز اپنے وقت پر پڑھیں، مسافر ہوں تو قصر کریں۔ مقیم ہوں تو پوری پڑھیں۔

☆ جو حاجی مکہ معظمہ میں ایسے وقت آئے کہ ۸ ر ذی الحجہ تک پندرہ دن سے کم ہیں وہ اگر مکہ میں پندرہ دن یا زیادہ قیام کی نیت کر بھی لے تو وہ مقیم نہ ہو گا۔ کیونکہ ۸ ر کو منی کے لیے ۹ ر کو عرفات کے لیے اس کو لازماً سفر کرنا پڑے گا اس لیے وہ مسافر ہی شمار ہو گا۔ ہاں اگر ۸ ر تک پندرہ دن ہو جاتے ہیں اور اس نے نیت کر لی ہے تو وہ مقیم شمار ہو گا۔

☆ خطبہ ان نمازوں کے لیے سنت ہے شرط نہیں اس لیے اگر امام خطبہ نہ پڑھے یا زوال سے پہلے پڑھے تو یہ خلاف سنت تو ہو گا مگر نمازوں کو جمع کرنا صحیح ہو گا۔

وقوف

☆ یوں تو عرفات کا قیام، بلکہ اس سے گزر جانا بھی وقوف عرفہ ہی کا حکم رکھتا ہے مگر وقوف ایک خاص وقت اور مخصوص ہیئت قیام وغیرہ کو کہتے ہیں، اس کے شرائط رکن، مستحبات و مکروہات اور سنن وغیرہ مقرر ہیں، جن کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔

شرائط وقوف

جب یہ شرطیں پائی جائیں گی تو وقوف صحیح ہو گا۔

(۱) اسلام

(۲) حج صحیح کا احرام ہونا۔ اگر عمرہ یا حج فاسد کا احرام باندھ کر یا بلا احرام باندھے وقوف کیا تو صحیح نہ ہو گا۔

(۳) وقوف کی صحیح جگہ یعنی عرفات کا ہونا۔ عرفات کی حد سے باہر اگر وقوف ہو گا تو صحیح نہیں ہو گا۔ گو قصداً نہ ہو، بھول یا ناواقفیت ہی کی وجہ سے کیوں نہ ہو۔

(۴) وقوف کا وقت ہونا یعنی ۹ ذی الحجہ کے زوال سے ۱۰ کی صبح صادق سے پہلے پہلے۔

☆ وقوف کا رکن، وقوف کا عرفہ میں ہونا ہے اگر چہ ایک لحظہ ہی ہو۔ اور کسی بھی صورت سے ہو، نیت ہو یا نہ ہو، عرفات ہونے کا علم ہو یا نہ ہو، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بے ہوشی کی حالت میں ہو یا افاقہ کی، اپنی خوشی سے ہو یا زبردستی، پیدل دوڑتا ہوا گزرے یا سواری پر سے گزر جائے، سواری کوئی جانور ہو یا موٹر وغیرہ یا ہوائی جہاز میں سوار ہو کر گزر جائے بشرطیکہ دیگر شرائط پوری ہوں۔

☆ حیض و نفاس یا جنابت سے پاک ہونا وقوف کے لیے شرط نہیں۔

☆ ۹ ذی الحجہ کو زوال سے غروب آفتاب تک عرفات میں قیام واجب ہے اگر غروب سے پہلے کوئی چلا جائے گا تو دم واجب ہوگا۔

سُنن وقوف

وقوف میں یہ باتیں مسنون ہیں۔

(۱) وقوف کے لیے غسل کرنا۔

(۲) امام کو زوال کے بعد نمازوں سے پہلے دو خطبے پڑھنا۔

(۳) دونوں نمازوں کو جمع کرنا۔

(۴) نماز کے فوراً بعد وقوف کرنا۔

(۵) عرفات سے امام کے ساتھ چلنا۔ لیکن اژدہام کی وجہ سے غروب کے بعد امام سے پہلے چل دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مستحبات وقوف

(۱) کثرت سے تلبیہ، تکبیر، تہلیل، دعا، قرآن استغفار اور درود شریف پڑھنا۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا ہونا۔

(۳) خشوع و خضوع۔

(۴) امام کے پیچھے اس کے قریب کھڑا ہونا۔

(۵) قبلہ رُخ کھڑا ہونا۔

(۶) سوار ہو کر کھڑا ہونا۔

(۷) زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔

(۸) وقوف کی نیت کرنا۔

(۹) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا۔

(۱۰) دعا تین مرتبہ پڑھنا۔

(۱۱) حمد وصلوٰۃ سے دعا شروع کرنا اور حمد وصلوٰۃ پر ختم کرنا۔

(۱۲) پاک ہونا۔

(۱۳) جو روزہ رکھ سکے اسے روزہ رکھنا۔

(۱۴) دھوپ میں کھڑا ہونا۔

(۱۵) جھگڑا نہ کرنا۔

(۱۶) اچھے اعمال مثلاً صدقہ کرنا۔

مکروہات وقوف

(۱) نماز ظہر وعصر سے فارغ ہو کر وقوف میں تاخیر کرنا۔

(۲) راستہ میں کھڑا ہونا۔

(۳) بلا عذر لیٹ کر وقوف کرنا۔

(۴) زوال سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

(۵) غفلت ولاابالی پن کے ساتھ وقوف کرنا۔

(۶) غروب کے بعد روانگی میں دیر کرنا۔

(۷) آفتاب غروب ہونے سے پہلے چلنا (جبکہ حدود عرفات سے غروب کے بعد نکلنا)

(۸) مغرب کی نماز عرفات یا راستہ میں پڑھنا۔

(۹) اتنی جلدی اور تیزی سے چلنا کہ دوسروں کو تکلیف ہو۔

کیفیت وقوف عرفہ

☆ جب نماز پڑھ چکے تو مسجد سے نکل کر موقف پر جائے، تاخیر نہ کرے کہ تاخیر مکروہ ہے جو لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھیں وہ اس سے فارغ ہو کر جائیں۔

☆ امام کے لیے سوار ہو کر اور لوگوں کے لیے پیدل کھڑا ہونا افضل ہے۔

☆ جہاں تک ہو سکے جبل رحمت کے قریب قبلہ رُخ دُعا کی طرح ہاتھ اٹھائے کھڑا ہو، جبل رحمت کے اوپر نہ چڑھے کہ یہ بدعت ہے۔

☆ عرفات میں وقوف کے لیے کھڑا رہنا مستحب ہے شرط و واجب نہیں، ضعف تکان یا عذر ہو۔ تو لیٹ کر، بیٹھ کر جس طرح ہو سکے کر لے۔

☆ وقوف میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر حمد و ثنا، درود و دعا، اذکار و تلبیہ پڑھتے رہنا چاہیے اور خوب گڑگڑا کر اپنے لیے، اپنے عزیز و اقارب، دوست احباب، بزرگوں کے لیے نیز سب مسلمانوں کے لیے دعا کرنی چاہیئے یہ قبولیت دعا کا خاص موقعہ ہے جو بار بار نہیں آتا اس لیے غفلت و بے پرواہی میں ضائع نہ کرنا چاہیئے۔

☆ افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑا ہو کر مغرب تک وقوف کرے۔ پورے وقت کھڑا نہ ہو سکے تو بیچ میں کچھ دیر کے لیے بیٹھ جائے۔ پھر کھڑا ہو جائے۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے رکھے تھک جائے تو ہاتھ چھوڑ کر بھی دُعا کر سکتا ہے۔

☆ وقوف کے وقت کوئی خاص دعا معین تو نہیں، دل جس میں لگے اور خشوع و خضوع سے جو چاہے مانگے اور خوب گڑگڑا کر مانگے۔

☆ اگر اژدہام کی وجہ سے تکلیف ہو یا دِل جمعی نہ ہو تو کسی علیحدہ جگہ بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔

☆ اگر اپنی جائے قیام کا راستہ بھول جانے کا اندیشہ ہو تو اپنے خیمہ وغیرہ ہی میں وقوف کرے۔

☆ عورتیں مردوں کے ساتھ رَل مِل کر نہ کھڑی ہوں۔

☆ اگر برداشت ہو سکے تو دھوپ میں کھڑا ہو اور غروب آفتاب تک خوب رو رو کر دعاء توبہ و استغفار کرے اور اگر برداشت نہ ہو یا تکلیف کا اندیشہ ہو تو سایہ میں کھڑا ہو جائے۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد موقف میں وقوف کرے اور قبلہ رُخ ہو کر سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہٗ الملک ولہٗ الحمد وھو علیٰ کُلِّ شیٍٔ قدیر۔ پھر سو مرتبہ قل ہو اللہ احد اور سو مرتبہ نماز والا درود شریف پڑھے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ بتاؤ میرے اس بندہ کا کیا صلہ ہے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی، عظمت و کبریائی بیان کی، حمد وثناء کی اور میرے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا (سنو) اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں نے اس کو بخش دیا، اپنے لیے اگر وہ شفاعت کرے تو میں نے وہ بھی قبول کی، اور اگر وہ اہل مؤقف کی سفارش کرے تو میں اسے بھی قبول کر لوں گا" (او کما قال)

☆ جی چاہے اور پڑھ سکے تو وقوف کے درمیان یہ دُعا پڑھتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا

اے اللہ تو ایسا معبود نہیں جسے ہم نے خود گھڑ لیا ہو اور نہ تو

بِرَبٍّ يَّبِيْدُ ذِكْرُهٗ اِبْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ

ایسا رب ہے جس کا وجود ناپید ہو اور ہم نے ایجاد کر لیا ہو اور نہ تیرا دائی

شُرَكَاءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ

شریک ہے نہ تیرے ساتھ مل کر فیصلہ کرتا ہو اور تجھ سے پہلے بھی ہمارا کوئی

مِنْ اِلٰهٍ نَّلْجَاُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى

معبود نہ تھا کہ ہم اس کی پناہ میں رہتے ہوں اور تجھے چھوڑ رکھا ہو ہماری تخلیق میں بھی تیرا

خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكَهٗ فِيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

کوئی مددگار نہ تھا کہ ہم اسے تیرا شریک قرار دے لیں بلندی و برتری اور برکت والا صرف تو ہی ہے

فَنَسْأَلُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِغْفِرْلِىْ۔ اَللّٰهُمَّ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ ہی سے ہماری التجا ہے کہ ہماری مغفرت فرما اے اللہ

اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِىْ وَتَرٰى مَكَانِىْ وَتَعْلَمُ

میں جو کہتا ہوں تو سنتا ہے میں جہاں ہوں وہ تیری نظر میں ہے تو میری

سِرِّىْ وَعَلَانِيَتِىْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَىْءٌ

ظاہر و پوشیدہ ہر بات کو جانتا ہے میری کوئی بات کوئی کام تجھ سے ڈھکا

مِّنْ اَمْرِىْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ

چھپا نہیں میں سختیوں میں گھرا ہوا ایسا بے نوا، محتاج، فریادی، پناہ کا

الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ

طلبگار، لرزاں و ترساں اور اپنے گناہوں کا معترف غلام

بِذَنْبِيْ - اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ

ہوں، جو تجھ سے مسکین کی طرح سوال کر رہا ہے

وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ

اور تیرے سامنے ذلیل مجرم کی طرح گڑگڑا رہا ہے اور جو تجھے مصیبت زدہ

وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ وَدُعَاءَ

اور خوفزدہ کی طرح پکار رہا ہے۔ جس کی پکار اس شخص کی جیسی ہے جس

مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ

کی گردن تیرے سامنے خم ہے جس کی آنکھیں آنسو بہا رہی

عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ

ہیں، جس کا جسم تیرے آگے ذلیل حالت میں پڑا ہے اور تیرے آگے جس کی ناک

اَنْفُهٗ - اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ

خاک آلود ہے اے اللہ میری التجا کو ٹھکرا کر مجھے محروم و مایوس

شَقِيًّا وَّكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ

نہ فرما آپ میرے لیے رؤف و رحیم بن جائیے جن سے سوال کیا

الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ - اَللّٰهُمَّ

جاسکتا ہے ان میں آپ ہی سب سے بہتر اور جو کچھ دے سکتے ہیں ان میں آپ ہی سب سے زیادہ سننے اور عطا

يَاذَا الْمَنِّ الَّذِىْ لَا يُكَافِىْ اِمْتِنَانُهٗ وَ

فرمانے والے ہیں اے احسان والے خدا جس کے انعام کا کوئی بدلہ نہیں ہوسکتا اور ایسی

الطَّوْلِ الَّذِىْ لَا يُجَازِىْ اِنْعَامُهٗ وَاِحْسَانُهٗ

بخشش والے کہ ان کے انعام و احسان کا کوئی عوض نہیں ہو سکتا

نَسْئَلُكَ بِكَ وَلَا نَسْئَلُكَ بِاَحَدٍ غَيْرِكَ

ہم تجھ سے ہی یہ مانگتے ہیں تیرے سوا کسی اور سے بالکل نہیں مانگتے کہ قبر میں سوال کے وقت

اَنْ تُطْلِقَ اَلْسِنَتَنَا عِنْدَ السُّؤَالِ وَتُوَفِّقَنَا

ہمیں جواب کے لیے گویائی کی ہمت عطا فرما اور دنیا میں ہمیں

لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَتَجْعَلَنَا مِنَ الْاٰمِنِيْنَ

اچھے اعمال کی توفیق بخش اور زمینوں کے زیر وزبر ہونے اور بھونچال

يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ يَا ذَا الْعِزَّةِ

والے دن (قیامت) کو ہمیں مامون و بے خوف رہنے والوں میں سے کر اے عزت

وَالْجَلَالِ۔ اَسْئَلُكَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ قَبْلَ

جلال کے مالک اے منبع و مرکز انوار سب نوروں سے کے جو وقت و مدت

الْاَزْمِنَةِ وَالدُّهُوْرِ۔ اَنْتَ الْبَاقِىْ بِلَا

سے پہلے بھی موجود تھا میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں باقی تیری ہی ذات ہے جسے

زَوَالٍ اَلْغَنِىُّ بِلَا مِثَالٍ اَلْقُدُّوْسُ الطَّاهِرُ

زوال نہیں تو غنی بے مثال ہے پاک و منزہ غالب و برتر تیری

الْعَلِیِّ الْقَاهِرِ الَّذِیْ لَا یُحِیْطُ بِهٖ مَکَانٌ

تی ذات مقدس ہے ایسی ذات جسے نہ کوئی جگہ گھیر سکے اور جو

وَّلَا یَشْتَمِلُ عَلَیْهِ زَمَانٌ ۔ اَسْئَلُکَ

نہ زمانہ کی وسعتوں میں سما سکے میں تجھ سے

بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی کُلِّهَا وَبِاَعْظَمِ اَسْمَآئِکَ

تیرے تمام اچھے ناموں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو تیرے نزدیک اعظم ہیں

اِلَیْکَ وَاَشْرَفِهَا عِنْدَکَ مَنْزِلَةً وَّاَجْزَلِهَا

اور باعتبار مرتبہ کے شریف تر ہیں اور باعتبار ثواب کے بزرگ تر ہیں اور جن کے

عِنْدَکَ ثَوَابًا وَّاَسْرَعِهَا مِنْکَ اِجَابَةً

طفیل تو فوراً شرف قبول عطا فرماتا ہے اور سوال کرتا

وَبِاِسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الْجَلِیْلِ

ہوں تیرے اس نام کے ذریعہ جو پوشیدہ خزانہ کے طور پر ہے جو

الْاَجَلِّ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ الْعَظِیْمِ

بزرگ و بزرگ تر بڑا اور بہت ہی بڑا عظیم و عظیم تر ہے

الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّهٗ وَتَرْضٰی عَمَّنْ

جو تجھے محبوب بھی ہے اور جو اس کے وسیلہ سے مانگے

دَعَاکَ بِهٖ وَتَسْتَجِیْبُ لَهٗ دُعَآءَهٗ اَسْئَلُکَ

تو اس سے خوش بھی ہوتا ہے اور اس کی مانگ پوری بھی کر دیتا ہے اے اللہ میں تجھ

اَللّٰھُمَّ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ

سے سوال کرتا ہوں اس اقرار کے ساتھ کہ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو ہی بڑا مہربان اور تو ہی نعمت دینے

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوْالْجَلَالِ

والا ہے زمین و آسمان کا خالق تو ہی ہے، جلال و اکرام کا مستحق

وَالْاِکْرَامِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ

بھی تو ہی ہے غیب و شہود کا جاننے والا بھی تو ہی ہے کبریائی اور علو تیرے ہی

الْمُتَعَالُ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ

لیے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تیرے اس عظیم و عظیم تر نام کے وسیلے

الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ

سے کہ جب کوئی اس کے وسیلے سے تجھے پکارے تو تو اس کی پکار سنتا ہے اور

اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَیْتَ۔ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

جب کوئی اس کے ذریعہ کچھ مانگے تو تو مرحمت فرماتا ہے اور میں تیرے اس نام کے وسیلے

الَّذِیْ یَذِلُّ لِعَظَمَتِهٖ الْعُظَمَآءُ وَالْمُلُوْكُ

سے سوال کرتا ہوں جس کی عظمت کے سامنے دنیا کا ہر بڑا اور بادشاہ، درندہ

وَالسِّبَاعُ وَالْھَوَامُّ وَكُلُّ شَیْءٍ خَلَقْتَهٗ یَا

اور گزندہ اور جو کچھ تو نے پیدا کیا ہے سب حقیر ہیں

اَللّٰهُ۔ یَا رَبِّ اسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ۔ یَا مَنْ لَهٗ

اے میرے رب میری التجا قبول فرما لے اے وہ جس کے لیے

الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ ۔ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

عزت و غلبہ شایاں ہے ۔ اے عالم ظاہر و غائب پر قابو یافتہ ذات،

يَا مَنْ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ۔ سُبْحٰنَكَ رَبِّ

اے وہ جو ایسا زندہ ہے کہ اس کیلئے موت ہے ہی نہیں اے رب تو پاک ہے

مَا اَعْظَمَ شَانَكَ وَاَرْفَعَ مَكَانَكَ اَنْتَ

تیری عظمت شان اور رفعت مقام کا کیا ٹھکانہ ۔ میرا رب تو ہی

يَا رَبِّيْ مُتَقَدِّسًا فِيْ جَبَرُوْتِهٖ اِلَيْكَ اَرْغَبُ

ہے جو پاک صفات کا مالک ہے ، میں تیری طرف ہی جھکتا ہوں

وَاِيَّاكَ اَرْهَبُ يَا عَظِيْمُ يَا كَبِيْرُ يَا

اور تجھ ہی سے ڈرتا ہوں اے عظیم اے کبریائی کے مالک اے

جَبَّارُ يَا قَادِرُ يَا قَوِيُّ تَبَارَكْتَ يَا عَظِيْمُ

بلند شان اے قادر و توانا بزرگی تیرے ہی لیے ہے اے عظیم

تَعَالَيْتَ يَا عَلِيْمُ سُبْحٰنَكَ يَا عَظِيْمُ

برتری تیرے ہی لائق ہے اے علیم ۔ اے عظیم خدا پاکی تیری ہی شان ہے

سُبْحٰنَكَ يَا جَلِيْلُ ۔ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

اے جلیل پاکی تیری ہی شان ہے ۔ میں تیرے اس نام کے وسیلہ سے جو عظیم ہے

الْعَظِيْمِ التَّامِّ الْكَبِيْرِ اَنْ لَّا تُسَلِّطَ عَلَيْنَا

کامل ہے بزرگ ہے تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ ہم پر تو کسی ظالم و جابر کو

جَبَّارًا عَنِيدًا وَّلَا شَيْطَانًا مَّرِيدًا وَّلَا

مسلط کر اور نہ شیطان سرکش اور حاسد و بدخواہ

اِنْسَانًا حَسُوْدًا وَّلَا ضَعِيْفًا مِّنْ خَلْقِكَ

انسان کو اور نہ اپنے بندوں میں سے کمزور کو

وَلَا شَدِيْدًا وَّلَا بَارًّا وَّلَا فَاجِرًا وَّلَا

اور نہ تند خو اور سخت گیر کو نہ کسی نیک کو نہ کسی بدکار اور نہ

عَبِيْدًا وَلَا عَنِيْدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ

متکبر اور جھگڑالو کو اے اللہ میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں

فَاِنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا

اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ

نہیں تو یکتا ہے تو ایک ہے بے نیاز ہے

الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ

نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ تجھے کسی نے پیدا کیا ہے اور نہ ہی تیری جا بنی

لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا هُوَ اِلَّا

اور جوڑ کا کوئی ہے اے اشارہ رہ، کے مصداق کوئی اور وہ تیرے سوا

هُوَ يَا مَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يَا اَزَلِىُّ يَا

نہیں وہ، معبود بھی تیرے سوا کوئی نہیں۔ اے ازلی اے

اَبَدِیٌّ یَا دَهْرِیٌّ یَا دَیْمُوْمِیٌّ یَا مَنْ هُوَ

ابدی ہمیشہ دائم و قائم رہنے والے اور اے وہ جو ایسا

اَلْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ

زندہ ہے جس کے لیے موت ہے ہی نہیں اے ہمارے اور ہر چیز کے

شَیْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ اَللّٰهُمَّ

یکتا معبود تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمُ الْغَیْبِ

آسمان و زمین کو تو نے ہی وجود بخشا غیب و شہود کا

وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ

تو ہی عالم ہے تو رحمٰن بھی ہے رحیم بھی تو زندہ بھی ہے اور

اَلْقَیُّوْمُ الدَّیَّانُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ الْبَاعِثُ

زندگی کو ثبات بھی تجھ ہی سے ہے تو بڑا دیالو، مہربان اور احسان کرنے والا ہے قبروں سے

اَلْوَارِثُ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اٹھانے والا بھی تو ہے اور سب کا وارث بھی تو ہی ہے اے جلال و اکرام کے مالک

قُلُوْبُ الْخَلَائِقِ بِیَدِكَ وَنَوَاصِیْهِمْ

مخلوق کے دلوں پر تیرا ہی قبضہ ہے اور ان کی پیشانیاں تیرے ہی آگے

اِلَیْكَ فَاَنْتَ تَزْرَعُ الْخَیْرَ فِیْ

جھکی ہیں انکے دلوں میں خیر کی نمود تیرا ہی کام ہے اور تو ہی اپنی مرضی سے انکے

قُلُوبِهِمْ وَ تَمْحُو الشَّرَّ اِذَا نَشَأَتْ مِنْهُمْ
دلوں سے شر و فساد محو کرتا ہے اسی لیے اے میرے اللہ
فَاَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَمْحُوَ مِنْ قَلْبِيْ كُلَّ
تجھ سے میری التجا ہے کہ میرے دل سے ہر وہ چیز محو کر دے جو
شَيْءٍ تَكْرَهُهُ وَ اَنْ تَحْشُوَ قَلْبِيْ مِنْ خَشْيَتِكَ
تجھے ناگوار ہے اور میرے دل میں اپنی خشیت ، معرفت
وَمَعْرِفَتِكَ وَ رَهْبَتِكَ وَ الرَّغْبَةِ فِيْمَا
اور خوف اور اپنے پاس کی چیزوں کا شوق پیدا
عِنْدَكَ وَ الْاَمْنَ وَ السَّلَامَةَ وَ الْعَافِيَةَ وَ
فرما دے اور امن و سلامتی اور عافیت عطا فرما
اَعْطِفْ عَلَيْنَا بِالرَّحْمَةِ وَ الْبَرَكَةِ مِنْكَ
اپنی جانب سے ہم پر رحمت و برکت نازل فرما
وَ اَلْهِمْنَا الصَّوَابَ وَ الْحِكْمَةَ فَنَسْئَلُكَ
اور ہمیں صواب اور حکمت الہام فرما اے اللہ ہم
اَللّٰهُمَّ عِلْمَ الْخَائِفِيْنَ وَاِنَابَةَ الْمُخْبِتِيْنَ
تجھ سے ڈرنے والوں کا سا علم ، برگزیدہ اصحاب کا سا تعلق خاطر
وَاِخْلَاصَ الْمُوْقِنِيْنَ وَ شُكْرَ الصّٰبِرِيْنَ وَ
یقین والوں کا سا خلوص صبر کرنے والوں کا سا شکر اور

تَوْبَةَ الصِّدِّيقِيْنَ وَنَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِ

سچوں جیسی توبہ کا سوال کرتے ہیں اور اے اللہ ہم تیری ذات کے نور

وَجْهِكَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ

کے وسیلہ سے جس نے تیرے عرش کے چپہ چپہ کو پُر کر رکھا ہے یہ

تَرْزُقَ فِیْ قَلْبِیْ مَعْرِفَتَكَ حَتّٰی اَعْرِفَكَ

مانگتے ہیں کہ تو میرے دل میں اپنی معرفت کی نمو فرما تاکہ میں تیری ایسی معرفت حاصل

حَقَّ مَعْرِفَتَكَ كَمَا يَنْبَغِیْ اَنْ تُعْرَفَ بِهٖ

کر سکوں جو تیری پہچان کا حق ادا کر سکے اور جس کے ذریعہ تو اپنی مناسب پہچان کروائے

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا

ہمارے آقا و مولا اور ہمارے پیارے نبی محمد پر جو رسولوں

مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ

کے امام اور نبیوں کے خاتم ہیں درود و سلام بے شمار نازل

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَّ

فرما اور آپ کی آل اولاد اور اصحاب پر بھی ! اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَهُوَ حَسْبُنَا

تمام تعریفوں کا مستحق اللہ رب العالمین ہی ہے وہی ہمارے لیے کافی بھی ہے

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور بہت اچھا سہارا بھی۔ اللہ بزرگ و برتر کے سوا نہ کسی طاقت کا کوئی

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

وجود ہے نہ قوت کا

☆ جمعہ اگر ۹ ذی الحجہ کو پڑے تو اس دن کے وقوف کی فضیلت اور دنوں سے ستر گنا زیادہ ہے، اور غالبًا اسی وجہ سے عوام جمعہ کے دن کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں، ورنہ حجِ اکبر عمرہ کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے۔ کیونکہ عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے

۱۰ ذی الحجہ تیسرا دن

پہلا واجب۔ وقوف مزدلفہ

☆ غروب آفتاب کے بعد جتنا جلد ہو سکے عرفات سے روانہ ہو جائے۔ کیونکہ تاخیر کرنا مکروہ ہے، بہتر یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ چلے لیکن اگر امام چلنے میں دیر کرے تو امام کا انتظار نہ کرے، ہجوم کی وجہ سے جلد روانگی نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ مزدلفہ عرفات سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، عرفات سے چل کر رات کو مزدلفہ میں قیام کرنا ہوتا ہے۔ راستہ میں تلبیہ، دعا، استغفار، تکبیر درود شریف کی کثرت رکھے۔

☆ عرفات میں یا راستہ میں مغرب یا عشاء کی نماز نہ پڑھے۔ اگر پڑھ لی تو اس کا لوٹانا واجب ہے، یہ دونوں نمازیں مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔

☆ مُزدلفہ میں پاپیادہ داخل ہونا مستحب ہے، داخلہ سے پہلے غسل بھی مستحب ہے۔

☆ مُزدلفہ میں جبل قزح (مشعر حرام) کے قریب راستہ کے دائیں جانب ٹھہرنا بہتر ہے راستہ میں اور لوگوں سے علیحدہ نہ ٹھہرے۔

☆ مُزدلفہ پہنچ کر اگر عشاء کا وقت ہو گیا تو فوراً نماز پڑھے اور اگر عشاء کا وقت نہ ہوا ہو تو وقت ہونے کا انتظار کرے۔

☆ مزدلفہ میں دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کے لیے جماعت شرط نہیں، تنہا بھی پڑھے تو اکٹھی پڑھے۔ البتہ جمع بین الصلوٰتین کے لیے یہ شرائط ضروری ہیں۔

(۱) حج کا احرام ہونا۔

(۲) وقوف عرفہ کے بعد ہونا۔

(۳) ۱۰ ذی الحجہ کی رات ہونا۔ صبح صادق تک جمع کر سکتا ہے۔

(۴) مزدلفہ میں جمع کرنا۔ اس کی حدود سے باہر جمع نہیں کر سکتا۔

(۵) عشاء کا وقت ہونا۔

(۶) دونوں نمازیں ترتیب سے پڑھنا۔ اگر عشاء کی پہلے پڑھ لی تو دوبارہ پڑھے

☆ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو اذان کہی جائے اور تکبیر کہہ کر مغرب کی نماز پڑھے۔ مغرب کی نماز قضا کی نیت نہ کرے۔ بعد مغرب کی سنن و نوافل نہ پڑھے بلکہ پہلی تکبیر سے ہی عشاء کی نماز پڑھ لی جائے۔ یہ سنن و نوافل عشاء کے بعد پڑھے، درمیان میں کوئی کام بھی بلاضرورت نہ کرے اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو عشاء کے لیے بھی تکبیر کہے۔

☆ عرفات سے واپسی پر اگر راستہ بھول گیا اور مزدلفہ نہیں پہنچا تو نماز کو صبح صادق تک مؤخر کرے جب صبح صادق قریب ہو تب پڑھے۔

☆ مزدلفہ میں دونوں نمازوں کا اکٹھا کرنا واجب ہے۔

☆ مغرب و عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر قیام کا بندوبست کرے کیونکہ یہ پوری رات مزدلفہ میں گزاری جائے گی ——— یہاں صبح صادق تک ٹھہرنا سنت موکدہ ہے۔

☆ مزدلفہ میں واجب وقوف کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔ اگر اس وقت میں ایک لمحہ کے لیے بھی وقوف ہو گیا یا سوتے جاگتے، بے ہوشی کے عالم میں مزدلفہ سے گزر گیا تب بھی وقوف ہو گیا چاہے اسے مزدلفہ کا علم ہو یا نہ ہو۔

☆ اگر صبح صادق سے پہلے کوئی مزدلفہ سے چلا جائے گا تو اس پر دم واجب ہو گا۔ ہاں اگر صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں چلا گیا تو دم واجب نہ ہو گا۔ ویسے مزدلفہ سے روانگی کا بہتر وقت وہ ہے کہ سورج نکلنے میں اتنی دیر ہو کہ دو رکعت پڑھ سکے۔

☆ اس رات جاگنا، نوافل، تلاوت، دعا، ذکر اذکار مستحب ہے بعض علماء نے اس رات کو لیلۃ القدر سے بھی افضل کہا ہے۔

☆ صبح صادق کے بعد ممکن ہو تو امام کے ساتھ اول وقت نماز پڑھے اور جبل قزح (مشعر الحرام) کے قریب وقوف کرے ممکن نہ ہو تو اپنی جائے قیام ہی پر جماعت سے یا تنہا نماز پڑھ کر وہیں وقوف کرے۔

☆ وقوف مزدلفہ کے لیے غسل مستحب ہے۔

☆ اگر کوئی نماز سے پہلے (صبح صادق کے بعد) وقوف کرے اور نماز اجالا پھیلنے کے بعد پڑھے تو بھی جائز ہے، مگر اولیٰ یہی ہے کہ نماز کے بعد وقوف کرے، احناف کے

ہاں اس دن صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنے کی اجازت ہے۔

☆ اگر کوئی مریض اور کمزور یا اژدہام کے خوف سے عورت، مزدلفہ میں قیام و وقوف نہ کرے تو اس پر دم واجب نہ ہوگا۔ مرد اگر ہجوم کے ڈر سے وقوف نہ کرے گا۔ تو اس پر دم واجب ہوگا۔

☆ اسی طرح اگر کوئی بالکل اخیر وقت یعنی صبح صادق کے وقت عرفات پہنچے اور وہ سورج نکلنے تک مزدلفہ واپس نہ پہنچ سکے تو اس پر بھی دم واجب نہ ہوگا۔

☆ مزدلفہ کی پوری وادی وقوف کی جگہ ہے مگر اس سے ملحقہ وادی محسّرہ وادی ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا (جو منیٰ کی طرف مزدلفہ سے خارج ہے، یہ منیٰ کا حصہ بھی نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان حد فاصل ہے یہ فاصلہ ۵۴۵ گز کے قریب ہے) وہاں نہ ٹھہرے، حکومت نے اس کے شروع میں تختی لگا کر نشان دہی کر رکھی ہے اس وادی سے جلدی اور تیزی سے گزر جانے کا حکم ہے۔ اس کو وادی النار بھی کہتے ہیں۔

☆ وقوف مزدلفہ میں درود شریف، تلبیہ، تکبیر، تہلیل، دعا، استغفار بکثرت پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے۔

☆ میدان مزدلفہ سے ہی صبح کی رمی کے لیے سات کنکریاں کھجور کی گٹھلی یا بڑے چنے کے برابر چن لے اور اگر چاروں دن کی رمی کے لیے ستر کنکریاں لے لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

دوسرا واجب، رمی جمرۂ عقبہ

☆ طلوع آفتاب میں بقدر دو رکعت وقت رہ جائے تو مزدلفہ سے روانہ ہو جائے

مزدلفہ ہی میں سورج نکل آئے (جیسا کہ اژدہام کی وجہ سے آج کل ہوتا ہے) تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جب منیٰ پہنچ جائے تو جائے قیام پر پہنچ کر سامان وغیرہ اتارنے اور رکھنے سے فارغ ہو کر، جمرہ عقبہ کی رمی کو جائے۔

☆ رمی کے لیے جو کنکریاں مزدلفہ سے لی ہیں ان کو دھو لیا جائے تو بہتر ہے اور اگر ان کے ناپاک ہونے کا یقین ہو تو دھونا لازمی ہے وہاں سے کنکر نہ لی ہوں تو کہیں سے لے لے مگر جمرات کے پاس سے نہ اٹھائے نہ کسی مسجد سے اٹھائے۔

☆ بڑی کنکر اور پتھر مارنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے اور جوتے یا لکڑی وغیرہ مارنا جہالت ہے اس سے رمی نہیں ہوتی۔

☆ ناپاک کنکریوں سے رمی مکروہ ہے اسی طرح بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا بھی مکروہ ہے۔

☆ ۱۰ ذی الحجہ کو صرف جمرہ عقبہ کی رمی واجب ہے دوسرے جمرات کی رمی کرنا بدعت اور جہالت ہے اس کا مسنون وقت تو طلوع آفتاب سے زوال تک ہے غروب آفتاب تک بھی جائز ہے، غروب کے بعد مکروہ ہے۔ مگر ضعیف، بیمار مردوں، اور عورتوں کے لیے مکروہ نہیں ہے۔ ویسے آخری وقت صبح صادق تک ہے۔ آج کل شدید اژدہام کی وجہ سے غروب تک کی اجازت سے فائدہ اٹھائیں۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔

☆ ۱۰ کی صبح صادق کے بعد سورج نکلنے تک بھی وقت مکروہ ہے مگر بیمار ضعیف مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ نہیں وہ سویرے آکر کر سکتے ہیں۔

☆ جمرہ عقبہ منیٰ کی طرف کا آخری جمرہ ہے اس سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر

کھڑا ہو، فاصلہ زیادہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس سے کم فاصلہ مکروہ ہے کھڑا ہونے کا رُخ یہ ہو کہ منیٰ دائیں جانب ہو اور مکہ بائیں جانب۔ ہر کنکری مارنے کے وقت تکبیر اور دعا اس طرح پڑھے۔ (اب جمرہ پر پل بنا دیا گیا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ کے نام کے ساتھ ابتدا کرتا ہوں
رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضًى	کبریائی اللہ ہی کے لیے ہے۔ یہ
لِّلرَّحْمٰنِ۔ اَللّٰهُمَّ	کنکر شیطان کو ذلیل کرنے اور
اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا	اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لیے
وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا	مارتا ہوں۔ اے اللہ میرے حج
وَّ سَعْيًا مَّشْكُوْرًا	کو مقبول فرما اور سعی عمل کی محنت کو
	قبول اور گناہوں کو معاف فرما۔

اور ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے۔

☆ اس دعا کے علاوہ سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ پڑھنا بھی جائز ہے لیکن بالکل خاموشی مکروہ ہے۔

☆ کنکر کو انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑ کر مارنا مستحب ہے اس کے علاوہ ہاتھ سے ہی کسی اور صورت سے مارے تو بھی جائز ہے۔

☆ رمی کا مذکورہ طریقہ مستحب ہے ورنہ جس طرح اور جس سمت سے موقعہ ہو رمی کر سکتا ہے۔

☆ رمی سیدھے ہاتھ سے مستحب ہے۔ ہاتھ اتنا اٹھائے کہ بغل کھل جائے۔

☆ ساتوں کنکریاں اک دم ماردیں تو یہ ایک ہی شمار ہوں گی چھ کنکریاں اور مارے۔

☆ ۱۰ر ذی الحجہ کی رمی واجب ہے اس کے چھوڑنے سے دم واجب ہوگا اگر ۱۱ر کی صبح صادق تک رمی نہ کی تو قضا بھی واجب ہے اور دم بھی۔

☆ جمرہ عقبہ کی رمی کے شروع کرتے ہی تلبیہ موقوف ہو جاتا ہے۔ اب تلبیہ نہ پڑھے۔

☆ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے لیے ٹھہرنا مسنون نہیں۔ اپنے مقام پر چلا جائے۔

☆ مرد، عورت، اچھے، بیمار، ضعیف ہر ایک کو خود اپنے ہاتھ سے رمی کرنی چاہیئے۔ عذر شرعی کی بنا پر نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے اور معتبر عذر ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو یا جمرات تک سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہیں اور سواری ملتی نہیں۔ ایسا شخص معذور ہے۔

☆ نائب کو چاہیئے کہ پہلے اپنی رمی کرے پھر دوسرے کی طرف سے کرے چاہے تو تینوں پر پہلے اپنی رمی کرے پھر تینوں پہ دوسرے کی، یا ایک ایک پہ دو دو مرتبہ کرے، مگر یہ ہرگز نہ کرے کہ ایک کنکر اپنی طرف سے اور ایک دوسرے کی طرف سے مارے کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

☆ معذور کی طرف سے دوسرے کی رمی کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ معذور حکم کرے۔ بغیر اس کے نائب بنائے اور حکم کیے رمی کر دی تو وہ معتبر نہیں۔ البتہ بیہوش اور چھوٹے بچوں اور پاگلوں کی طرف سے ان کے اولیاء خود کریں۔ تو جائز ہے۔

☆ کنکر اگر جمرہ پر نہ لگے اور اس کے قریب یعنی جو احاطہ بنا ہوا ہے اس میں گر جائے تو بھی جائز ہے اور اگر احاطہ سے باہر گرے تو صحیح نہیں۔ اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔

☆ کنکر جمرہ کی جڑ میں مارنی چاہیئے اوپر لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، جمرہ کے ستون اصل جمرہ نہیں۔ اصل جمرہ ستون کے نیچے زمین ہے۔

تیسرا واجب۔ قربانی

☆ قارن اور متمتع پر واجب ہے کہ جمرۂ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر اور کاموں سے پہلے قربانی کرے یہ قربانی مفرد کے لیے واجب نہیں مستحب ہے اس لیے اگر وہ قربانی سے پہلے سر منڈا لے تو اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں۔

☆ قارن اور متمتع نے اگر ذبح سے پہلے سر منڈا لیا تو دم واجب ہوگا کیونکہ ان کے لیے رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے۔

☆ اگر کوئی شخص ذبح کرنا جانتا ہو تو اس کے لیے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔

☆ منیٰ میں چونکہ عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اسلیے یہاں قربانی کے لیے نماز عید کا پہلے ہونا شرط نہیں۔

☆ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھانا مسنون ہے اس لیے اگر پکانے کا انتظام ہو تو گوشت لے آئے۔

☆ جو حاجی مکہ میں مقیم ہو اور صاحب نصاب بھی ہو تو اس پر عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب ہے مسافر پر نہیں۔

☆ قربانی کے جانور، اس کے گوشت وغیرہ کے تمام مسائل واحکام عیدالاضحیٰ کی قربانی کے مثل ہیں۔

☆ رمی کے بعد دو واجب یعنی قربانی اور حلق دسویں تاریخ کو واجب نہیں بارہویں تک بھی کر سکتے ہیں۔ اژدہام کی وجہ سے تکلیف اور مشقت ہو تو ۱۱ یا ۱۲ کو کرے لیکن قارن یا متمتع جب تک قربانی کر کے حلق نہ کرائے گا احرام سے نہ نکل سکے گا۔

چوتھا واجب ۔ حلق یا قصر

☆ ذبح سے فارغ ہو کر بال منڈائے یا کٹائے، منڈانا کتروانے سے افضل ہے چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے اس کے بغیر احرام نہیں کھل سکتا مگر صرف چوتھائی سر کی حجامت مکروہ تحریمی ہے حلال تو ہو جائے گا مگر اس کا گناہ ہوگا۔

☆ حجامت کراتے وقت قبلہ رو بیٹھے اور دائیں طرف سے شروع کرائے۔

☆ بال کتروانے میں یہ ضروری ہے کہ کم ازکم چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹیں۔ اگر بال اس سے چھوٹے ہوں تو پھر منڈانا ضروری ہے قصر کی اجازت نہیں۔

☆ لبیں، بغل، ناخن وغیرہ سر کے بال کٹانے کے بعد کٹائے اگر پہلے کرے گا تو جزا لازم ہوگی۔

☆ عورت کے لیے بال منڈانا حرام ہے وہ اپنے بالوں کو جمع کر کے چوٹی کے آخری سرے سے ایک انگلی کے برابر کتروالے۔ بال محرم سے کتروائے یا کسی حلال یا محرم عورت سے یا خود کترلے۔ نامحرم سے نہ کتروائے۔

☆ بال منڈوانے یا کتروانے کے بجائے اکھاڑے، یا دوا وغیرہ سے صاف کردے

یا لڑائی میں اکھڑ جائیں تو بھی کافی ہے خود اکھاڑنے یا دوسرے کے اکھاڑنے میں کوئی فرق نہیں۔

☆ اگر گنجا ہے اور سر پر بال نہیں تو اس کا خالی استرا پھروالینا کافی ہے یا سر پر زخم ہیں تو اگر ان زخموں پر استرا پھر سکتا ہو تو پھر والے اور اگر استرا بھی خالی نہ پھر سکتا ہو تو ایسے شخص سے یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے وہ بلا حجامت حلال ہو جائے گا مگر اس کے لیے احتیاط یہ ہے کہ وہ ۱۲ ر تک حلال نہ ہو۔

☆ اگر کسی ایسی جگہ چلا گیا جہاں استرا، قینچی کچھ میسر نہیں تو یہ عذر معتبر نہیں۔ جب تک حجامت نہ ہوگی۔ حلال نہ ہوگا۔

☆ حلال ہونے کے وقت محرم اپنی یا دوسرے کی خواہ وہ محرم ہی ہو حجامت کر سکتا ہے اس سے جزا واجب نہ ہوگی۔

☆ حجامت کا وقت ۱۰ ر ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہو کر ۱۲ ر ذی الحجہ تک رہتا ہے اسی وقت کے دوران حجامت کرانی واجب ہے دن رات کی کوئی قید نہیں حرم میں ہونا بھی ضروری ہے اگر کسی نے ان اوقات کے بعد یا حرم سے باہر حجامت کرائی تو وہ حلال تو ہو جائے گا مگر دم واجب ہوگا۔

☆ حجامت کے بعد احرام کی تمام ممنوعات جائز ہو جاتی ہیں البتہ بیوی سے صحبت و مقاربت جائز نہیں ہوتی یہ طواف زیارت کے بعد ہوتی ہے۔

طواف زیارت

☆ یوں تو ۱۰ ر ذی الحجہ کو اصل واجب صرف رمی جمرہ عقبہ ہے دوسرے واجب

۱۰ر کے بعد بھی ادا ہو سکتے ہیں مگر افضل اور بہتر یہی ہے کہ ان سے ۱۰ر ہی کو فارغ ہو لیا جائے، اسی طرح طواف زیارت بھی ۱۰ر ہی کو افضل ہے یہ طواف رکن اور فرض ہے۔ اس کا وقت ۱۰ر ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ر ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے اس وقت کا کیا ہوا طواف صحیح تو ہو جائے گا مگر دم واجب ہو گا۔

☆ طوافِ زیارت رمی اور حجامت کے بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں۔

☆ اگر طواف قدوم میں یا متمتع نے طواف نفل میں سعی کر لی ہے تو طواف زیارت بغیر رمل اور اضطباع کے کرے ورنہ رمل اور اضطباع بھی کرے۔

☆ طوافِ زیارت کے لیے احرام شرط نہیں سلے ہوئے کپڑوں میں بھی ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں اضطباع نہیں ہو گا۔

☆ طوافِ زیارت نہ کسی چیز سے فاسد ہوتا ہے نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا کچھ بدل ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص وقوف عرفہ کے بعد طواف سے پہلے مر جائے اور حج پورا کرنے کی وصیت کر جائے کہ میرا حج پورا کرا دینا تو ایک گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہو گا اور حج پورا ہو جائے گا۔ اس میں یہ تفصیل البتہ ہے کہ یہ صورت اس وقت ہے جبکہ حج فرض ہونے کے ایک دو سال بعد آیا ہو اور اگر حج فرض ہونے کے سال ہی آگیا تو اس کے لیے اتمام (بذریعہ قربانی) واجب نہ ہو گا کیونکہ اس کو ارکان پورا کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس کا حج بغیر طواف زیارت کے دم کے پورا ہو جائے گا جبکہ وقوف کے بعد مرا ہو۔

☆ یہ طواف تمام عمر میں ہو سکتا ہے، ایام نحر میں واجب ہے [illegible]

ہوجاتا ہے اور جب تک طواف زیارت نہ کرے گا بیوی سے صحبت اور مقاربت حلال نہ ہوگی چاہے مدت العمر گزر جائے۔

☆ حجامت سے پہلے اگر طواف زیارت کر لیا تو ممنوعات احرام حلال نہ ہوں گے کیونکہ حلال حجامت سے ہوتا ہے طواف سے نہیں۔

☆ عورت اگر نسوانی معمولات کی وجہ سے مقررہ وقت میں طواف زیارت نہ کر سکے تو اس پر کچھ واجب نہیں، البتہ اگر وہ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے اتنی دیر پہلے فارغ ہو گئی کہ چاہتی تو غسل کر کے مسجد حرام میں جا کر پورا طواف یا کم از کم اس کے چار پھیرے غروب سے پہلے کر سکتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو دم واجب ہوگا اور اگر اتنے کاموں کے لیے وقت نہ تھا تو کچھ واجب نہیں۔

☆ حیض ونفاس کی وجہ سے طوافِ زیارت عورت موخر کر سکتی ہے چھوڑ نہیں سکتی اسے فراغت اور پاکی کا انتظار کرنا چاہیئے اور وطن طواف زیارت کر کے جانا چاہیئے ورنہ یہ فرض تمام عمر اس کے ذمہ رہے گا اور دوبارہ آکر پھر ادا کرنا ہوگا اور ادائیگی تک خاوند سے بھی جدا رہنا پڑے گا۔

☆ طواف زیارت کے بعد پھر منیٰ واپس آجائے۔ رات منیٰ میں گزارنا سنت ہے کسی اور جگہ شب بسری مکروہ ہے خواہ مکہ میں رہے یا راستہ میں، رات کا اکثر حصہ بھی منیٰ سے باہر گزارنا مکروہ ہے مگر اس سے کوئی دم وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ہاں دن میں رمی، ذبح وحلق میں دیر ہوگئی اور طواف زیارت کے لیے رات کو آیا، یا مستورات وغیرہ کی سہولت کے لیے رات کو طواف زیارت کیا تو یہ صورت مکروہ نہیں۔

☆ منیٰ کے قیام کے دوران مسجد خیف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے مسجد کے بیچ میں جو قبہ ہے اس کی محراب میں خاص طور سے نماز پڑھے کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ مسجد خیف میں ستر انبیاء کے مدفون ہونے کی روایت بھی آئی ہے۔

۱۱ ذی الحجہ - چوتھا دن

☆ واجبات حج میں اب مختصر کام رہ گیا۔

☆ اگر ۱۰ ذی الحجہ کو ذبح و حلق اور طواف زیارت میں سے کوئی چیز رہ گئی تو اس کو آج انجام دے لے اور بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے ان سے فارغ ہو جائے۔

☆ آج تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔ آج کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ غروب کے بعد مکروہ ہے ۱۲ کی صبح صادق تک بھی کرے تو ادا ہو جائے گی اور دم نہیں دینا پڑے گا۔

☆ رمی کے دنوں کی راتیں منیٰ میں گزارنا سنت موکدہ اور بعض کے نزدیک واجب ہے بلا کسی جگہ رات گزارنا ممنوع ہے۔

☆ زوال کے بعد مسجد خیف میں اگر نماز ظہر با جماعت پڑھے یا کوئی عذر ہو تو اپنی جائے قیام پر با جماعت نماز پڑھ کر رمی کے لیے آئے۔

☆ آج تینوں جمرات کی رمی اس ترتیب سے کرے، پہلے جمرہ اولیٰ پر جو مسجد خیف کے قریب ہے آئے اور وہاں سات کنکریاں مارے۔ رمی سے فارغ ہو کر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رُخ کھڑا ہو کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دعا کے لیے کم از کم اتنی دیر کھڑا رہے جتنی دیر میں بیس آیات قرآنی پڑھی جا سکتی ہوں۔ اس وقفہ میں دعا، ذکر، تکبیر، تہلیل، توبہ

استغفار اور درود شریف میں مشغول رہے اور اپنے نیز اپنے اہل وعیال عزیز واقارب اور تمام مسلمانوں کے لیے دُعا کرے کیونکہ یہ مقام بھی مقبولیت دُعا کا ہے۔

☆ اس سے فارغ ہو کر جمرہ وسطیٰ (بیچ والے) پر آئے اور وہاں بھی اسی طرح رمی کرے اور رمی کے بعد حسب سابق دعا وغیرہ کرے۔

☆ اور آخر میں جمرہ عقبہ کی رمی کرے، یہاں رمی کے بعد دعا کے لیے نہ کھڑا ہو کہ یہ خلاف سنت ہے۔

☆ بس آج کا کام ختم ہوا، اپنی جائے قیام پر آجائے اور بقیہ وقت ذکر اذکار، ورد وظائف تلاوت قرآن، درود شریف میں گزارے۔

۱۲ ذی الحجہ ۔ پانچواں دن

☆ پرسوں یا کل کا کوئی واجب رہ گیا ہے تو آج اس کی قضا کرے یاد رہے کہ اس قضا کے ساتھ دم بھی واجب ہوگا۔

☆ آج کا اصل کام کل کی طرح صرف تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے آج بھی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔

☆ آج بھی تینوں جمرات کی رمی کل کی طرح کرے۔ آج بھی رمی کے سوا کوئی اور کام نہیں۔

☆ ۱۲ کی رمی کرنے کے بعد ۱۳ ذی الحجہ کی رمی کے لیے اختیار ہے اگر چاہے تو منیٰ میں ٹھہرے ورنہ آج کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جا سکتا ہے، بشرطیکہ غروب آفتاب سے قبل منیٰ سے نکل جائے اگر غروب آفتاب کے بعد گیا تو بکراہت جائز ہے لیکن اگر تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہو گی تو اب تیرھویں کی رمی بھی واجب ہو گئی بغیر رمی

کے جانا جائز نہیں، اگر بغیر رمی کے چلا گیا تو دم واجب ہوگا، البتہ تیرھویں کی رمی زوال سے پہلے کرنا جائز ہے۔ گو مسنون زوال کے بعد ہے۔

☆ باعتبار اصل تیرھویں کی رمی واجب نہیں افضل ہے۔ تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہو جانے کے بعد واجب ہوتی ہے تیرھویں کا آفتاب اگر غروب ہوگیا تو اب رمی کا وقت ختم ہوگیا۔ اب اس کی قضا بھی نہیں ہوسکتی صرف دم دینا ہی واجب ہوگا۔

☆ ایام حج میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار ہوتی ہے۔ مثلاً ۱۰ر کے دن کے بعد والی رات ۱۰ر کی شمار ہوگی۔ اس لیے اس میں کی ہوئی رمی ۱۰ر ہی کی شمار ہوگی۔ البتہ تیرھویں کے بعد کی رات اس کے تابع نہیں ہوتی وہ ۱۴ر کی شب شمار ہوگی۔

رمی کے متفرق مسائل

☆ رمی صحیح ہونے کی دس شرائط ہیں۔

(۱) کنکر کا پھینکنا ضروری ہے اس کے اوپر رکھ دینا کافی نہیں البتہ ڈال دینا گو کافی ہے مگر مکروہ ہے۔

(۲) ہاتھ سے رمی کرنا اگر کمان یا غلیل وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہ ہوگی۔

(۳) کنکر کا جمرہ کے قریب گرنا۔ دور گرے گی تو صحیح نہ ہوگی تین ہاتھ کا فاصلہ دور شمار ہوگا اس سے کم قریب۔

(۴) کنکر کا پھینکنے والے کے فعل سے گرنا مثلاً آدمی یا سواری کی پشت پر کنکر اٹک گئی اور اس آدمی نے گرائی یا اس کی حرکت سے گر گئی یا اس نے اٹھا کر رمی کردی یا جمرہ پر رکھ دی تو صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اس شخص کی حرکت کے بغیر لڑھک کر

جمرہ پر یا اس کے قریب گر گئی تو صحیح ہو جائے گی اور اگر گرنے کی صورت میں شک ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے۔

(۵) سات کنکریاں ایک ایک کرکے مارنا۔ اگر سب ایک دم ماردیں تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔

(۶) خود رمی کرنا، بلا عذر قدرت کے باوجود کسی اور سے کرانا جائز نہیں۔

☆ اگر معذور کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد جاتا رہے اور رمی کا وقت باقی ہو تو دوبارہ خود رمی کرنا ضروری نہیں۔

☆ بچہ، پاگل، نیم پاگل اور بے ہوش اگر بالکل رمی نہ کرے تو ان پر کچھ واجب نہیں البتہ مریض رمی نہیں کرے گا تو اس پر جزا واجب ہوگی۔

(۷) کنکر کا جنس زمین سے ہونا، خواہ پتھر ہو یا کوئی اور چیز، اس کے علاوہ کسی اور چیز سے رمی جائز نہیں۔

☆ پتھر، مٹی کی ڈلی، گارے کی گولی، گیرو، چونہ، ہڑتال، سرمہ، پہاڑی نمک، گندھک مردار سنگ، ریت سے رمی جائز ہے اریت کی ایک مٹھی ایک کنکر کے برابر شمار ہوگی رمگر پتھر سے رمی کرنا افضل ہے۔

سونا، چاندی، لوہا، تانبا، پیتل، عنبر، موتی، مونگا، جواہر، لکڑی، مینگنی، وغیرہ سے رمی جائز نہیں، یاقوت اور فیروزہ سے رمی کرنے میں اختلاف ہے احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے بھی نہ کرے۔

(۸) رمی کا وقت ہونا۔

(۹) رمی کے زیادہ عدد کا ہونا۔ چار ماریں اور تین چھوڑ دیں تو جزا واجب ہوگی۔

اور چار یا زیادہ چھوڑ دیں تو دم واجب ہوگا۔

(۱۰) تینوں جمرات کی رمی ترتیب وار کرنا۔ بعض کے نزدیک شرط ہے اور اکثر کے نزدیک سنت۔

☆ مرد و عورت دونوں کے لیے رمی کے احکام یکساں ہیں۔ البتہ عورت کے لیے رات کے وقت افضل ہے۔

☆ عورت، اور کمزور ضعیف مرد ۱۰ ذی الحجہ کو صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے رمی کر لیں تو مکروہ نہیں۔

☆ ہر جمرہ پر قصداً سات سے زیادہ کنکریاں مارنا مکروہ ہے۔ شک کی بناء پر زیادہ مارے تو مکروہ نہیں۔

☆ منیٰ کے ایام میں اسباب پہلے مکہ بھیج دینا یا عرفات جاتے وقت سامانِ منیٰ میں چھوڑ جانا مکروہ ہے۔ بشرطیکہ دل مشوش رہے۔ اور اطمینان رہو تو مکروہ نہیں۔

مکہ روانگی

☆ رمی سے فارغ ہو کر ۱۲ یا ۱۳ کو مکہ آجائیے، مکہ کے راستہ میں ایک وادی محصب نامی ہے، سنت یہ ہے کہ یہاں ۱۲ یا ۱۳ کو ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نماز پڑھے پھر ذرا سو یا لیٹ کر مکہ واپس آئے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تھوڑی دیر ٹھہر کر دعا کرے خواہ سواری سے اُتر کر یا سوار رہ کر۔

☆ محصب فناء مکہ ہے مکہ کے قبرستان سے متصل منیٰ کی جانب دو پہاڑوں کے

درمیان واقع ہے اس کا طول مکہ کے دروازہ سے جَبَلِ عیرَہ تک ہے مکہ کا قبرستان اس سے خارج ہے اس کا نام، اَبْطَح، بَطْحا اور حَصْبَاء بھی ہے۔ اب اس میں آبادی ہوگئی ہے اور اس کو مُعَابدَہ کہتے ہیں۔

☆ محصّب میں قیام سنت ہے، اس کا ترک بُرا ہے، اگر سفر میں آزاد ہو تو ضرور ٹھہرے موٹر، بس، وغیرہ کی وجہ سے مجبور ہو تو وہاں سے گزرتے ہوئے دعا وغیرہ کرے۔

☆ مکہ میں اب جب تک قیام رہے اس کو غنیمت اور سعادت سمجھو، جس قدر ہو سکے طواف کرو۔ عمرہ، طواف، اپنی طرف سے، والدین، اعزہ واقارب، استاذ، شیخ جس کی طرف سے چاہو کرو، نماز با جماعت کی پابندی کرو، بعض بدبخت فروعی اختلافات کی آڑ لے کر مکہ و مدینہ میں جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، بلکہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں، ان شیطانوں کے بہکانے میں نہ آئیں اور جماعت ترک نہ کریں۔ یاد رکھیں اپنے وطن میں آپ کو سب کچھ میسر آسکتا ہے مگر حرمین شریفین کی برکات اور سعادتیں نہیں مل سکتیں۔ اگر ایسا کوئی شخص آپ کو ملے تو اس کی باتوں پر توجہ نہ دینا چاہیئے۔

☆ نماز روزہ کے علاوہ صدقہ خیرات اور بھلائی کے کام کثرت سے کرو۔ فرصت کو غنیمت سمجھو معلوم نہیں پھر موقعہ ملے یا نہ!

☆ مشہور و معروف اداروں کی امداد کے علاوہ مستحق افراد کو تلاش کر کے ان کی امداد کرو اور ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ایک نعمتِ عظمیٰ اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی۔

☆ اب روانگی سے پہلے طواف وداع اور کرنا ہے۔ یہاں اس کا بیان کیا جاتا ہے۔

طوافِ وداع

☆ اس طواف کو طوافِ صدر، طوافِ واجب اور طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں۔ طوافِ وداع اس لیے کہتے ہیں کہ اس طواف کے بعد آفاقی رخصت ہو جاتا ہے۔

☆ یہ طواف میقات سے باہر رہنے والے ہر حاجی پر واجب ہے چاہے اس نے کسی بھی قسم کا حج کیا ہو۔ اہلِ حرم، اہلِ حل، اہلِ میقات، حائضہ اور نفساء (حیض و نفاس والی عورتیں)، مجنوں اور نابالغ پر واجب نہیں اور جس کا حج فوت ہو گیا یا جو محصر ہو یا جس نے صرف عمرہ کیا ہو اس پر بھی واجب نہیں۔

☆ طوافِ وداع مکی، حلی، میقاتی کے لیے مستحب ہے۔

☆ اگر کوئی ۱۲/ ذی الحجہ سے پہلے اقامت کی نیت کر کے یا حوالی مکہ کو مستقل وطن بنا لے تو اس سے طوافِ وداع ساقط ہو جاتا ہے لیکن اگر نیت ۱۲/ کے بعد کی یا نیت اقامت کی مستقل وطن نہیں بنایا تو ساقط نہیں ہو گا چاہے سالہا سال مکہ میں مقیم رہے۔

☆ طوافِ وداع کا اوّل وقت طوافِ زیارت کے بعد ہے اگر سفر کا ارادہ ہو اور مکہ کو وطن نہ بنایا ہو، اس کا آخر وقت معین نہیں۔ جب بھی کرے گا ادا ہو گا۔ قضا نہیں کہلائے گا۔

☆ اگر سفر کا ارادہ تھا اس لیے طوافِ وداع کر لیا پھر قیام ہو گیا تو طوافِ وداع ادا ہو گیا۔ اب چلنے کے وقت اعادہ مستحب ہے۔

☆ مستحب یہ ہے کہ جب سب کاموں سے فارغ ہو جائے تو طوافِ وداع

کرے تاکہ فوراً روانہ ہو جائے۔

☆ اگر وقت میں گنجائش ہو تو عورت حیض و نفاس سے فراغت کا انتظار کرے اور پاک ہو کر طواف وداع کر کے جائے۔ لیکن اگر وقت نہ ہو تو طواف نہ کرے بلکہ باب الوداع پر کھڑے ہو کر دعا کرلے کیونکہ ایسی حالت پر طواف واجب نہیں۔

☆ مکہ سے نکلنے سے پہلے حائضہ اگر پاک ہو جائے تو اس کو لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہے اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہو تو واجب نہیں۔

☆ جو شخص بغیر طواف وداع کیے مکہ سے چلا جائے تو جب تک میقات سے نہ نکلا ہو اس کو مکہ آکر طواف کرنا واجب ہے احرام کی ضرورت نہیں اور اگر میقات سے نکل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دم بھیج دے یا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر آئے پہلے عمرہ کرے پھر طواف وداع کر کے واپس جائے اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ نہ ہو گا۔

☆ میقات سے نکلنے کے بعد آنے کے لیے عمرہ کا احرام ضروری ہے۔ بلا احرام آنا منع ہے۔

☆ تنعیم وغیرہ جانے والے کے لیے طواف وداع واجب نہیں۔

☆ طواف قدوم، طواف وداع اور طواف زیارت کے لیے خاص ان طوافوں کا نام لے کر نیت کرنا ضروری نہیں۔ مطلق طواف کی نیت کافی ہے۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت جو طواف کیا جائے گا وہ طواف قدوم ہو جائے گا۔ ایام نحر کا طواف طواف زیارت اور چلتے وقت کا طواف وداع ہو جائے گا۔

☆ طواف زیارت کے بعد اگر کوئی نفل طواف کیا تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہو جائے گا۔

طواف وداع میں نہ رمل کرے نہ اس کے بعد سعی کرے۔ طواف سے فارغ ہو کر دوگانہ طواف پڑھے، قبلہ رُخ کھڑا ہو کر خوب ڈٹ کر زمزم پیئے زمزم سر اور چہرہ پر اور بدن پر ملے اور اپنے اوپر بھی ڈالے۔ پھر بیت اللہ کی دہلی کی لگر کو بوسہ دے، ملتزم شریف سے لپٹے، سینہ اور دایاں رخسار ملتزم سے لگا کر دایاں ہاتھ اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑے جیسے غلام اپنے آقا کا دامن پکڑ رہا ہو اور خوب گڑگڑائے۔ آہ وزاری کرے اور بیت اللہ کی جدائی پر متاسف وملول جدا ہو اور حجر اسود کا بوسہ لے کر، اُلٹے پاؤں باب الوداع سے بیت اللہ کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا اور روتا ہوا مسجد سے باہر نکلے اور دروازہ پر کھڑا ہو کر دعا مانگے اور یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا

پاکیزگی اور برکت سے لبریز بے انتہا تعریف رب کی سب اللہ ہی کے

فِيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِى الْعَوْدَ بَعْدَ الْعَوْدِ

لیے ہے اے اللہ اپنے محترم گھر میں بار بار ایک دفعہ کے بعد

اَلْمَرَّةَ بَعْدَ الْمَرَّةِ اِلٰى بَيْتِكَ الْحَرَامِ

دوبارہ حاضری کی سعادت سے مجھے مشرف فرما اور

وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ عِنْدَكَ يَا

مقبولین میں میرا شمار کر اے جلالت

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا

و کرامت والے مولیٰ اے اللہ

تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ

بیت محرم میں میری یہ حاضری آخری نہ ہو

وَاِنْ جَعَلْتَهٗ اٰخِرَ الْعَهْدِ فَعَوِّضْنِیْ عَنْهُ

اور اگر میرا وقت آخر ہی آگیا تو اس کے بدلہ مجھے جنت

الْجَنَّةَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ وَصَلَّى

مرحمت فرما اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے

اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

اَجْمَعِيْنَ۔

تبرکاتِ حرم

حرم کی مٹی، پتھر، خشک لکڑی، اذخر (گھاس)، کا حرم سے باہر نکالنا اور اپنے گھر لانا جائز ہے بشرطیکہ حرم کی زمین میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔ مسجد حرام سے کنکر، مٹی وغیرہ لینا درست نہیں۔ بیت اللہ کے اندر کا گرد وغبار بطور تبرک لینا درست ہے۔

☆ بیت اللہ کا پرانا غلاف جو لوگ تبرک کے لیے لاتے ہیں۔ اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہ غلاف بیت المال سے بنایا جاتا ہے تو بادشاہ کو اختیار ہے جس کو چاہے دے دے اور اس سے لوگ خرید لیں، اور اگر اوقاف سے بنایا جاتا ہے تو واقف کی شرط کے مطابق

اس کا مصرف ہو گا۔ اگر واقف کی شرائط معلوم نہ ہوں تو قدیم سے جو دستور چلا آرہا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

☆ جو غلاف بیت اللہ پر چڑھا ہوا ہو، اس کا ٹکڑا کاٹنا جائز نہیں۔

☆ غلاف کا کپڑا خریدنے والے کو پہننا جائز ہے اگر وہ ریشم ہو تو مرد کے لیے ناجائز ہے اور اگر اس پر کچھ لکھا ہوا یا کڑھا ہوا ہو تو کسی کے لیے بھی پہننا جائز نہیں۔

☆ کعبہ کی خوشبو تبرک کے طور پر لینا جائز نہیں چاہے اس پر لگی ہو چاہے علیحدہ، اگر کوئی لے لے تو واپس کرنا چاہیئے البتہ اپنی خوشبو کعبہ کو لگائے اور پھر اس سے کچھ لے لے تو یہ صورت جائز ہے، اسی طرح کعبہ کی کوئی بھی چیز لینا یا خدام سے خریدنا جائز نہیں۔ اپنا کوئی چیز کعبہ سے مس کر کے متبرک کر کے لانا جائز ہے۔

☆ آب زمزم لانا جائز ہے جس طرح کعبہ دیکھنا عبادت ہے اس طرح ثواب کی نیت سے زمزم کا دیکھنا بھی عبادت ہے۔

☆ زمزم سے کوئی ناپاکی دور کرنا۔ ناپاک چیز کو دھونا، غسل اتارنا ناجائز ہے۔ بطور تبرک غسل و وضو کر سکتا ہے ہاں زمزم کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ملے تو وضو اور غسل کرنا واجب ہے۔ تیمم کرنا جائز نہیں۔

☆ زمزم سے استنجا کرنا حرام ہے۔ بعض بزرگ کہتے ہیں کہ اس سے بواسیر ہو جاتی ہے۔

☆ زمزم کا کنواں چونکہ مسجد کے اندر ہے، اس لیے وہاں وضو کرنا۔ تھوکنا ناک صاف کرنا اور غسل کی حالت میں وہاں جانا اور غسل کرنا جائز نہیں۔

☆ زمزم کی خرید و فروخت جائز ہے، مگر مسجد حرم کے ساقی جس طرح پانی پلا کر

بخشش لیتے ہی رفقہا کے نزدیک یہ خرید و فروخت ہی ہے، جس کی مسجد میں ممانعت ہے اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ اگر ان حضرات کی امداد مطلوب ہو تو بغیر پانی پئے مدد کر دی جائے۔

حج بدل

☆ دوسرے شخص سے حج کرانے کو حج بدل کہتے ہیں، حج کرانے والے کو آمر اور اس کے حکم سے حج کرنے والے کو مامور کہتے ہیں۔

☆ ہر شخص اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ بخش سکتا ہے اور وہ عمل چاہے بدنی ہو جیسے نماز روزہ وغیرہ یا مالی، جیسے زکوٰۃ حج وصدقہ۔

☆ عبادات تین قسم کی ہوتی ہے۔

۱ مالی، جیسے زکوٰۃ صدقہ فطر۔ یہ عبادات نائب کے ذریعہ ادا کی جا سکتی ہیں چاہے بضرورت نائب مقرر کرے یا بلا ضرورت۔

۲ جانی، جیسے نماز، روزہ، یہ نائب کے ذریعہ ادا نہیں کی جا سکتیں۔

۳ جانی و مالی دونوں سے مرکب جیسے حج، یہ نائب کے ذریعہ صرف اسی صورت میں کرائی جا سکتی ہے جبکہ خود قادر نہ ہو، اگر خود قادر ہو تو پھر دوسرے سے نہیں کرا سکتا۔ البتہ نفلی حج وعمرہ دوسرے سے بھی بہر صورت کرا سکتا ہے۔

☆ جس شخص پر حج فرض ہوا اور اس کو وقت بھی ملا مگر حج نہیں کر سکا اور بعد میں ادا کرنے کی قدرت نہ رہی عاجز و معذور ہو گیا تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا فرض ہے اپنی زندگی میں کرائے یا وصیت کر جائے کہ مرنے بعد میری طرف سے حج کرانا۔ یہ وصیت اس

کے ذمہ واجب ہے۔

☆ ہاں اگر حج فرض ہونے کے بعد وقت نہیں ملا۔ یا فرض ہونے والے سال ہی حج کو چلا گیا مگر راستہ میں فوت ہو گیا تو اس سے حج ساقط ہو گیا اس کے ذمہ وصیت واجب نہیں۔

☆ عاجز ہونے کے اسباب یہ ہیں۔

☆ موت، قید۔ ایسا مرض جس کے دور ہونے کی امید نہ ہو۔ جیسے فالج، اندھا پن لنگڑا ہونا۔ اتنا بوڑھا ہونا کہ سواری پر بیٹھنے کی قدرت نہ رہے۔ عورت کے لیے محرم نہ ہونا۔ راستہ مامون نہ ہونا عجز ثابت ہونے کے لیے ان تمام اعذار کا موت کے وقت تک باقی رہنا شرط ہے۔

حج بدل کے شرائط

☆ دوسرے شخص سے نفل حج کرانے کے لیے تو صرف حج کی اہلیت یعنی اسلام اور عقل وتمیز کے علاوہ کوئی اور شرط نہیں البتہ فرض حج کسی دوسرے سے کرانے کیلئے بیس شرطیں ہیں، ان شرائط کے بغیر حج کرایا جائے گا تو ادا نہ ہوگا وہ شرائط یہ ہیں۔

(۱) حج کرانے والے پر حج فرض ہونا۔ اگر حج فرض ہونے سے پہلے کرا دیا اور بعد میں مالدار ہو گیا تو دوبارہ حج کرانا فرض ہوگا پہلا حج نفل شمار ہوگا۔

(۲) حج فرض ہونے کے بعد خود حج سے عاجز ہونے کے بعد حج کرانا۔ اگر عاجز ہونے سے پہلے حج کرایا اور پھر عاجز ہو گیا تو حج ادا نہیں ہوا دوبارہ کرانا واجب ہے۔

(۳) موت کے وقت تک عاجز رہنا اگر مرنے سے پہلے عذر جاتا رہا اور قادر ہو گیا تو خود حج کرنا واجب ہو گا البتہ ایسا عذر ہو جو عام طور پر دور نہیں ہوتا جیسے اندھاپن (وہ اندھاپن مراد نہیں جو آپریشن سے ٹھیک ہو جاتا ہے) اس میں اگر حج کے بعد قدرۃً آنکھیں اچھی ہو جائیں تو دوبارہ حج کرنا واجب نہ ہو گا۔

(۴) خود موجود ہو تو اپنی طرف سے دوسرے کو حج کرنے کا حکم دینا۔ اور اگر وصیت کر کے مرا ہو تو وصی یا وارث کا حکم کرنا۔ البتہ وارث اپنے مورث کی طرف سے یا اولاد اپنے والدین کی طرف سے مرنے کے بعد بلا ان کی اجازت کے کرے تو جائز ہے اور اگر بلا وصیت مر جائے اور وارث یا کوئی غیر شخص اس کی طرف سے حج کرا دے تو ان شاء اللہ فرض ادا ہو جائے گا۔

(۵) مصارف سفر میں حج کرانے والے کا روپیہ صرف ہونا۔ اگر حج کرنے والا اپنا روپیہ خرچ کرے گا تو اسی کا حج ہو گا۔ آمر کا نہ ہو گا، ہاں اگر اپنے پاس سے خرچ کر کے پھر آمر سے لے لیا تو آمر ہی کا حج ہو گا یا اکثر روپیہ آمر کا خرچ ہوا اور کچھ تھوڑا سا اپنے پاس سے خرچ کیا تو بھی آمر کا حج ہو جائے گا۔

(۶) احرام کے وقت آمر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔ اگر افعال حج شروع کرنے سے قبل بھی آمر کی طرف سے نیت کر لی تو درست ہے، افعال حج شروع کرنے کے بعد نیت معتبر نہیں۔ آمر کا خرچہ واپس کرنا ہو گا۔

☆ نیت دل کی کافی ہے زبان سے کہہ لینا افضل ہے۔ آمر کا نام بھول گیا تو کوئی حرج نہیں "آمر کی طرف سے نیت کرتا ہوں" کہہ لینا کافی ہے۔

☆ مامور نے آمر کی طرف سے حج کرتے وقت نیت میں حج فرض یا نفل کی کوئی تعیین نہیں کی تو وہ آمر ہی کا حج فرض ہوگا اور اگر نفل کی نیت کر لی تو وہ مامور کا حج ہو گا آمر کا نہیں۔

(۷) صرف ایک شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھنا۔ اگر دو کی طرف سے باندھا تو دونوں میں سے کسی کا نہ ہوگا مامور کا ہو گا اور دونوں آمروں کی رقم واپس کرنا ہو گی۔ حج کے بعد کسی ایک کے لیے متعین کرنا درست نہ ہو گا۔

(۸) صرف ایک حج کا احرام باندھنا۔ اگر پہلے آمر کے حج کا احرام باندھا پھر دوسرا اپنی طرف سے باندھ لیا تو جب تک دوسرا احرام نہ توڑے گا آمر کا حج نہ ہو گا۔

(۹) اگر آمر نے کسی خاص شخص کو متعین کیا ہو تو اسی شخص کا حج کرنا۔ اگر مامور کسی عذر سے دوسرے شخص سے حج کرائے گا تو آمر کا حج نہ ہو گا۔ اور دونوں ضامن ہوں گے! ہاں آمر نے اختیار دیا ہو کہ خود کرو یا کسی سے کرواؤ تو جائز ہے۔

(۱۰) مامور معین کا متعین ہونا۔ اگر آمر نے اس طرح متعین کیا کہ فلاں کرے دوسرا نہ کرے، تو فلاں کے مرنے کے بعد کسی دوسرے کا حج کرنا جائز نہ ہو گا۔ ہاں اگر فلاں کا نام لیا مگر دوسرے کی نفی نہیں کی تو فلاں

کے مرنے کی وجہ سے کسی دوسرے سے حج کرا دیا تو جائز ہے۔

(۱۱) آمر کے وطن سے حج کرنا۔ بعض لوگ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں رہنے والوں سے حج بدل کرا لیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں اس صورت میں آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ البتہ اگر حج بدل وصیت کی وجہ سے کرایا جا رہا ہو اور تہائی مال اتنا کم ہو کہ اس میں مکہ و مدینہ سے ہی حج کرایا جا سکتا ہو تو حج صحیح ہو جائے گا۔

(۱۲) سواری پر حج کرنا۔ اگر کسی نے پیدل حج کیا تو آمر کا نہ ہوگا۔ روپیہ واپس کرنا ہوگا۔ ہاں اگر پیدل کی اجازت دے دی ہو، یا خرچ کم ہو جانے کی وجہ سے پیدل چلا ہو تو جائز ہے۔

(۱۳) حج یا عمرہ جس چیز کا حکم کیا ہے اسی کے لیے سفر کرنا۔ آمر نے حج کے لیے کہا اور اس نے اول عمرہ کیا پھر میقات پر اگر اسی سال یا آئندہ سال حج کا احرام باندھا تو آمر کا حج نہ ہوگا۔

(۱۴) جو میقات آمر کی ہے اس سے احرام باندھنا۔ مامور نے اگر میقات سے تو عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ معظمہ جا کر حج کا احرام باندھا۔ اور حج کیا تو آمر کا حج ادا نہ ہوگا البتہ آمر کی اجازت سے ایسا کیا تو آمر کا حج صحیح ہو جائے گا۔

(۱۵) آمر کی مخالفت نہ کرنا۔ مثلاً آمر نے حج افراد کے لیے کہا اور مامور نے تمتع یا قران کیا تو یہ حکم کے خلاف ہوا یہ حج مامور کا ہوگا۔ اور وہ آمر کو تاوان دے گا۔ ہاں آمر کی اجازت سے تمتع اور قران کر سکتا

ہے مگر دم تمتع اور قران اپنے پاس سے دینا ہو گا۔ اجازت کی صورت میں بھی بعض علماء کا اختلاف ہے اس لیے آمر مامور کو حج کی اجازت کے وقت یہ کہہ دے کہ میری طرف سے حج کر دو اور تمہاری مرضی ہے کہ حج افراد کر دو یا تمتع و قران! اس طرح یہ اختلاف بھی رفع ہو جائے گا۔

(۱۶) مامور نے وقوف عرفہ سے پہلے جماع سے حج فاسد کر دیا تو آمر کا حج ادا نہیں ہوگا اور تاوان دینا پڑے گا۔

☆ مامور کے ذمہ حج کی قضا ہے وہ اپنے مال سے حج کی قضا کرے، آمر کی طرف سے حج کرنا چاہے۔ تو حج قضا کے بعد پھر حج کرے۔

(۱۷) حج کا فوت نہ ہونا حج اگر فوت ہو گیا اور اس میں مامور کی سستی و کوتاہی کو دخل ہے تو اس کے ذمہ تاوان ہو گا۔ اگر آئندہ سال اپنے خرچ سے حج کر دے تو آمر کا حج ادا ہو جائے گا اور اگر کسی آفت ناگہانی کے سبب ہوا تو مامور کے ذمہ تاوان تو نہیں مگر آمر کا فرض ادا نہیں۔ دوبارہ آمر کے خرچ پر کرے گا۔

(۱۸) آمر و مامور دونوں کا مسلمان ہونا۔ البتہ وصی کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔

(۱۹) آمر و مامور کا عاقل ہونا۔ وصی ہو تو اس کا عاقل ہونا بھی شرط ہے۔

(۲۰) مامور میں اتنی تمیز اور فہم کا ہونا کہ افعال حج کو سمجھتا ہو۔

☆ اُجرت پر حج کرانا جائز نہیں لیکن اگر کسی نے اُجرت پر حج کیا تو وہ حج آمر کا ہی ہو گا۔ مامور سے اُجرت واپس لی جائے گی اور حج پر جو خرچ ہوا وہ اس کو دلایا جائے گا۔

☆ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو وہ اگر حج بدل کرے تو حج ادا ہو جائے گا

☆ عورت بھی دوسرے مرد یا عورت کی طرف سے حج کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ محرم ساتھ ہو اور شوہر اجازت دے دے۔

☆ مسئلے مسائل سے واقف اہل علم سے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو حج بدل کرانا افضل ہے۔

☆ قریب البلوغ لڑکا اگر ہوشیار ہو اور احکام و مسائل سمجھنے کی تمیز رکھتا ہو وہ بھی حج بدل کر سکتا ہے۔

☆ جس سال آمر نے حکم کیا تھا اس سال کے بجائے دوسرے سال حج کرے گا تو بھی آمر کا حج ادا ہو جائے گا۔

☆ حج کے بعد مامور کو آمر کے وطن لوٹ کر آنا افضل ہے۔

مصارف سفر

☆ آمر مامور کو اتنا خرچ دے کہ وہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے کے لیے متوسط طریق پر کافی ہو جس میں نہ تنگی ہو نہ فضول خرچی۔ اس کے علاوہ مصارف سفر میں سواری، کھانا، پینا، احرام کی چادریں پہننے کے کپڑے، نہانے دھونے کا صابن حمالی وغیرہ کی مزدوری، مکان کا کرایہ اور وہ سامان جس کی عام طور پر حجاج کو ضرورت پڑتی ہے شامل ہے اس میں مامور کی حیثیت ملحوظ رکھی جائے گی۔

☆ مامور آمر سے بطور شرط اپنے عیال کا نفقہ نہیں لے سکتا۔ ہاں آمر اپنی خوشی سے دے دے تو جائز ہے۔

☆ آمر کے مال میں سے کسی کی دعوت کرنا، صدقہ کرنا یا قرض دینا جائز نہیں، ہاں آمر کی اجازت سے جائز ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ آمر حج کے نفقہ کے علاوہ جو زائد رقم دے وہ مامور کو ہبہ کر دے تاکہ اس کو ہر طرح خرچ کرنے میں سہولت ہو اور حساب کتاب رکھنے کا جھنجھٹ نہ ہو البتہ یہ خیال رہے کہ جو نفقہ حج کے لیے ہو وہ مامور کو بخشش نہ کرے کیونکہ وہ مامور کی ملکیت ہو جائے گا تو اس سے آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ نفقہ میں آمد و رفت کا کرایہ، خوراک، لباس، بستر، رہائش اور وہ ضروریات سفر شامل ہیں جو حج کے سفر میں پیش آتی ہیں۔

☆ آتے جاتے وقت قافلہ یا جہاز کے انتظار میں اگر رکنا پڑے تو خرچ آمر کے مال سے کرے گا اور اگر اپنی ضروریات سے ٹھہرے تو اپنے مال سے خرچ کرے۔

☆ اگر ذی الحجہ سے پہلے مکہ پہنچ جائے تو آمر کے مال سے بلا اجازت خرچ کرنا جائز نہیں، ۷ ذی الحجہ شروع ہو جائے تو آمر کے مال میں سے خرچ کرے یہ اس وقت ہے کہ سفر کرنے میں آزاد و خود مختار ہو، اگر حکومتی نظم و نسق کی وجہ سے سفر اپنی مرضی سے نہ کر سکتا ہو تو پھر یہ حکم نہیں۔

☆ مامور سے اگر کوئی جنایت ہو جائے تو دم جنایت اپنے پاس سے دے، آمر کے مال سے بلا اجازت دینا جائز نہیں۔

☆ مامور حج سے فارغ ہو کر اپنی طرف سے عمرہ کر سکتا ہے، مگر عمرہ کا خرچہ اپنے پاس سے کرنا ہوگا۔

☆ احرام باندھنے سے پہلے پہلے آمر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے، احرام باندھنے کے بعد نہیں لے سکتا فی زمانہ بحالات موجودہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ مثلاً بندرگاہ

یا طیران گاہ سے جہاز روانہ ہونے سے پہلے پہلے لے سکتا ہے جہاز کی روانگی کے بعد نہیں اور یہاں تک کی آمدورفت کے مصارف مامور آمر سے لے گا۔)

☆ حج سے فارغ ہونے کے بعد جو نقد، جنس کپڑے سامان آمر کے مال سے بچے وہ آمر یا اس کے ورثاء کو واپس کرنا لازم ہے اگر وہ ہبہ کر دیں تو لینا درست ہے، آمر کے لیے مناسب یہ ہے کہ مامور کو عام اجازت دے دے کہ جس طرح اور جس جگہ چاہے صرف کرے۔

☆ اپنے لیے تحفے تحائف و تبرکات آمر کے مال سے لانا بلا اجازت جائز نہیں اسی طرح سفر مدینہ کے اخراجات بھی بلا اجازت آمر کے مال سے لینا درست نہیں۔

☆ حج بدل کرنے والا اگر اس حیثیت کا مالک ہے کہ وہ اپنے کام کے لیے نوکر رکھتا ہے تو دورانِ حج وہ خادم رکھے تو آمر سے اس کا خرچ لے سکتا ہے۔

حج کی وصیّت

☆ جو شرائط حج بدل کے ہیں وہ وصیت کے مطابق حج کرنے والے کے لیے بھی ضروری ہے۔

☆ وصیت صرف تہائی مال میں نافذ ہوتی ہے اس لیے تہائی مال سے حج کرایا جائے گا۔ چاہے وصیت میں اس کی قید لگائی ہو یا نہ۔

☆ اگر تہائی مال میں گنجائش ہو تو میت کے وطن سے حج کرانا چاہیئے اگر میت نے کسی جگہ کا تعین کر دیا ہو تو وہاں سے کرائے چاہے وہ جگہ مکہ سے قریب ہو چاہے دور، ورنہ جس جگہ سے تہائی مال سے ہو سکتا ہو وہاں سے کرا دے۔ اور اگر مال اتنا

کم ہو کہ کسی بھی میقات سے کافی نہ ہو تو وصیت باطل ہے۔

☆ اگر میت کا کوئی وطن نہ ہو تو جہاں فوت ہوا وہاں سے حج کرائے اور اگر کئی وطن ہوں تو جو وطن مکہ مکرمہ سے قریب ہو وہاں سے کرائے، جو زیادہ دور ہو وہاں سے نہ کرائے۔

☆ میت نے اگر یہ وصیت کی کہ میری طرف سے جو حج کرے اس کو اتنا مال دینا تو اس صورت میں وصی خود حج بدل نہیں کر سکتا اور اگر صرف یہ کہا کہ میری طرف سے حج کرا دینا تو وصی خود بھی اس کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔

☆ میت نے اگر یہ وصیت کی کہ اس کے مال سے حج کرایا جائے اور حج سے جو مال بچے وہ حج کرنے والے کو دے دیا جائے تو یہ وصیت درست ہے اور حج کرنے والے کو وہ مال لینا درست ہے۔

☆ میت کی طرف سے حج کرنے والا اگر وقوف عرفہ کے بعد مر جائے تو میت کا حج ادا ہو جائے گا۔

☆ حج بدل میں عامر یہ اجازت دیدے کہ میقات سے مامور اپنے لیے یا آمر کے لیے یا آمر کے کسی عزیز کے لیے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے پھر مامور یہ عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا جائے اور وہاں سے لوٹتے وقت افراد کا احرام باندھ کر آمر کے لیے حج کرے تو یہ بھی جائز ہے، آمر کا حج صحیح ہو جائے گا۔

☆ اسی طرح مامور نے آمر کے لیے میقات سے حج افراد کا احرام باندھا اور طواف قدوم کر کے احرام کی حالت ہی میں مدینہ منورہ چلا گیا تو یہ بھی جائز ہے مدینہ سے واپسی پر طواف قدوم نہ کرے بلکہ نفلی طواف کرے اس دوران ممنوعات

احرام سے احتراز کرتا رہے! ورنہ دم دینا ہوگا۔

☆ مامور حج بدل میں اگر میقات سے احرام نہ باندھے اور بالا ہی بالا مدینہ منورہ چلا جائے اور وہاں سے واپسی پر مدینہ کی میقات سے حج افراد کا احرام باندھ کر آئے تو یہ صورت بالاتفاق جائز ہے۔

احصار

☆ لغت میں احصار کے معنے منع کرنے اور قید کرنے کے ہیں اور شرعاً حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن، یا درندہ یا مرض وغیرہ کی وجہ سے عرفات اور طواف دونوں سے یا رکن عمرہ صرف طواف سے روکنا اور جس شخص کو روکا جائے اسے مُحصَر کہا جاتا ہے۔

☆ کسی کو مندرجہ ذیل اسباب میں سے اگر کوئی سبب پیش آئے تو اسے مُحصَر کہا جاتا ہے۔

(۱) کوئی دشمن خواہ مسلمان ہو یا کافر روک دے۔

(۲) کوئی ایسا درندہ رکاوٹ بن جائے جس کے دفعیہ سے عاجز ہو جائے۔

(۳) قید کر دیا جائے یا حاکم ممانعت کر دے۔

(۴) پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جائے یا اتنا لنگڑا ہو جائے کہ چل نہ سکے۔

(۵) سفر کی وجہ سے مرض کے بڑھ جانے کا خطرہ ہو، خواہ اپنے تجربہ سے یا کسی دیندار مسلمان طبیب کے کہنے سے۔

(۶) عورت کے محرم یا شوہر کا راستہ میں مکہ سے مدت سفر کی دوری پر فوت ہو جانا، یا ابتدائً ہی احرام باندھنے کے بعد محرم یا شوہر کا موجود نہ ہونا، جبکہ مکہ سے تین دن یا زیادہ فاصلہ پر ہوں۔

(۷) سفر خرچ، (روپیہ پیسہ) ضائع ہو جائے۔

(۸) سواری ہلاک ہو جائے اگر پیدل چلنے پر قادر ہو تو محصر نہ ہوگا۔ یا پیدل تو چل سکتا ہے مگر ہلاکت کا اندیشہ ہے تو بھی محصر ہو جائے گا۔

(۹) پیدل چلنے سے عاجز ہو جائے اور سواری پاس نہ ہو نہ اتنی رقم ہو کہ سواری کا خرچ برداشت کر سکے۔

(۱۰) مکہ یا عرفات کا راستہ بھول جانا۔

(۱۱) شوہر، بیوی کو حج نفل یا عمرہ سے روک دے جبکہ اس نے احرام شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا ہو۔

(۱۲) احرام کے بعد عورت پر عدت واجب ہو جائے۔

☆ جب یہ امور احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے کسی مرد و عورت کو پیش آئیں تو وہ محصر ہوگا۔ اور وقوف عرفہ کے بعد پیش آئیں تو محصر شرعی نہ ہوگا۔

☆ اگر قارن یا مفرد طواف یا وقوف دونوں میں سے کسی ایک پر قادر ہے تو وہ محصر نہ ہوگا۔

☆ اگر وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت سے روک دیا گیا تو اس کا حج ہو گیا۔ بال منڈا کر احرام کھول دے البتہ جب تک طواف زیارت نہ کرے گا عورت حلال نہ ہوگی۔ اور طواف زیارت جب چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن ایام نحر گزر جانے کے بعد

کرے گا تو تاخیر کا دم جرمانہ دینا پڑے گا اور اگر وقوف سے روکا گیا تو جب تک حج کا وقت باقی ہے انتظار کرے جب حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے افعال کر کے حلال ہو جائے۔

☆ اگر مکہ مکرمہ میں ایسا واقعہ پیش آجائے کہ وقوف عرفہ اور طواف زیارت دونوں سے روک دیا جائے تو بھی محصر ہو گا۔ اگر ایک سے رُکا ہے تو محصر نہ ہو گا۔

محصر کا حکم

☆ جب امور مذکورہ کی وجہ سے کوئی شرعاً محصر ہو جائے تو یا تو وہ اس امر کے زوال کا انتظار کرے اور حج مل سکے تو حج کرے ورنہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور انتظار طویل ہو اور وہ جلد حلال ہونا چاہے تو پھر کسی کو دم یا رقم دے کر حرم میں بھیجے یا مکہ میں کسی کو خط، تار یا کسی ذریعہ سے اطلاع دے اور وقت و تاریخ متعین کر دے کہ وہ اس کی طرف سے حرم میں جانور ذبح کر دے۔ اب اسے اختیار ہے چاہے وہیں ٹھہرا رہے چاہے گھر لوٹ آئے۔

☆ محصر کے لیے احرام سے نکلنے کے لیے سر منڈانا شرط نہیں ہے ذبح کا جو وقت مقرر کیا ہے اس روز ذبح کر دینے سے ہی حلال ہو جائے گا۔

☆ اگر حج یا عمرہ کے احرام میں ہے تو ایک دم بھیجے اگر قارن ہے تو دو دم بھیجے قارن ایک دم سے حلال نہیں ہو گا۔ کیونکہ وہ دونوں احراموں سے ایک دفعہ ہی حلال ہوتا ہے۔

☆ دم احصار کا ایام نحر میں ہونا شرط نہیں حرم میں ہونا شرط ہے، ہاں اگر کسی ایسی جگہ محصور ہو جہاں سے حرم تک دم پہنچانا ممکن نہ ہو تو ایسی حالت میں حرم سے

باہر بھی ذبح کرکے حلال ہونے کی گنجائش ہے (مگر میرا خیال ہے کہ آج کل ذرائع مواصلات کی ترقی نے اس کو ممکن بنادیا ہے آدمی دنیا کے کسی خطے میں ہو، ڈاک، تار فون وغیرہ کے ذریعہ ایسا انتظام ہو سکتا ہے کہ حرم ہی میں ذبیحہ کا انتظام کیا جاسکے اس لیے حرم ہی میں ذبیحہ کرائے)

زوالِ احصار کے بعد حج یا عمرہ کی قضا

☆ احصار دور ہونے کے بعد جس چیز کے احرام سے بذریعہ ذبح دم حلال ہوا تھا اس کی قضا واجب ہے مثلاً احرام حج سے حلال ہوا تھا تو قضا میں ایک حج اور ایک عمرہ کرنا واجب ہوگا بشرطیکہ حج کا وقت نکل گیا ہو اور احصار والے سال حج نہ کر سکا ہو، اور اگر ابھی اس سال کا حج نہ ہوا اور اسی سال دوبارہ احرام باندھ کر حج کر لیا تو قضا کی نیت ضروری نہیں اور عمرہ کرنا بھی واجب نہ ہوگا۔

☆ اور اگر قران کے حج سے حلال ہوا تھا تو اس پر ایک حج اور دو عمرے قضا کرنے واجب ہوں گے اور اس کو اختیار ہوگا کہ یہ حج قضا قران کرے۔ اور ایک عمرہ بعد میں کرلے یا حج علیحدہ کرلے اور دو عمرے علیحدہ علیحدہ کرلے اور یہ صورت بھی اسی وقت ہے جب احصار کے سال قران نہ کر سکے۔ اگر اسی سال کرلے تو صرف حج کے ساتھ کیے جانے والا عمرہ قران ہی واجب ہوگا، عمرہ قضا واجب نہیں ہوگا۔

☆ اور اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہوا ہے تو صرف ایک عمرہ ہی کرنا ہوگا۔ جس وقت چاہے عمرہ کر سکتا ہے۔

☆ اگر حج نفل کے احصار کی وجہ سے حلال ہوا تھا تو اگر اسی سال حج کیا تو قضا

کی نیت ضروری نہیں لیکن اگر دوسرے سال کیا تو قضا کی نیت واجب ہوگی اور حج فرض کی صورت میں قضا کی نیت واجب نہیں۔ کبھی کرے۔

☆ وجوب قضا ہر مُحصَر پر ہوتا ہے خواہ حج فرض ہو، نفل ہو، اپنا ہو یا حج بدل حج صحیح ہو یا فاسد، حاجی آزاد ہو یا غلام۔ البتہ غلام پر قضا آزاد ہونے کے بعد واجب ہوگی۔

☆ اگر محصر کے پاس نہ جانور ہے نہ اتنا روپیہ ہے کہ اس سے جانور لیا جا سکے یا جانور اور روپیہ تو موجود ہے لیکن کوئی ایسا آدمی موجود نہیں جس کے ذریعہ جانور یا قیمت بھیج کر دم ذبح کرائے تو اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک حرم میں ذبح نہ کرائے یا جا کر عمرہ نہ کرے جب تک ان دونوں کاموں میں سے کوئی ایک کام نہ کرے گا ہمیشہ محرم رہے گا۔

☆ مشہور مذہب تو یہی ہے کہ احصار کے دم کے عوض میں روزہ رکھنا یا صدقہ دینا کافی نہیں مگر امام ابی۔ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بھی کافی ہے یا صدقہ نہ ہو تو ہر نصف صاع کے بدلے ایک روزہ رکھے تو بھی کافی ہو جائے گا۔

حج کا فوت ہو جانا

☆ حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی نے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ایک سیکنڈ کے لیے بھی وقوف عرفہ نہیں کیا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔ اگر ۹ ذی الحجہ کے زوال سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت جان کر، بھول کر، خوشی سے، زبردستی

ہوش میں یا بے ہوشی میں، پیدل سوار، موٹر میں، جہاز میں، ٹہلتے ہوئے، دوڑتے ہوئے، غرض کسی صورت میں اور کتنے ہی کم وقفے کے لیے میدان عرفات میں وقوف یا مرور ہو گیا تو حج پورا ہو گیا۔

☆ حج کسی عذر سے یا بلا عذر فوت ہو جائے تو حج کے باقی افعال ترک کر دے اور اسی احرام سے عمرہ کے افعال یعنی طواف وسعی کر کے احرام کھول دینا واجب ہے۔

☆ جس کا حج فوت ہو جائے اس پر طواف صدر اور قربانی واجب نہیں ہوتی۔

☆ اگر مفرد کا حج فوت ہو جائے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے تو اس پر صرف حج کی قضا واجب ہے عمرہ اور دم قربانی واجب نہیں۔ نہ طواف صدر واجب ہے۔

☆ اگر قارن تھا، اور حج فوت ہونے سے پہلے عمرہ نہ کر سکا تھا تو اب پہلے عمرہ کا طواف وسعی کرے اس کے بعد طواف وسعی حج کے فوت ہونے کی کر کے سر منڈا کے حلال ہو جائے اس پر صرف حج کی قضا واجب ہو گی، دم قران ساقط ہو جائے گا حج قضا کے ساتھ عمرہ بھی واجب نہ ہو گا۔

☆ اگر متمتع تھا تو حج فوت ہونے کی وجہ سے تمتع بھی ساقط ہو گیا۔ اب عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور قضا صرف حج کی کرے۔

☆ عمرہ فوت نہیں ہوتا کیونکہ ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ کے علاوہ ہر وقت جائز ہے۔ ان ایام میں حرام ہے اگر ان ایام میں کوئی عمرہ کرے تو عمرہ تو ہو جائے گا۔ مگر گنہگار ہو گا۔

☆ حج کی قضا چار باتوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔

(۱) وقوف عرفہ فوت ہو جائے

(۲) احصار پیش آجائے۔

(۳) جماع سے حج کو فاسد کر دے۔

(۴) حج کا احرام باندھنے کے بعد احرام چھوڑ دے۔

ممنوعات احرام و حرم

یعنی

جنایات کا بیان

☆ جنایات، جنایت کی جمع ہے لغت میں جنایت خطا اور تقصیر کو کہتے ہیں اور حج کے سلسلہ میں ہر اس فعل کا ارتکاب جنایت ہے جس کا احرام یا حرم کی وجہ سے ارتکاب ممنوع ہو۔

☆ احرام کی جنایات آٹھ ہیں۔

(۱) خوشبو استعمال کرنا۔

(۲) سلا ہوا کپڑا پہننا۔

(۳) سر اور چہرہ ڈھانکنا۔

(۴) بال دور کرنا یا اپنے بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔

(۵) ناخن کاٹنا

(۶) جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ بوس و کنار کرنا۔

(۷) واجبات حج میں سے کسی واجب کا ترک کرنا۔

(۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

☆ حرم کی دو جنایات ہیں۔

(۱) حرم کے جانور کو شکار کرنا یا تکلیف پہنچانا۔

(۲) حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا۔

ان سب کے ترتیب وار بیان سے پہلے بعض قواعد کلیہ سمجھ لینے چاہئیں جنایات کے بیان میں ان سے کافی مدد ملے گی۔

قاعدہ ۱:۔ جنایت کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے اور اسی فعل کو کامل طور سے کیا جائے تو دم کا وجوب حتمی طور سے متعین ہے اور اگر بلا عذر ناقص طور سے ارتکاب کرے تو صدقہ کا وجوب حتمی ہے اگر عذر کی وجہ سے کامل طور پر ارتکاب کرے تو دم۔ صدقہ یا روزہ تینوں میں سے کوئی ایک جزا بطور اختیار واجب ہے، جو چاہے ادا کر دے اور اگر عذر کی وجہ سے ناقص طور پر ارتکاب کیا تو روزہ وصدقہ میں سے ایک واجب ہے جو چاہے ادا کر دے۔

قاعدہ ۲:۔ حرم کی جنایات اور خشکی کے شکار کی جزا میں اختیار ہے کہ اس کی قیمت کا جانور ذبح کر دے بشرطیکہ اس قیمت میں جانور آسکتا ہے یا اس کی قیمت صدقہ کر دے یا اس کے بجائے روزے رکھے۔

قاعدہ ۳:۔ قارن پر عمرہ ادا کرنے سے پہلے جنایت احرام میں دو جزائیں ہوتی ہیں اور مفرد پر ایک البتہ قارن اگر میقات سے بلا احرام گزر جائے تو اس پر بھی ایک جزا واجب ہو گی۔

قاعدہ ع۴: جس جگہ جزا میں دم کا لفظ بولا جائے اس سے مراد ایک بکری، بھیڑ وغیرہ یا گائے واونٹ وغیرہ کا ساتواں حصّہ ہوتا ہے اور اس میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو قربانی کے جانور کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔

☆ بدنہ، جہاں بولا جاتا ہے اس سے پوری گائے یا اونٹ وغیرہ مراد ہوتا ہے اور بدنہ کی قربانی صرف دو جنایتوں میں واجب ہوتی ہے۔

(۱) حیض نفاس یا غسل کی حالت میں طواف زیارت کرنا۔

(۲) وقوف عرفہ کے بعد حلق سے پہلے جماع کرنا۔

اور جہاں لفظ صدقہ مطلق بولا جاتا ہے اس سے صدقۃ الفطر کی مقدار یعنی پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت مراد ہوتی ہے۔

☆ بعض جگہ مطلق صدقہ کے بجائے کہا جاتا ہے "کچھ صدقہ کر دے" اس میں مٹھی بھر غلہ، یا اس کی قیمت یا ایک روٹی یا ایک دو قرش نقد بھی کافی ہوتا ہے۔

البتہ کپڑا پہننے، خوشبو لگانے، ناخن کاٹنے اور بال مونڈنے کی جزاء میں جہاں صدقہ کا ذکر ہے اس سے چھ مساکین کو تین صاع گندم دینا مراد ہے، اور وہ اس صورت میں ہے جبکہ جنایت کاملہ بعذر ہو (ایک صاع اسی تولے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے)

قاعدہ ع۵ ممنوعات احرام کا معاملہ عبادات سے مختلف ہے اس میں بھول چوک، عذر بلا عذر ہر حال میں جزا لازم ہوتی ہے۔ احکام احرام کے خلاف کوئی جنایت خواہ ناواقفیت سے ہو یا بھول چوک سے ہو، خوشی سے ہو یا کسی کی زبردستی سے، جاگتے میں یا سوتے میں، ہوش کی حالت میں چاہے بیہوشی

کے عالم میں اور نشہ کی حالت میں، تنگ دستی اور مجبوری سے خود کرے یا دوسرے سے کرائے ہر حالت میں جزا واجب ہوتی ہے اور اس تفصیل میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں، صرف دو فرق ہیں، ایک تو یہ کہ خطا و نسیان یا عذر سے خلاف ورزی کرنے میں گناہ نہیں ہوتا صرف جزا لازم ہوتی ہے اور بلا عذر کرنے میں گناہ بھی لازم ہوتا ہے اور جزاء بھی واجب ہوتی ہے۔ جیسے والا بلا عذر اس گھمنڈ میں جنایت کرے کہ قربانی دے دے گا تو وہ سخت گنہگار ہوگا اور اس کا حج بھی مبرور نہیں ہوگا۔

دوسرا فرق یہ ہے بلا عذر خلاف ورزی کی صورت میں جو جزا مقرر کی گئی ہے وہ ہی واجب ہوتی ہے اس کے بدلے میں روزے رکھنا کافی نہیں ہوتا اور جو عذر سے کی جائے تو اس میں سہولت اور اختیار ہے۔

قاعدہ ۶۷:۔ واجبات حج اگر بلا عذر چھوٹ جائیں تو جزاء واجب ہے اور اگر عذر کی وجہ سے چھوٹے تو جزاء واجب نہیں ہوتی۔

شرائط وجوب جزاء

جزا واجب ہونے کے لیے اسلام، عقل اور بلوغ شرط ہے، کافر، پاگل، اور نابالغ پر جزاء واجب نہیں ہوتی نہ اس کے ولی پر واجب ہوتی ہے البتہ اگر احرام باندھنے کے بعد پاگل ہوا اور پھر اچھا ہوگیا گو کئی سال بعد اچھا ہوا ہو تو ممنوعات احرام کی جزاء اس پر واجب ہوگی۔

اعذار شرعی

جنایات کے سلسلہ میں شرعی عذر یہ ہیں۔

(۱) ہر قسم کا بخار

(۲) سخت سردی۔

(۳) سخت گرمی۔

(۴) زخم، پھوڑے پھنسی کا ہو۔ یا ہتھیار کا۔

(۵) درد، سر کا یا آدھے سر کا۔

(۶) سر میں کثرت سے جوئیں پڑ جانا۔

(۷) پچھنے لگوانا۔

(۸) مرض یا سردی سے ہلاک ہونے کا ظن غالب ہونا۔

(۹) جنگ کے لیے ہتھیار لگانا۔

☆ خطا، نسیان، مسئلہ سے ناواقفی، بے ہوشی، نشہ، نیند اور مفلسی شرعی اعذار نہیں۔

☆ جنایات کی جزا اور کفارات فوراً ادا کرنا تو واجب نہیں۔ البتہ جلد ادا کرنا افضل ہے اور اخیر عمر میں کہ موت کا ظن غالب ہو اس وقت ادا کرنا واجب ہے۔ اس وقت تک تاخیر کی تو گناہ ہوگا اور وصیت کرنی واجب ہوگی۔ اگر وارث بلا وصیت جزا ادا کر دیں تو ادا ہو جاتی ہے البتہ وارث جزا میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔

☆ اب ترتیب وار احرام کی جنایات بیان کی جاتی ہیں اور جنایات کاملہ و ناقصہ کی تفصیل بھی جنایات کے تحت اپنے اپنے موقعہ پر آئے گی۔

ا۔ خوشبو استعمال کرنا

☆ ہر وہ چیز خوشبو ہے جس کی بُو خوشگوار اور اچھی ہو، اور اس کو خوشبو کے طور

طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہے اور اہل عقل اسے خوشبو شمار کرتے ہوں، جیسے مشک، کافور، گلاب، صندل، ورس، کسم، زعفران، حنا، لوبان، بنفشہ، چنبیلی، بیلا، نرگس، چمپا، تل کا تیل، زیتون کا تیل، خطمی، اگر، عود عنبر اور دیگر عطریات وخوشبویات۔

☆ پھول اور خوشبودار پھل سونگھنے سے کوئی جزا واجب نہیں ہوتی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، اسی طرح عطار کی دکان پر بھی بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ خوشبو سونگھنے کی نیت سے بیٹھنا مکروہ ہے۔

☆ کسی ایسے مکان میں داخل ہوا جہاں دھونی دی گئی تھی اور اس کی وجہ سے کپڑے سے خوشبو آنے لگی تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ خوشبو کا کوئی جز کپڑے سے نہ چمٹ گیا ہو۔

☆ احرام باندھنے سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کی خوشبو کتنے ہی دن باقی رہے اس کا کوئی حرج نہیں۔

☆ جس طرح کپڑے اور بدن پر خوشبو لگانا منع ہے اسی طرح خوشبو کا کھانا بھی منع ہے البتہ خوشبو ڈال کر پکایا ہوا کھانا منع نہیں مگر پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر پکانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔

☆ اگر خوشبو پڑا کھانا پکا ہوا نہ ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خوشبو کی چیز غالب ہے گو خوشبو نہ بھی آتی ہو تو دم واجب ہوگا اور اگر وہ چیز مغلوب ہے تو نہ صدقہ ہے نہ دم، گو خوشبو خوب آتی ہو لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ پینے کی چیز مثلاً چائے، قہوہ وغیرہ میں اگر خوشبو غالب ہے تو دم ہے مغلوب

ہے تو صدقہ، لیکن اگر ایک مجلس میں کئی مرتبہ پیا تو دم واجب ہوگا۔

☆ لیمن، سوڈا، شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو بحالت احرام پینا جائز ہے اور اگر خوشبو ملی ہوئی ہو گو برائے نام ہو پی جائے تو صدقہ واجب ہوگا لیکن ایک ہی مجلس میں کئی مرتبہ پئے تو دم واجب ہوگا۔

☆ خوشبو دار مرہم یا بام وغیرہ جس میں خوشبو غالب ہو اور وہ پکی ہوئی نہ ہو زخم پر لگائی تو صدقہ واجب ہے اور اگر وہ زخم بڑے عضو کی برابر ہے۔ تو دم واجب ہوگا۔

☆ تل اور زیتون کا تیل بطور دوا لگانے اور کھانے سے کچھ واجب نہیں خوشبو کے طور پر استعمال کرنے سے جزاء واجب ہوگی بڑا عضو ہو تو دم ورنہ صدقہ۔

☆ دار چینی و گرم مصالحہ کھانے میں ڈال کر پکانا اور کھانا جائز ہے کھانے پر اوپر سے بھی دار چینی وغیرہ ڈال کر کھانے سے کچھ لازم نہ آئے گا۔

☆ چربی، گھی، روغن بادام، کڑوا تیل کھانا اور لگانا جائز ہے۔

☆ بلا خوشبو کا سرمہ لگانا بھی جائز ہے خوشبو دار ہو تو صدقہ ہے اگر دو مرتبہ سے زائد لگایا تو دم واجب ہوگا۔

☆ خوشبو دار تیل پھولوں سے بنا ہو یا ایسنس وغیرہ ڈال کر بنایا ہو۔ ایک حکم ہے، بڑے عضو پر لگانے سے دم، چھوٹے عضو پر لگانے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔

☆ جو اشیاء خود خوشبو ہوں وہ دوا کے طور پر لگائی جائیں تب بھی جزاء ہوتی ہے۔

☆ پان میں لونگ الائچی کھانے سے کوئی جزاء نہیں البتہ مکروہ ہے خوشبو دار تمباکو کا بھی یہی حکم ہے مگر کتب فقہ کی بعض عبارات سے دم لازم آنے کا اشارہ نکلتا ہے اس لیے احتیاط اسی میں ہے کہ نہ کھائے! اسی طرح خوشبو دار صابن بھی استعمال نہ کرے۔ اس کے ایک مرتبہ استعمال سے صدقہ ہوگا اور کئی مرتبہ کے استعمال سے دم۔

☆ خوشبو کا استعمال، بدن، لنگی، چادر، بستر اور سب کپڑوں میں ممنوع ہے۔ خوشبو دار خضاب، دوا بھی ممنوع ہے، خوشبو دار چیز سے بدن یا سر دھونا بھی ممنوع ہے۔

☆ حالت احرام میں خوشبو استعمال کرنے کے معاملہ میں عورت و مرد یکساں ہیں۔

☆ عاقل بالغ محرم نے کسی سارے بڑے عضو مثلاً سر، چہرہ، پنڈلی، ہاتھ، داڑھی، ہتھیلی، ران وغیرہ پر خوشبو لگائی تو دم واجب ہوگا چاہے لگاتے ہی فوراً دور کر دی ہو، اور اگر بڑے عضو کے کچھ حصہ پر یا چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ پر لگائی تو صدقہ واجب ہوگا اور یہ چھوٹے بڑے عضو کا امتیاز اس وقت ہے جبکہ خوشبو کم ہو اگر خوشبو زیادہ ہے تو چھوٹے عضو پر لگانے سے بھی دم ہوگا۔ تھوڑے زیادہ کا مدار عرف پر ہوگا اور کوئی عرف نہیں تو پھر جسے دیکھنے والا یا لگانے والا زیادہ سمجھے وہ زیادہ اور جسے کم سمجھے وہ کم ہوگی۔

☆ اگر ایک جگہ بیٹھ کر سارے بدن پر خوشبو ملی تو ایک دم واجب ہوگا اور

اگر بدن کے مختلف حصوں پر لگائی تو ہر حصے کے لیے الگ الگ دم ہوگا۔

☆ بدن پر متفرق طور سے خوشبو لگائی اگر ان کا مجموعہ بڑے عضو کی برابر ہو جائے تو دم ہوگا ورنہ صدقہ۔

☆ اگر ایک محرم دوسرے محرم کے خوشبو لگائے تو لگوانے والے پر جزا ہوگی، لگانے والا فعل حرام کا مرتکب ہوگا۔ اس پہ کوئی جزا نہ ہوگی۔

☆ عورت اگر پوری ہتھیلی پر مہندی لگائے گی تو دم واجب ہوگا۔ اسی طرح ساری داڑھی پہ مہندی لگانے سے بھی دم واجب ہوگا، مرد اگر ہاتھ وغیرہ پر مہندی لگائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

☆ اگر کپڑے پر خوشبو لگائی یا خوشبو لگا کپڑا پہنا اور وہ خوشبو ایک مربع بالشت میں یا اس سے زائد جگہ پر لگی ہوئی ہے اور پہننے کی مدت ایک پورا دن یا ایک پوری رات ہو تو اس پر دم واجب ہوگا اور اگر بالشت سے کم ہو یا پورا دن یا پوری رات سے کم وقت تک پہنا ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔

☆ آدھی رات سے آدھا دن تک یا آدھے دن سے آدھی رات تک کا وقفہ پورا دن یا پوری رات شمار ہوگی۔

☆ اگر اس مدت مذکورہ تک کپڑا پہننے کی وجہ سے دم دے دیا مگر کپڑا نہیں اتارا تو دوسرا دم دینا ہوگا اور اگر دم نہیں دیا اور کئی روز پہن کر پھر اتارا تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔

☆ اگر پورے سر یا چوتھائی سر پہ پتلی مہندی کا لیپ کیا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر گاڑھی لگائی تو دو دم واجب ہوں گے، جبکہ پورے دن یا پوری رات لگائے

رکھی ہو، اگر دن رات سے کم مدت تک لگائے رکھی تو ایک دم اور ایک صدقہ واجب ہو گا۔

۲۔ سلا ہوا کپڑا پہننا

☆ انسانی بدن یا کسی عضو کی ہیئت پر سلا ہوا یا بنا ہوا، یا چپکا کر، یا پن وغیرہ لگا کر تیار کیا ہوا کپڑا احرام کی حالت میں مرد کے لیے ممنوع ہے۔

☆ ایسا ممنوع کپڑا پہننے کے عام طریقہ کے مطابق پورے ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم واجب ہے اس سے کم مدّت میں صدقہ واجب ہے اگر ایک گھنٹے سے کم عرصے تک پہنا تو ایک مٹھی گندم دے دے۔

☆ کرتہ کو چادر کی طرح لپیٹ لیا یا لنگی کی طرح باندھ لیا یا شلوار کو لپیٹ لیا تو کچھ واجب نہ ہو گا۔ مطلب یہ کہ سلے ہوئے کپڑے پہننے کا جو طریقہ ہے اس کے خلاف پہننے سے جزا لازم نہ ہو گی۔

☆ چوغہ، عبا و قبا صرف مونڈھے پر ڈال لی نہ بٹن لگائے نہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے تو اس سے بھی کچھ واجب نہ ہو گا لیکن یہ طریقہ مکروہ ہے اگر بٹن لگائے یا ایک ہاتھ آستین میں ڈال لیا تو کفارہ لازم ہو گا۔

☆ چادر کو رسی سے باندھنے سے بھی کچھ واجب نہ ہو گا لیکن یہ طریقہ بھی مکروہ ہے اسی طرح چادر میں پن لگانا بھی درست نہیں۔

☆ ہمیانی، کپڑے یا چمڑے کی پٹی احرام کے نیچے یا اوپر باندھنے میں کوئی حرج نہیں، گلے میں بستہ وغیرہ لٹکانا بھی درست ہے۔

☆ بخار کی وجہ سے کپڑا پہنا اور بخار اتر گیا مگر کپڑا نہیں اتارا اور دوسرا بخار چڑھ گیا یا اور کوئی مرض پیدا ہو گیا تو دوسرا کفارہ واجب ہو گا۔ مطلب یہ کہ ہر مرض علیحدہ سبب شمار ہو گا۔

☆ اگر تیسرے دن کا بخار جاڑا آتا ہے یا کوئی دشمن مقابلہ پر ہے اور اس کی وجہ سے رفع کپڑا پہننا اتارنا پڑتا ہے تو یہ ایک ہی سبب شمار ہو گا اور ایک ہی کفارہ واجب ہو گا۔ اگر کوئی دوسرا بخار آگیا یا دوسرا دشمن مقابلہ پر آگیا تو اس کی وجہ سے دوسرا کفارہ واجب ہو گا۔

☆ اگر ایک ہی ضرورت کی وجہ سے یا بلا ضرورت کئی کپڑے ایک ہی وقت یا متفرق اوقات میں ایک رات یا دن پہنے تو ایک ہی جزاء واجب ہو گی۔ اور اگر ایک کپڑا ضرورت سے اور دوسرا بلا ضرورت پہنا تو دو جزا واجب ہوں گی۔

☆ ایک ہی ضرورت سے مراد ایک وقت کی ضرورت ہے چاہے ضرورت مختلف قسم کی ہوں۔ مثلاً دردِ سر کی وجہ سے عمامہ یا رومال باندھا، سردی کی وجہ سے کُرتہ پہنا، پھنسیوں کی وجہ سے موزہ پہنا، اور ایک دن میں یہ تینوں چیزیں استعمال کی جائیں تو ایک ہی جزاء واجب ہو گی۔ ہاں ایک ضرورت ختم ہو گئی اور اس کے بعد دوسری ضرورت کے لیے دوسرا کپڑا پہنا تو دو جزا واجب ہوں گی۔

☆ موزے اور ایسا جوتا جس سے قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے پہننا منع ہے ایک دن یا رات دن جتنی مدت پہنے رہنے سے دم اور اس سے کم مدت میں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

۳۔ سر اور چہرہ ڈھانکنا

☆ مرد کے لیے احرام میں سر اور منہ دونوں کا ڈھانکنا ممنوع ہے اور عورت کیلئے صرف چہرہ ڈھانکنا منع ہے۔ اس لیے اگر احرام کی حالت میں سارا یا چوتھائی سر یا داڑھی ایسی چیز سے ڈھانکی جس سے عادتاً ڈھانکا جاتا ہے جیسے عمامہ، ٹوپی، رومال، چادر، رضائی، کمبل، سلا یا بے سلا کپڑا وغیرہ اس سے جزا واجب ہو گئی، اس میں بھول چوک، نادانستہ، دانستہ، عذر بلا عذر، خوشی، زبردستی، خود یا غیر کسی صورت سے ہو ہر حال میں جزا ہے۔

☆ اگر ایک دن یا ایک رات پورا یا چوتھائی سر، یا چہرہ کپڑے سے ڈھانکا تو دم واجب ہو گا، اور اگر چوتھائی سے کم یا ایک دن، یا ایک رات سے کم مدت تک ڈھانکا تو صدقہ واجب ہو گا۔

☆ اگر سر کو خلاف عادت و معمول چیزوں سے ڈھانکا جیسے طشت، رکابی، ٹوکرا، لکڑی، شیشہ وغیرہ تو اس سے کچھ واجب نہیں ہو گا۔

☆ محرم کے سوتے ہوئے کسی اور نے سر یا چہرہ ڈھانپ دیا تو اگر بلا عذر ایسا کیا تو دم حتمی واجب ہو گا اور اگر عذر کی وجہ سے کیا تو اختیاری جزا ہو گی اور یہ دم محرم کے ذمہ ہے۔

۴۔ بال مونڈنا یا کترنا

☆ بال مونڈنے، کترنے، اکھاڑنے، کسی دوا سے صاف کرنے یا جلانے سب کا

ایک حکم ہے جزا میں کوئی فرق نہیں، اور پھر خود مونڈے یا منڈوائے، قصداً ہو یا بھول سے خوشی سے ہو یا زبردستی سب میں جزا ہے۔

☆ چوتھائی سر یا داڑھی کے بال دور کرنے میں دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ!

☆ عورت پورے یا چوتھائی سر کے بالوں میں سے ایک پورا انگل کے برابر کاٹے تو دم ہے اس سے کم میں صدقہ۔

☆ تمام گردن، ایک پوری بغل یا زیر ناف کے بال میں دم ہے، ان سے کم ہوں تو صدقہ۔

☆ تمام سینہ، تمام ران، تمام پنڈلی یا دونوں لبوں کے بال کترواتے تو صدقہ ہے۔

☆ پچھنے لگوانے کی جگہ بال مونڈ کر پچھنے بھی لگوائے تو دم ہے اور صرف بال مونڈے تو صدقہ ہے۔

☆ ایک ہی مجلس میں سر، داڑھی اور دونوں بغل اور تمام بدن کے بال منڈوانے سے ایک ہی دم واجب ہوگا اور اگر مختلف مجلسوں میں منڈائے تو ہر مجلس کا حکم علیحدہ ہوگا اور ہر ایک کی جزا مستقل ہوگی۔

☆ کھانا پکاتے وقت بال جل جائیں تو صدقہ دے اور اگر کسی مرض کی وجہ سے بال جھڑ جائیں یا سوتے میں جھڑ جائیں تو کچھ واجب نہیں۔

☆ وضو کرنے یا کسی اور وجہ سے سر یا داڑھی کے تین بال گر جائیں تو ایک مٹھی گندم صدقہ دے اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم دے

اور اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو صدقہ دے۔

☆ ایک محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر مونڈ دیا تو مونڈنے والا صدقہ دے اور اگر حلال نے محرم کا سر مونڈا تو محرم دم دے اور حلال پر صدقہ ہے۔

☆ آنکھوں کے پڑبال دور کرنا جائز ہے اس سے کچھ واجب نہیں ہوتا۔

☆ محرم نے محرم یا حلال کی مونچھ کاٹی، یا ناخن کاٹا تو محرم جو چاہے صدقہ کر دے۔

۵۔ناخن کاٹنا

☆ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں، یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن ایک مجلس میں کاٹے تو ایک دم لازم ہوگا اور اگر چاروں اعضاء کے چار مجلسوں میں کاٹے تو چار دم لازم ہوں گے۔

☆ اگر پانچ ناخن سے کم کاٹے یا پانچ ناخن متفرق کاٹے تو تینوں صورتوں میں ہر ناخن کے بدلے پورا صدقہ واجب ہوگا۔

☆ ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

☆ اگر اپنا ہاتھ مع انگلیوں کے ناخن سمیت کاٹ ڈالا تو نہ دم ہے نہ صدقہ!

۶۔جماع وغیرہ کرنا

☆ احرام کی حالت میں وقوف عرفہ سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد ہوجاتا ہے یہ صحبت دونوں راستوں میں سے کسی میں بھی ہو اور انزال ہو یا نہ ہو، خوشی سے ہو یا زبردستی سوتے میں ہو یا جاگتے میں، قصداً ہو یا بھول کر، عذر سے ہو یا بلا عذر

ہر صورت میں حج فاسد ہو جائے گا اور دم واجب ہو گا اگر دونوں محرم تھے تو دونوں پر ایک ایک دم ہو گا اور بکری وغیرہ کافی ہو گی۔ حج کے باقی افعال پورے کرنے ہوں گے، ممنوعات احرام سے بچنا ہو گا۔ اس دوران کوئی جنایت ہو گئی تو اس کا کفارہ واجب ہو گا اور آئندہ سال حج کی قضا واجب ہو گی۔ حج چاہے فرض ہو یا نفل بلا افعال حج کیے احرام سے نہیں نکلے گا۔

☆ اگر وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے اور طواف زیارت سے قبل جماع کیا تو حج تو فاسد نہیں ہوا مگر ایک بدنہ (پورا اونٹ یا پوری گائے) واجب ہو گا۔ بکری کافی نہ ہو گی۔

☆ اور اگر سر منڈانے کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے یا طواف زیارت کے بعد سر منڈانے سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہو گا۔ حج فاسد نہ ہو گا۔

☆ شہوت کے ساتھ عورت یا لڑکے کو چھونا، لپٹانا، بوسہ لینا، یا دونوں راستوں کے علاوہ کسی اور جگہ صحبت کی حرکت کرنا، ان سب سے دم واجب ہو گا، انزال ہو یا نہ، البتہ حج فاسد نہیں ہو گا۔

☆ احتلام سے یا محض شہوت کی نظر سے دیکھنے یا تصور کرنے سے انزال ہو جائے تو کچھ لازم نہ ہو گا۔

☆ قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ سے پہلے اگر جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد ہو گئے، دم قران ساقط ہو گیا۔ حج و عمرہ کی قضا کرے۔ اور دو دم دے۔ اس حج و عمرہ کے باقی افعال بھی پورے کرنے لازم ہوں گے۔

☆ اور اگر قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ کے بعد سر منڈانے اور طواف زیارت سے پہلے صحبت کی تو حج وغیرہ تو فاسد نہیں ہوئے مگر ایک بدنہ اور ایک بکری واجب ہو گئی اور دم قران بھی دینا ہوگا۔

☆ اور اگر سر منڈانے کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے جماع کیا تو دو دم ہوں گے مگر بعض علماء نے ایک بکری اور ایک بدنہ لازم ہونے کا حکم فرمایا ہے۔

☆ اگر قارن نے طواف عمرہ کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ صحیح ہوا حج فاسد ہو گیا، دو بکری واجب ہوں گی۔ اور حج کی قضا بھی واجب ہو گی۔

☆ اگر عمرہ میں طواف کے چار پھیرے پورے کرنے سے پہلے جماع کیا۔ تو عمرہ فاسد ہو گیا، ایک بکری واجب ہو گئی عمرہ کے باقی افعال پورے کر کے حلال ہو۔ اور عمرہ کی قضا کرے اور اگر چار پھیرے کے بعد کیا تو عمرہ فاسد نہیں ہوا مگر ایک بکری واجب ہو گئی۔

☆ عمرہ والے نے طواف کے بعد سعی سے پہلے یا طواف وسعی کے بعد سر منڈانے سے پہلے جماع کیا تو عمرہ صحیح ہو گا مگر ایک دم واجب ہے۔

۷۔ واجبات حج میں سے کسی واجب کا ترک کرنا

☆ پورا یا اکثر طواف زیارت اگر بے وضو کیا تو دم واجب ہو گا۔ اگر آدھے سے کم طواف زیارت یا طواف قدوم، طواف وداع یا طواف نفل بلا وضو کیا تو ہر پھیرے کے عوض نصف صاع گندم واجب ہے اگر سب پھیروں کا صدقہ (باعتبار قیمت)

دم کے برابر ہو جائے تو کچھ تھوڑا سا کم کر دے اور اگر ان تمام صورتوں میں وضو کر کے طواف کا اعادہ کر لیا تو کفارہ اور دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ ہر قسم کے طواف کے وقت بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ اگر پورا یا اکثر طوافِ زیارت غسل کی حالت میں ہوتے ہوئے کیا تو ایک بدنہ لازم ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر طواف اگر اس حالت میں کیے تو ایک بکری (ہر طواف) میں لازم ہوگی اور ان سب صورتوں میں طہارت کے ساتھ اعادہ کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ جو طواف حیض و نفاس یا جنابت کی حالت میں کیا جائے اس کا اعادہ واجب ہے اور بے وضو کیے ہوئے کا اعادہ مستحب ہے ایسے طوافوں کے ساتھ اگر سعی کر چکا ہے تو سعی کا اعادہ نہ کرے۔

☆ اگر طوافِ زیارت ناپاکی کی حالت میں کیا اور طواف وداع پاک ہو کر کیا تو یہ طواف طواف زیارت ہو جائے گا۔ بشرطیکہ طواف وداع ۱۰ر سے ۱۲ر ذی الحجہ تک کے اندر کیا ہو، اور طواف وداع کا دم واجب ہوگا اور اگر ان تاریخوں کے بعد کیا تب بھی طواف زیارت کے قائم مقام ہو جائے گا مگر دو دم واجب ہوں گے ایک طواف زیارت کی تاخیر کا دوسرا طواف وداع چھوڑنے کا ہاں اس کے بعد اگر اور طواف وداع کر لیا تو ایک دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ طواف زیارت ایام نحر میں بے وضو کیا اور انہیں دنوں میں طواف وداع باوضو کر لیا تو یہ طواف زیارت ہو جائے گا لیکن اگر ایام نحر کے بعد کیا تو یہ طواف

زیارت کے قائم مقام نہ ہو گا بلکہ دم واجب ہو گا۔

☆ عمرہ کا طواف حیض نفاس، ناپاکی یا بے وضو کی حالت میں کیا چاہے ایک ہی چکر ایسی حالت میں ہوا ہو تو دم واجب ہو گا۔

☆ طواف عمرہ میں بدنہ اور صدقہ واجب نہیں ہوتا دم ہی ہو گا اور ناپاکی کی ہر صورت یا تھوڑے بہت کا اس میں کوئی فرق نہیں۔

☆ عمرہ کے کسی واجب کے ترک میں بدنہ یا صدقہ واجب نہیں ہوتا لیکن عمرہ کے احرام میں ممنوعات احرام کے ارتکاب سے حج کے احرام کے مثل صدقہ واجب ہوتا ہے۔

☆ طواف زیارت پورا یا چار چکر چھوڑ دے تو ساری عمر عورت سے صحبت حلال نہیں ہو گی اور عورت کے حق میں احرام باقی رہے گا اس احرام سے آکر طواف کرنا واجب ہو گا۔ بدل دینا کافی نہ ہو گا۔ جب طواف کرے گا تب اس کے لیے عورت حلال ہو گی، اس دوران جتنی مرتبہ مجلس بدل کر صحبت کرے گا اتنے ہی دم واجب ہوں گے۔

☆ طواف قدوم یا طواف وداع کا ایک چکر یا دو تین چکر ترک کیے تو ہر چکر کے بدلے پورا صدقہ واجب ہو گا، اگر چار چکر یا زیادہ ترک کر دیئے تو دم واجب ہو گا اور طواف قدوم بالکل چھوڑ دینے سے کچھ واجب نہ ہو گا۔ لیکن چھوڑنا مکروہ ہے۔

☆ اگر پوری سعی یا اس کے اکثر چکر بلا عذر ترک کیے یا بلا عذر سوار ہو کر کیے تو حج تو ہو گیا لیکن دم واجب ہو گا اور اگر ایک یا دو یا تین چکر بلا عذر ترک کیے یا سوار

ہو کر کیے تو ہر چکر کے عوض صدقہ واجب ہو گا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ترک کیا یا سوار ہو کر کیا تو کچھ واجب نہ ہو گا اور پیدل اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ میدان عرفات سے اگر غروب سے پہلے نکل گیا تو دم واجب ہو گا۔ ہاں اگر غروب سے پہلے ہی واپس آ گیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔ غروب کے بعد گیا تو نہیں ہو گا۔

☆ وقوف مزدلفہ بلا عذر ترک کیا تو دم واجب ہو گا۔ عذر کی وجہ سے کیا تو کچھ واجب نہ ہو گا۔

☆ اگر چاروں دن کی رمی ترک کر دے۔ یا ایک دن کی ساری رمی ترک کرے یا ہر رمی کی زیادہ کنکریاں ترک کرے تو ہر صورت میں دم واجب ہو گا اور اگر ہر روز کی رمی سے کم کنکریاں ترک کر دے تو ہر کنکری کے عوض پورا صدقہ واجب ہو گا۔

☆ عمرہ سے حلال ہونے کے لیے اگر حرم سے باہر سر منڈایا تو ایک دم واجب ہو گا۔ اسی طرح حج کے احرام سے حلال ہونے کے لیے ایام نحر میں حرم سے باہر سر منڈایا تو ایک دم واجب ہو گا اور اگر ایام نحر کے بعد منڈایا تو دو دم واجب ہوں گے ایک تاخیر کا ایک حرم سے باہر سر منڈانے کا۔

☆ مفرد، قارن، متمتع نے اگر رمی سے پہلے سر منڈایا تو دم واجب ہو گا اسی طرح قارن و متمتع نے اگر ذبح سے پہلے سر منڈایا یا رمی سے پہلے ذبح کیا تو دم واجب ہو گا۔ کیونکہ قارن و متمتع کے لیے ان تینوں باتوں (رمی ذبح حلق) میں ترتیب واجب

ہے۔ اس میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو دم واجب ہوتا ہے۔

۸۔ خشکی کے جانور کا شکار کرنا

☆ خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی پر ہو، ایسے جانور کا شکار محرم کے لیے ممنوع و حرام ہے، اور جزا واجب ہو گی۔ دریائی جانور کا شکار محرم کے لیے جائز ہے گو حد حرم میں ہو، اس پر کوئی جزا نہیں۔

☆ محرم کے لیے شکار کا بتانا اور اشارہ کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا بھی حرام ہے یہ دلالت و اشارت جان بوجھ کر ہو، یا بھول سے، ہر صورت میں جزا واجب ہو گی۔ دلالت زبان سے بتانے کو کہتے ہیں اور اشارہ میں ہاتھ و آبرو کا اشارہ شامل ہے دلالت و اشارت میں جزا واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) شکاری اشارہ کرنے والے کی تصدیق کرے (تصدیق کے لیے زبان سے یہ کہنا ضروری نہیں کہ تو سچا ہے) تکذیب نہ کرے تکذیب کرنے کے بعد شکار مارا تو محرم پر جزا واجب نہ ہو گی۔

(۲) شکاری کو اس کے بتانے سے پہلے شکار کا علم نہ ہو اور نہ شکار اسے نظر آرہا ہو۔ اگر اسے علم تھا یا شکار نظر آرہا تھا تو محرم پر دلالت کی وجہ سے جزا نہ آئے گی۔

(۳) دلالت و اشارت کے فوراً بعد شکار کو مارنا۔ اگر کچھ دیر کے بعد مارا تو محرم پر جزاء نہ ہو گی۔

(۴) بتانے اور اشارہ کرنے کے بعد شکار ہونے تک محرم احرام میں رہے

اگر وہ بتانے کے بعد حلال ہو گیا اور بعد میں شکاری نے شکار مارا تو جزا نہ ہو گی۔

(۵) جہاں محرم نے بتایا تھا وہیں شکاری نے شکار مارا یا پکڑا۔ اور اگر کسی دوسری جگہ ملا تو محرم پر جزا نہ ہو گی۔

☆ خشکی کا جانور اگر حرام بھی ہو تب بھی اس کے مارنے سے جزا ہو گی۔

☆ محرم کسی دوسرے محرم کو اشارہ کرے یا حلال کو دونوں صورتوں میں جزا ہو گی۔

☆ ان جانوروں کو مارنے سے جزا واجب نہ ہو گی چاہے حرم میں مارے یا حل میں۔

☆ بھیڑیا۔ کوا (پہاڑی کوے کے علاوہ) چیل۔ بچھو۔ سانپ۔ چوہا۔ کتا۔ بلی چیونٹی۔ مچھر۔ مکھی۔ پسو۔ کھٹمل۔ چیچڑی۔ پروانہ۔ گوہ۔ گرگٹ۔ چھپکلی۔ بھڑ۔ نیولا۔ دیگر حشرات الارض اور زہریلے جانور۔

☆ محرم کے لیے بکری، گائے، اونٹ، بھینس، مرغی اور گھریلو جانوروں کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے۔ جنگلی بطخ چونکہ شکار ہے اس لیے اس کا ذبح کرنا جائز نہیں پالتو بطخ جائز ہے۔

☆ حلال شخص نے حرم سے باہر شکار کیا اور ذبح بھی حلال نے کیا تو اس کا کھانا محرم کے لیے جائز ہے اگرچہ حلال نے یہ شکار محرم کے لیے ہی کیا ہو۔ بشرطیکہ محرم نے نہ بتایا ہو نہ اشارہ کیا ہو نہ شکار کا حکم دیا ہو۔

☆ جہاں کہیں بھینس وغیرہ وحشی ہوں جیسے سوڈان میں۔ تو وہ شکار کے حکم میں ہوں گی۔

☆ اگر شکار کو زخمی کیا، یا بال و پر اکھیڑے اور جانور مرا نہیں تو جتنا نقصان

ہو ادہ دینا ہوگا۔ مثلاً سالم کی قیمت پانچ روپے ہو اور اس حرکت کے بعد اس کی قیمت تین روپے رہ جائے تو دو روپے دینے ہوں گے۔

☆ جانور کا شکار مقصود نہیں تھا بلکہ اس کی خیر خواہی مقصود تھی۔ لیکن اس کوشش میں جانور زخمی یا ناکارہ ہوگیا یا مر گیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

☆ شکار کا انڈا توڑنے سے انڈے کی قیمت دینی ہوگی بشرطیکہ انڈا گندا نہ ہو، گندا ہو تو کچھ واجب نہیں۔

☆ شکار کے نیچے سے انڈا اٹھا کر مرغی کے نیچے رکھ دیا تو اگر انڈا خراب ہوگیا تو جزا ہوگی اور اگر بچہ نکل آیا تو کچھ نہ ہوگا۔

☆ شکار کو انڈوں کے اوپر سے بھگا دیا اور اس کی وجہ سے انڈے خراب ہو گئے تو جزا واجب ہوگی۔

شکار کی جزا

☆ معاملہ فہم منصف مزاج دو مسلمان شکاری کے علاوہ اس جانور کی قیمت کا اندازہ جو لگائیں وہ اس جانور کی جزا ہوگی۔ قیمت تشخیص کرنے میں امور ذیل کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) قیمت کا اندازہ شکار کی جگہ کے لحاظ سے لگایا جائے گا اگر وہ جنگل ہو تو قریبی بستی کا لحاظ ہوگا۔ جہاں وہ شکار فروخت ہو سکتا ہو۔

(۲) قیمت کی تشخیص میں جگہ کے ساتھ ساتھ زمانہ کا لحاظ بھی ضروری ہے کیونکہ زمانہ اور جگہ بدلنے سے قیمت میں بھی فرق ہو جاتا ہے۔

(۳) قیمت لگانے میں پیدائشی حسن و خوبی کا اعتبار ہوگا۔ تعلیم کا اعتبار نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ جانور کسی کا مملوک ہو تو مالک کو اس کی قیمت تعلیم کے لحاظ سے دلائی جائے گی جو جزا کے علاوہ ہوگی۔

☆ قیمت کے اندازہ کے بعد شکاری کو اختیار ہے کہ اس قیمت سے ہدی خرید کر حرم میں ذبح کرے یا گندم خرید کر ہر مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر جہاں چاہے دے دے۔ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار سے کم دینا جائز نہیں یا مسکین کو غلّہ دینے کے بجائے (ہر مسکین کی تعداد کے برابر) ایک ایک روزہ رکھے، اگر غلّہ کی مقدار فطرہ سے کم بچے یا جزا ہی اتنی کم ہو کہ بقدر فطرہ غلّہ نہ آسکے تو وہ ایک ہی مسکین کو دے دے یا ایک روزہ رکھ لے۔

☆ اس جزا کا اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اپنی اولاد کو دینا جائز نہیں

☆ ہدی میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو قربانی کے جانور میں ہوتی ہیں گوشت میں اختیار ہے چاہے ایک مسکین کو دے یا مختلف مساکین کو۔

☆ ہدی اور غلّہ پر قادر ہونے کے باوجود بھی روزہ رکھ سکتا ہے اور ایک شکار کی جزا میں ہدی، غلّہ اور روزہ تینوں کو جمع کرنا بھی جائز ہے۔

☆ غلّہ میں شکار کی قیمت کا اعتبار ہے، اور روزہ میں غلّہ کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔

☆ محرم کا ذبح کیا ہوا شکار مردار اور حرام ہے نہ وہ خود کھا سکتا ہے نہ دوسرا محرم نہ کوئی حلال شخص، یہی حکم حرم کے شکار کا ہے خواہ محرم ذبح کرے یا حلال۔

☆ اگر حلال نے شکار کیا اور محرم نے ذبح کیا۔ یا محرم نے شکار کیا اور حلال نے ذبح کیا تو بھی وہ مردار اور حرام ہے۔

جوں اور ٹڈی کی جزا

☆ جوں پکڑ کر مارنا، یا اس نیت سے کپڑا دھوپ میں ڈالنا یا دھونا کہ جوئیں مر جائیں قابل جزا ہے، ایک جوں کے عوض روٹی کا ٹکڑا یا ایک کھجور دے دے۔ دو تین کے بدلے میں ایک مٹھی گیہوں اور تین سے زائد ہوں تو نصف صاع گندم۔ ہاں جوئیں مارنے کی نیت سے کپڑا دھوپ میں نہیں ڈالا یا نہیں دھویا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

☆ اپنے بدن و کپڑے کی جوں کسی دوسرے سے مروانا یا پکڑ کر زمین پر زندہ ڈال دینا یا خود پکڑ کر دوسرے کو مارنے کے لیے دینا سب کا ایک حکم ہے۔ ہر صورت میں جزا ہوگی۔ اسی طرح جوں کی طرف اشارہ کرنا یا زبان سے بتانا بھی قابل جزا ہے جبکہ وہ جوں مار دی گئی ہو۔

☆ محرم، غیر محرم کی جوں مارے یا زمین پر پھرتی ہوئی کو مارے۔ تو کچھ جزا نہیں۔

☆ حلال شخص حرم میں جوں مارے تو بھی کچھ واجب نہیں۔

☆ ٹڈی کا حکم بھی شکار کا ہے، احرام و حرم میں مارنے سے جزا واجب ہوگی ٹڈی کی جزا جوں کے برابر ہے۔

☆ ٹڈی کو قصداً مارا ہو یا بے خبری میں پاؤں کے نیچے آگئی ہو تب بھی جزا ہے

ہاں اگر تمام راستہ ٹڈیوں سے پٹا پڑا ہے اور کہیں بھی نکلنے کی جگہ نہ ہو تو پھر اگر ٹڈیاں پاؤں تلے کچلی جائیں تو کوئی جزاء نہیں۔

☆ محرم اگر ٹڈی یا شکار کا انڈا بھونے، پکائے تو جزا واجب ہو گی۔

جنایات حرم

۱۔ حرم کا شکار

☆ حدود حرم کے اندر کے جانوروں کا شکار محرم اور حلال دونوں کے لیے حرام ہے البتہ ان جانوروں کا مارنا جائز ہے جن کی شریعت نے اجازت دی ہے (ان کا بیان پہلے آچکا)

☆ محرم پر حرم کا جانور مارنے پر ایک ہی جزا واجب ہو گی۔

☆ حرم کا جانور خود ہی نکل کر حل میں آجائے تو اس کا پکڑنا جائز ہے لیکن اس کو کسی نے بھگا کر حل میں داخل کیا تو جائز نہیں۔

☆ حرم کی فضا بھی حرم ہے۔

☆ حل کا جانور جب حدود حرم میں داخل ہو گیا تو وہ حرم کا جانور ہے۔

☆ حدود حرم میں کسی کے گھر میں پرندے تھے وہ گھر بند کر کے منی وغیرہ کہیں چلا گیا اور وہ بھوک پیاسے مر گئے تو جزا واجب ہو گی۔

۲۔ حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا

☆ حرم کے درخت اور نباتات بلحاظ جنایت چار قسم کے ہیں۔

(۱) وہ نباتات جن کو لوگ عام طور پر بوتے ہیں اور کسی نے حرم میں ان کو بویا جیسے گندم، جَو وغیرہ۔

(۲) عام طور سے تو لوگ نہیں بوتے مگر کسی نے اس کو بویا، جیسے پیلو وغیرہ۔

(۳) جو خود اُگا ہو، مگر اس جنس سے ہو جسے لوگ بوتے ہیں۔

(۴) جو خود اُگا ہو مگر عام طور سے لوگ اس کو بوتے نہیں جیسے کیکر وغیرہ

☆ اوّل کی تین قسموں کے درختوں کا کاٹنا، اکھاڑنا اور کام میں لانا جائز ہے ان کی وجہ سے کوئی جزا لازم نہیں آتی، ہاں اگر کسی کی ملک ہو تو مالک کو اس کی قیمت دینی واجب ہوگی اور چوتھی قسم کے درختوں کا کاٹنا، اکھاڑنا، محرم اور حلال دونوں کے لیے حرام ہے۔ خواہ وہ کسی کی مملوکہ زمین میں ہوں یا غیر مملوکہ میں، البتہ خشک درخت کا کاٹنا جائز ہے جس کے سرسبز ہونے کی امید نہ ہو، اسی طرح اذخر، (تر و خشک) کھنبی، خشک گھاس، ٹوٹا ہوا درخت کاٹنا جائز ہے۔

☆ جس قسم میں جزا واجب ہے اگر وہ درخت مملوکہ ہے تو جزا کے علاوہ مالک کو بھی اس کی قیمت دلائی جائے گی مالک خود کاٹے تو اس کے ذمہ ایک جزاء ہوگی۔

☆ پھل دار درخت اگرچہ خود رَو ہو تو کاٹنا جائز ہے مملوک ہو تو مالک کی اجازت شرط ہے۔

☆ خیمہ لگانے، تنور و چولہا کھودنے یا چلنے پھرنے سے لکڑی یا گھاس ٹوٹ جائے تو کچھ واجب نہیں۔

☆ درخت میں جڑ کا اعتبار ہو گا۔ وہ حرم میں ہو تو وہ درخت حرم کا ہے۔ اور اگر جڑ آدھی اِدھر آدھی اُدھر ہو تب بھی وہ حرم ہی کا شمار ہو گا۔

☆ حرم کی گھاس کاٹنے سے اس کی قیمت واجب ہو گی۔

☆ درخت یا گھاس کی قیمت سے غلّہ خرید کر صدقہ کر دے۔ اور ہر مسکین کو نصف صاع گندم جہاں چاہے دے دے یا اگر اس قیمت میں ہدی آ سکتی ہو تو خرید کر حرم میں ذبح کر دے۔ ضمان دینے کے بعد وہ لکڑی یا گھاس کاٹنے والے کی ملک ہو جائے گی اس کا استعمال جائز ہے مگر بیچنا حرام ہے خریدنے والے کے لیے حرام نہیں، اگر بیچ دے تو اس کی قیمت خیرات کر دینی واجب ہے۔

☆ حرم کے تر درخت سے مسواک بنانا بھی جائز نہیں۔

☆ درخت وغیرہ کی جزا میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

☆ کانٹوں کا کاٹنا بھی حرام تو ہے مگر کاٹنے پر کوئی ضمان نہیں۔

کفارات کی شرائط

☆ یہ تو معلوم ہو چکا کہ جنایات کی جزا اور کفارہ میں تین چیزیں۔ دم۔ صدقہ۔ روزہ واجب ہوتی ہیں۔ مگر ہر ایک کے ادا ہونے کے کچھ شرائط ہیں جو ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

شرائط جواز دم

☆ دم ادا ہونے کی یہ شرطیں ہیں۔

(۱) دم کا دم دینے والے کی ملکیت ہونا۔ اگر کسی اور کا جانور ذبح کر دیا اور بعد میں مالک نے اجازت دے دی یا اس کا تاوان دے دیا۔ تو یہ دم ادا نہ ہوگا۔

(۲) دم کا جانور، قربانی کے جانور کی نوع کا ہو، کسی اور نوع کا جانور قربان کر دیا تو دم ادا نہ ہوگا۔

(۳) ان عیوب سے خالی ہو جو قربانی کے لیے مانع ہیں۔

(۴) اونٹ پورے پانچ سال کا۔ گائے بھینس دو سال کی اور بکری ایک سال کی، البتہ دنبہ اور مینڈھا چھ ماہ کا اتنا تگڑا ہو کہ سال بھر کا لگتا ہو تو کافی ہوگا۔

(۵) بسم اللہ پڑھنا۔

(۶) ذبح کرنا۔ اگر زندہ ہی صدقہ کر دیا تو دم ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر فقیر کو دے دیا اور کہہ دیا کہ ذبح کر دینا اور ذبح کے بعد تم اس کے مالک ہو تو جائز ہے۔

(۷) جنایت کے بعد ذبح کرنا۔

(۸) حرم میں ذبح کرنا۔

(۹) ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا۔

(۱۰) فقراء موجود ہوں تو گوشت ان کو دے دینا خود استعمال میں نہ لانا اگر فقیر موجود نہ ہوں تو ذبح کر کے چھوڑ دینا کافی ہے۔

(۱۱) ذبح کے بعد خود گوشت ضائع نہ کرنا۔ جانور اگر ذبح سے پہلے ضائع

ہو جائے تو اس کے بدلے دوسرا واجب ہوگا۔

(۱۲) فقیروں کے موجود ہوتے ہوئے ایسے لوگوں کو دینا جو مستحق صدقہ نہ ہوں۔ دم کا گوشت اپنے اعزہ کو جو اصول و فروع ہوں یا شوہر، بیوی کو یا ہاشمی کو اگر دیا تو اس کی قیمت بطور تاوان دینی ہوگی کافر کو گو ذمی ہو، دم کا گوشت دینا جائز نہیں۔

(۱۳) دم کی نیت سے ذبح کرنا۔

(۱۴) دم کے جانور میں کسی ایسے آدمی کا حصہ نہ ہو جس کا مقصد محض گوشت کھانا ہو کوئی قربت و ثواب مقصد نہ ہو۔

(۱۵) دم تمتع و قرآن کے لیے ایام نحر بھی شرط ہیں اور دموں کے لیے شرط نہیں۔

☆ دم ادا ہونے کے لیے مساکین کی کوئی خاص تعداد شرط نہیں سارا گوشت ایک ہی مسکین کو دینا بھی جائز ہے۔

☆ مسکین و فقیر کہیں کا بھی ہو، حرم کا ہونا ضروری نہیں۔ صرف حرم میں ذبح کرنا شرط ہے۔ البتہ افضل ہے کہ حرم کے فقراء کو دیا جائے اگر دوسرے فقراء ان سے زیادہ محتاج ہوں تو ان کو دینا افضل ہے۔

☆ دم کے بدلے قیمت دینا جائز نہیں۔ البتہ ایسے دم سے خود کچھ کھالے جس سے کھانا جائز نہیں یا اس کا گوشت ضائع کر دے تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

شرائط جواز صدقہ

صدقہ کے جواز کی نو شرطیں ہیں۔

(۱) مقدار، یعنی نصف صاع گیہوں، گیہوں کا آٹا یا ستو، یا ایک صاع جَو یا اس کا آٹا اور ستو یا ایک صاع کھجور یا کشمش، اس سے کم ہو گا۔ تو ادا نہ ہو گا۔

(۲) جنس یعنی گیہوں، جَو، کھجور، کشمش ان چاروں قسموں میں سے ہونا شرط ہے۔ ان میں تو وزن کا اعتبار ہے باقی دیگر اجناس میں سے وزن کے اعتبار سے دینا جائز نہیں بلکہ قیمت کا اعتبار ہو گا مثلاً چاول اتنے دے گا جتنے نصف صاع گندم یا ایک صاع جَو کی قیمت میں آئیں۔ یہی حکم جوار، باجرا، چنے وغیرہ کا ہے۔ روٹی (گو گندم کی ہو) اور پنیر میں بھی قیمت کا اعتبار ہو گا قیمت لگا کر روپیہ پیسہ دینا بھی جائز ہے بلکہ افضل ہے۔

(۳) ایک فقیر کو نصف صاع سے کم گیہوں نہ دینا اور اگر نقد دینا ہو تو وہ بھی نصف صاع کی قیمت سے کم کسی فقیر کو نہ دے البتہ اگر صدقہ واجب ہی نصف صاع سے کم ہوا ہو تو وہ ایک فقیر کو دینا جائز ہے

(۴) ایسے شخص کو دینا جو صدقہ کا مستحق ہو، اپنے اصول و فروع بیوی، شوہر، صاحب نصاب اور ہاشمی کو دینا جائز نہیں، اپنے چچا تایا، بھائی بہن پھوپھا، پھوپھی، خالہ خالو، ماموں مامی، کو دینا جائز ہے۔

(۵) اگر کھانا کھلائے تو فقیر کو دو وقت پیٹ بھر کر کھلائے، قریب البلوغ

لڑکا تو گنتی میں آسکتا ہے مگر چھوٹا بچہ نہیں۔

(۶) کھانا کھلانے میں دو وقت کی شرط ہے ایک ہی فقیر کو ایک دن صبح شام کھلا دے یا ایک ہی فقیر کو دو دن کے دو وقتوں میں کھلائے۔

(۷) دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا شرط ہے اگر کسی کا پہلے ہی پیٹ بھرا تھا وہ بھی شریک ہو گیا تو اس کا کھانا کافی نہ ہو گا۔ مقدار واجب کا بھی اعتبار نہیں اگر سب مقدار واجب سے کم ہی میں شکم سیر ہو گئے تو ٹھیک ہے لیکن وہ مقدار واجب کم پڑ گئی تو مزید کھانا کھلانا ضروری ہے (ہر نصف صاع کے مقابلہ میں ایک فقیر کو دو وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہو گا۔)

(۸) اگر ایک وقت پیٹ بھر کر کھلا دیا اور دوسرے وقت کی قیمت چوتھائی صاع گندم دے دیا تو جائز ہے۔

(۹) دیتے یا کھلاتے وقت کفارہ کی نیت کرنا۔ پہلے یا پیچھے نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہو گا۔

☆ گندم کی روٹی کے ساتھ سالن کا ہونا شرط نہیں ہاں مستحب ہے اور جو وغیرہ کی روٹی کے ساتھ سالن بھی ہونا شرط ہے گو اس میں اختلاف ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ سالن بھی دے۔

☆ مسکین کا مختلف ہونا ضروری نہیں، ایک ہی مسکین کو روزانہ چھ دن تک نصف صاع دیتا رہے تو جائز ہے۔ ہاں اگر ایک ہی دن میں تین صاع دے دیئے تو ایک ہی دن کا ادا ہو گا۔ پانچ دن اور دینا ہو گا۔

روزہ کے شرائط

☆ جزا میں اگر روزے رکھے جائیں تو اس کے لیے پانچ شرطیں ہیں۔

(۱) جزا کی خاص طور سے نیت کرنا۔

(۲) روزے کی نیت رات سے کرنا۔ اگر صبح صادق کے بعد نیت کی تو جزا کا روزہ نہ ہوگا۔

(۳) نیت کرتے وقت خاص طور سے کفارہ کی تعیین کرنا۔

(۴) جس چیز کے بدلہ میں روزہ رکھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا۔ مثلاً دم تمتع وغیرہ وغیرہ۔

(۵) رمضان، یکم شوال، اور ۱۰ تا ۱۳ ذالحجہ کے علاوہ دنوں میں روزہ رکھنا ان ایام میں رکھا تو دوبارہ رکھنا ہوگا۔

☆ جزا کے روزوں کا پے در پے رکھنا شرط نہیں، افضل ہے۔ اسی طرح حرم اور احرام کی حالت میں رکھنا بھی شرط نہیں البتہ قران کے تین روزے حج کے مہینوں میں احرام حج اور عمرہ کے بعد اور تمتع کے تین روزے عمرہ کے احرام کے بعد رکھنے شرط ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ

مرتبہ :- (مولانا) خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری

★ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ زکوٰۃ! اسلام کا ایک بنیادی ستون! اور نماز، روزہ اور حج کی طرح اہم فریضہ ہے!

★ زکوٰۃ! اسلام کے معاشی نظام کی بے حد اہم کڑی ہے!

★ زکوٰۃ! مسلمانوں کی فلاکت، تنگدستی، فقر و فاقہ دور کرنے کا مجرب نسخہ ہے!

لیکن

اس کے باوجود اکثر مسلمان زکوٰۃ کے مسائل سے ناواقف ہیں۔

★ کتاب الزکوٰۃ! میں اسی اہم فرض کے متعلق روزمرہ پیش آنے والے مسائل ضخیم اور مستند فقہی کتب سے منتخب کرکے پیش کئے گئے ہیں

★ کتاب الزکوٰۃ! ہر صاحب نصاب، پڑھے لکھے مسلمان گھرانے کی ناگزیر ضرورت ہے

چند اہم عنوانات

- فرضیت زکوٰۃ • آداب زکوٰۃ • گم شدہ مال کی زکوٰۃ • سونے چاندی اور نقد کا نصاب
- مال تجارت کا نصاب • جانوروں کی زکوٰۃ • جانوروں کا نصاب • کان اور دفینہ کی زکوٰۃ
- عشر کا بیان • مصارف زکوٰۃ • پراویڈنٹ فنڈ کی زکوٰۃ • کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں
- صدقہ فطر دیگر صدقات وغیرہ وغیرہ

آفسٹ طباعت، سفید کاغذ۔ $\frac{30 \times 20}{16}$ سائز صفحات:- 80

اپنی طلب سے پتہ ذیل پر مطلع کیجئے۔ قیمت:

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

مدینہ

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مدینے چلے ہم مدینے چلے!

اللہ اللہ اب ہم مدینے چلے سیکھنے زندگی کے قرینے چلے

جس سے بجھتی ہے ہر روح کی تشنگی ہم اسی آبِ رحمت کو پینے چلے

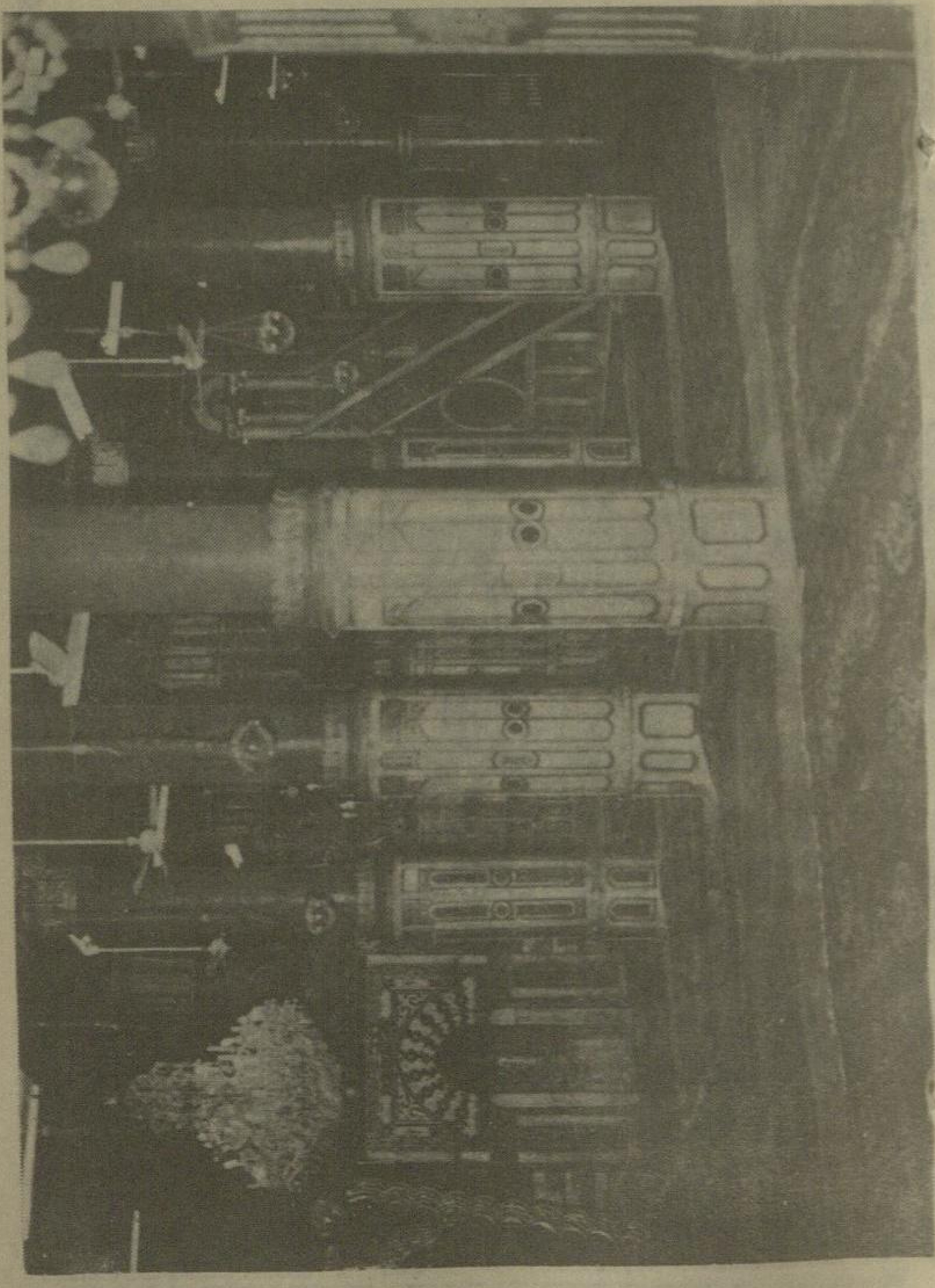
آج تک زندگی زندگی ہی نہ تھی زندگی کو مبارک ہو جینے چلے

ان کو کچھ موجِ طوفاں کی پروا نہیں آسرے پر جو اُن کے سفینے چلے

اس طرف ہاتھ پھیلائے پہنچے غلام اس طرف رحمتوں کے خزینے چلے

اللہ اللہ یہ آبرو یہ عُروج ہم مدینے چلے ہم مدینے چلے

یہ انہیں کا کرم ہے کہ بہزاد ہم
زخمِ قلبِ شکستہ کو سینے چلے





سفر مدینہ طیّبہ

☆ عام طور پر پہلے جدّہ سے مدینہ منوّرہ جاتے تھے اب ایک سڑک مکہ سے بھی براہ وادی فاطمہ نکالی گئی ہے اور مدینہ کے لیے مکہ سے جدّہ جانے کے بجائے سیدھے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جا سکتے ہیں، دونوں راستے بہت عمدہ اور سڑکیں کشادہ و مضبوط بن گئی ہیں، اب اونٹوں کے قافلوں کا رواج ختم ہوگیا ہے ٹیکسیاں اور بسیں ۲۴ گھنٹے رواں دواں رہتی ہیں، راستہ اتنا مامون ہے کہ دنیا کے کسی خطہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ تنہا آدمی دن رات کے کسی حصّہ میں سونا اچھالتا ہوا بھی جائے تو کوئی آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھتا۔

☆ ٹیکسی پانچ چھ گھنٹے میں پہنچا دیتی ہے، بسیں عام طور پر حج کے زمانہ میں ہی چلتی ہیں اور صرف حاجیوں کو معلمین کی معرفت لے جاتی ہیں وہ بھی عام طور پر بارہ گھنٹے میں پہنچ جاتی ہیں۔

☆ اپنے طور پر اگر ٹیکسی کی جائے تو عام دنوں میں پوری ٹیکسی پانچ سواریوں والی، ایک سو ریال تک اور حج کے زمانہ میں ڈھائی تین سو ریال تک ہو جاتی ہے۔ (اب غالباً کرایہ بڑھ گیا ہے۔ نعمانی)

☆ راستہ میں بڑے پڑاؤ رابغ، مستورہ، بدر اور مسجد ہیں، یہاں کھانا اور چائے وغیرہ ملتی ہے۔ عام دنوں میں کھانے میں صرف چاول اور مچھلی ملتی ہے۔ حج کے دنوں میں کھانے کی اور اشیاء بھی ملتی ہیں مستورہ کی مچھلی بہت مشہور ہے کھانے کی چیزیں مکہ

یا جدّہ سے اپنے ساتھ رکھ لیں۔ تو اپنی مرضی کا کھانا کھا سکتے ہیں، حاجی اپنے ڈرائیور کو بخشش سے خوش رکھیں تو ان کا سفر جلد اور آرام سے طے ہو جاتا ہے، راستہ میں غرباء و مساکین کی صدقہ و خیرات سے مدد کرتے ہوئے جائیں۔

☆ جدّہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ۴۵۰ کلو میٹر (۲۸۱ میل ہے۔)

☆ جب مدینہ طیبہ کا سفر شروع کرے تو روضہ اقدس اور مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اور راستہ بھر درود شریف کا کثرت سے ورد کرے بلکہ فرائض اور ضروریات سے جتنا وقت بچے اس میں درود شریف کا ہی ورد رکھے۔ عاشقوں کا سا جذبہ اور ذوق و شوق پیدا کرے اور اپنی حرکات و سکنات اظہار محبت و عظمت میں کوتاہی نہ کرے، راستہ میں جو مقامات مقدسہ اور مساجد مخصوصہ میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں موقعہ ملے تو ان کی زیارت کرے اور دوگانہ نماز ادا کرے محض سیر و تفریح کی غرض سے ان مقامات و مساجد میں نہ جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی فرمائی ہے کہ آدمی مساجد کے طول و عرض میں پھرے اور اس میں نماز نہ پڑھے اس لیے جب بھی کسی مسجد کی زیارت کے لیے جاؤ اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ضرور پڑھو۔

☆ جب مدینہ منورہ قریب آجائے تو ذوق و شوق اور خشوع و خضوع خوب پیدا کرو، سواری کو تیز چلاؤ اور درود و سلام کثرت سے پڑھو اور جب مدینہ طیبہ کی آبادی نظر آئے تو دعا مانگو، درود و سلام پڑھو اور ممکن ہو تو سواری سے اتر کر ننگے پاؤں روتے ہوئے چلو، اور ادب و تعظیم جس قدر ممکن ہو، کرو، جلد و مدینہ طیبہ میں داخل ہونے لگو تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ	اے اللہ یہ تیرے پیارے نبیؐ کا
نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ	حرم محترم ہے تو اسے میرے لیے
وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ	دوزخ سے آڑ بنا دے اور آخرت
وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ	کے عذاب اور حساب کی سختی سے
وَسُوْءِ الْحِسَابِ ۔	امن دلانے کا ذریعہ کر دے ۔

☆ پہلے مدینہ منورہ کے اردگرد فصیل تھی اور شہر میں داخلہ کے لیے مختلف سمت مختلف دروازے تھے اب یہ کھلا شہر ہے نہ فصیل ہے نہ دروازے ۔ مکہ سے آج کل جو سڑک آتی ہے وہ باب عنبریہ کی طرف ہے ، راستہ میں کوئی ایسا انتظام بھی نہیں کہ جہاں رُک کر آدمی وضو یا غسل کر لے اور پھر موٹر کی بے قابو سواری ، اس لیے مدینہ طیبہ کے مسافروں کو چاہیئے کہ وہ دوران سفر یا وضو رہیں یا مدینہ منورہ سے پہلے کی منزل پر اُتر کر غسل یا وضو کر لیں تاکہ جب وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو باوضو ہوں ۔

☆ جب مدینہ طیبہ کے باب عنبریہ کا علاقہ شروع ہو جائے تو یہ دُعا پڑھیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ ۔ مَاشَآءَ	اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں)
اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	اللہ جو چاہے کہ قوت و طاقت کا
رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ	سرچشمہ اللہ ہی ہے ۔ اے اللہ یہاں
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ	میرا داخلہ صحیح ہو اور یہاں سے روانگی
صِدْقٍ وَّارْزُقْنِيْ	بھی صحیح و درست ہو اور مجھے اپنے نبیؐ
مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ	کی زیارت کی دولت سے اسی طرح
مَارَزَقْتَ اَوْلِيَآئِكَ	مشرف فرما جس طرح اپنے دوستوں

وَاَهْلَ طَاعَتِكَ — اور اطاعت شعار بندوں کو سرفراز
وَانْقِذْنِی مِنَ النَّارِ — فرماتا ہے اور مجھے آگ کے عذاب
وَاغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی — سے بچا میری مغفرت فرما مجھ پر
یَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ اَللّٰهُمَّ — رحم فرما جن سے کچھ مانگا جاتا ہے ان
اجْعَلْ لَنَا فِیْهَا — میں آپ ہی سب سے بہتر ہیں اے
قَرَارًا وَّرِزْقًا — اللہ مجھے یہاں کے قیام میں سکون
حَسَنًا — اور عمدہ و پاکیزہ رزق عطا فرما۔

☆ مدینہ طیبہ کا چپہ چپہ قابل احترام ہے یہ وہ لائق ادب سرزمین ہے جس پر بجا فخر کونین سردار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہیں۔

☆ علماء نے مدینہ منورہ کے پورا نوے نام شمار فرمائے جو اس کی عظمت اور بڑائی کا ایک اور ثبوت ہے زمانہ جاہلیت میں اس کو یثرب کہتے تھے بعض روایات میں یہ نام بولنے کی ممانعت آئی ہے۔

☆ شہر میں داخل ہونے کے بعد اسباب وغیرہ ٹھکانے پر رکھ کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہونا چاہیئے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ روضۂ مبارکہ اور مسجد نبوی کا اگلا مسقف حصہ اس کے مینار اور گنبد خضراء ترکی حکومت کی عظمت ومحبت اور سلطان عبدالمجید کے زمانہ کی یادگار ہے یہ تعمیر ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ تک میں مکمل ہوئی۔ یہ حصہ مشرقی جانب باب النساء تک اور

مغربی سمت باب الرحمۃ تک ہے، باقی مشرقی و مغربی جانب کی تمام عمارات کچھ سابقہ عمارت کو گرا کر اور کچھ مزید جگہ اس میں شامل کر کے سعودی حکومت کا کارنامہ ہے اس وقت مسجد نبوی کا کل رقبہ ۱۶۳۲۷ مربع میٹر ہے۔ سعودی حکومت کے زیر تعمیر حصہ میں باب عمر، باب عثمان، باب عبدالعزیز، باب سعود نئے دروازے قائم کیے گئے ہیں۔

☆ مشرقی جانب تین دروازے باب جبرائیل، باب النساء اور باب عبدالعزیز ہیں۔

☆ مغربی جانب چار دروازے، باب السلام، باب ابوبکر صدیقؓ، باب الرحمۃ اور باب سعود ہیں۔

☆ شمالی جانب تین دروازے، باب عثمانؓ، باب مجیدی اور باب عمرؓ ہیں۔

☆ قبلہ جنوب کی جانب ہے، ادھر کوئی دروازہ نہیں۔

☆ پوری عمارت حُسن ظاہری کا اچھوتا نمونہ ہے اور ترکوں کے جذبہ محبت کی عظیم الشان یادگار!

☆ موجودہ باب جبرائیل، ترکی تعمیر سے پہلے باب عثمانؓ کہلاتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کے حاضر خدمت ہونے والی جگہ پر موجودہ عمارت میں ایک کھڑکی بنی ہوئی ہے جو قدمین شریفین کے عین مقابل ہے۔

☆ باب جبرائیلؑ سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ دالان نما گیلری ہے جدھر قدمین شریفین ہیں۔ اِدھر سے گزر کر مواجہ شریف میں آجاتے ہیں۔ دائیں ہاتھ اصحاب صُفّہ

کا چبوترہ ہے جس کے سامنے اغوات ۔ غلام حرم نبوی کے بیٹھنے کی جگہ ہے ۔ اور اس کے سامنے مقصورہ شریف ہے جو چاروں طرف سے لوہے کے جالی دار دروازوں میں محصور ہے صفہ کے سامنے دیوار پر ایک محراب بنی ہوئی ہے جس پر محراب تہجد لکھا ہوا ہے ۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد ادا فرمائی ہے ۔

ریاض الجنۃ

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ	میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان
رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ	کی جگہ جنت کے باغوں کا ایک
الْجَنَّۃِ	باغ ہے ۔

☆ یوں تو پوری مسجد نبوی ہی خیر و برکت کا خزانہ ہے ۔ مگر یہ خاص ٹکڑا اس خزانہ کا انمول حصہ ہے ، اس حصہ کی حد بندی متعین کرنے کے لیے سفید ستون بنائے گئے ہیں ، اور اس پر سبز قالین کا فرش رہتا ہے ، اس قطعہ مبارکہ کے آٹھ ستون بعض برکات و خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں ۔ نوافل پڑھنے والوں کا یہاں ہجوم رہتا ہے ۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ قطعہ جنت کا ٹکڑا ہے قیامت میں شامل جنت کر دیا جائے گا

(۱) استوانہ حنانہ :۔ یہ ستون محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے ساتھ ملا ہوا ہے ، اس جگہ کھجور کا ایک خشک تنا گڑا ہوا تھا جس کا سہارا لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا کرتے جب آپ کے لیے منبر تیار ہوا تو آپ نے اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ تنا آہ و بکا کرنے لگا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے تشریف لائے اس پر

دستِ شفقت رکھا تو اس کا رونا بند ہوا۔ (یہ تنا اسی جگہ مدفون ہے)

(۲) استوانہ عائشہ رضؓ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس ستون کے پاس ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کر دوں، تو (وہاں اتنا ہجوم ہو جائے کہ) وہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعے پڑنے لگیں کہتے ہیں حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی اور آپؓ نے اپنے بھانجے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی، جب دیگر صحابہ کرام نے ان کو دیکھا تو وہ موجودہ ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳) استوانہ ابی لُبابہؓ:۔ استوانہ عائشہؓ کے بائیں طرف ہے، اسے استوانہ توبہ بھی کہتے ہیں، ایک صحابی ابی لبابہ نامی رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی لغزش کی بناء پر اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ کر قسم کھالی تھی کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک سے نہ کھولیں گے بندھا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی لغزش معاف فرما دی تو حضور نے تشریف لا کر ان کو کھولا۔

(۴) استوانہ وفود:۔ یہ وہ مقام ہے جہاں باہر سے آنے والے وفود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات و گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

(۵) استوانہ حرس:۔ آیت حفاظت نازل ہونے سے پہلے اس جگہ کھڑے ہو کر صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حفاظتی پہرہ دیا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی یہ خدمت انجام دی اس لیے بعض لوگ اس کو استوانہ علیؓ بھی کہتے ہیں۔

(۶) استوانہ سریر :۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف فرما ہوتے تو یہاں لیٹنے بیٹھنے کے لیے چٹائی بچھا لیا کرتے اور یہیں بعض مرتبہ الیسی حالت میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے سر پر تیل لگاتیں اور کنگھا فرمایا کرتیں کہ آپ کا جسد اطہر مسجد میں ہوتا۔

☆ یہ تینوں ستون مقصورہ کے گرد کی آہنی جالیوں کی وجہ سے نصف کے قریب مقصورہ مبارکہ کے اندر ہیں اور نصف باہر۔

(۷) استوانۂ تہجد :۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۸) استوانہ جبریل :۔ یہ وہ مقام ہے جہاں جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی، جب وصال سے پہلے والے رمضان میں حضور نے جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن شریف کا دور فرمایا، تو اسی جگہ فرمایا تھا۔

☆ یہ دونوں ستون بالکل روضۂ مبارکہ کے اندر آگئے ہیں اس لیے باہر سے نظر نہیں آتے، گنبد خضراء انہیں پر قائم کیا گیا ہے۔

☆ ریاض الجنۃ میں ترکوں کی بنائی ایک محراب ہے اس پر محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے، اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرماتے تھے، مگر یہ صحیح نہیں، اسی محراب کا دایاں ستون ہے جس کے اوپر لکھا ہوا ہے ھذا مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراصل حضورؐ کے امامت فرمانے کی جگہ یہی ہے۔ رمضان کے عشرۂ آخر میں تہجد کی نماز باجماعت کے وقت امام صاحب

یہیں کھڑے ہوتے ہیں۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ادب واحترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بجز قدمین شریفین کی جگہ کے پوری جگہ دیوار بنوادی تھی تاکہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تھے۔ وہ جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے ۔ ترکوں نے بھی اسی دیوار کی حد تک محراب بنا دی اب جو بھی مصلی نبی کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا۔ سجدہ میں اس کا سر عین اس جگہ ہوگا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ہوتے تھے۔

☆ ریاض جنت کے دائیں کنارے پر منبر ہے یہ منبر بھی ترکوں کا بنایا ہوا ہے۔ سنگ مرمر کا بہت ٹھیک اور بہت خوبصورت۔ یہ منبر اسی اصل جگہ پر ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کا منبر تھا۔

☆ اس منبر کے سامنے اونچائی پر مئذنہ، بنا ہوا ہے جہاں سے اذان وتکبیر کہی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں خطبہ کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسجد نبوی کہاں تک تھی؟ کتنا حصہ مسقف تھا اور کتنا کھلا ہوا، یہ سب ترکوں نے ستونوں کے ذریعہ واضح کیا ہے، مثلاً مسقف حصہ جہاں تک تھا وہاں ایسے ستون بنائے ہیں کہ ان پر دھاریاں کھود دی ہیں اور ان کو سنہرا کر دیا ہے اور جو صحن بغیر چھت تھا وہاں سادہ ستون رکھے ہیں۔

☆ ریاض الجنۃ کے جنوبی سمت کا حصہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مسجد نبوی میں شامل ہوا۔ موجودہ محراب بھی آپ نے قائم فرمائی اسی لیے محراب

عثمانی کہلاتی ہے اس طرف چھ امہات المومنین کے مکانات تھے۔ اسے پیتل کا کٹہرا لگا کر جدا اور نمایاں کیا گیا ہے، جنوب کی طرف حد مسجد نبوی تک کی عمارت جو مسقف ہے ترکوں کی یادگار ہے، مغرب کی طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء بنو اُمیہ و بنو عباس کے زمانہ میں اضافہ ہوا، اس طرف شمالاً جنوباً اصل مسجد نبوی کی آخری حد پر ستونوں کی جو قطار ہے اس کے ہر ستون پر سبز زمین پر سنہرے حروف سے حد مسجد نبوی علیہ السلام کندہ کر دیا گیا ہے۔

☆ ماثر و مقابر اور مقامات مخصوصہ کی تعیین و حفاظت کا جو نظم ترکوں نے قائم کیا تھا۔ افسوس وہ اب بے توجہی کا شکار ہو گیا ہے اور رہ نوردان کوچۂ محبوب آثار محبوب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں اور کوئی رہنما نہیں ملتا۔

☆ مسجد نبوی کی قدیم عمارت کے بعد شرقاً غرباً دوہرے تہرے عظیم الشان مسقف دالان ہیں، جو سعودی حکمرانوں میں سلطان ابن سعود کی حرم نبوی سے دلچسپی اور لگاؤ کی یادگار ہیں۔

☆ قدیم عمارت اور شمال کے سمت والے کھلے صحن کے درمیان ایک مسقف دالان شرقاً غرباً اور بنا ہوا ہے، جس سے صحن دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے جس کے مشرقی طرف باب عبدالعزیز اور غربی طرف باب سعود ہے، بیچ میں کھلا صحن ہے جس کو درمیانی روش دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، صحن کے یہ حصے کچے ہیں جس میں باریک بجری بچھی ہے، یہ حصے حسوہ اور رملہ کہلاتے ہیں ان میں کبوتروں کے لیے دانے ڈالے جاتے ہیں۔ اور ہجوم کے وقت نماز کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

حجرہ شریفہ

اور صُفہ مبارکہ (چبوترہ)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر سے فراغت کے بعد ازواج مطہراتؓ کے لیے علیٰحدہ علیٰحدہ نو حجرے تعمیر کرائے، یہ حجرے ۱۵ فٹ لمبے ۱۰½ فٹ چوڑے اور ۸ فٹ اونچے تھے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے بالکل متصل تھا اتنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں معتکف ہوتے تھے تو ام المومنین اپنے حجرہ میں بیٹھی ہوئیں آپؐ کے بالوں میں کنگھا فرما دیا کرتیں۔

☆ یہ حجرہ مبارکہ کچی اینٹوں کا تھا، بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر کے دو حصّے کر دیئے تھے ایک حصّہ میں باہر سے آنے والے وفود سے آپ ملاقات فرماتے،

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی مبارک حجرہ آپؐ کی آخری آرام گاہ ہے اور اسی کو روضۂ مقدسہ کہا جاتا ہے سر مبارک جانب مغرب ہے قدمین شریفین جانب مشرق اور روئے انور بجانب قبلہ (جنوب سمت)

☆ جب سنہ ۱۳ھ میں آپؐ کے رفیق صادق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہٗ وصال فرما گئے تو آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں اس طرح دفن کیا گیا کہ آپؓ کا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کی سیدھ میں ہے۔

☆ اور جب سنہ ۲۳ھ میں حضورؐ کے دوسرے جاں نثار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جام شہادت نوش فرما گئے تو ان کو بھی اُم المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا

کی اجازت خاص کے بعد آپؓ کے سامنے ہی حضرت صدیقؓ کے آگے اس طرح دفن کیا گیا کہ آپؓ کا سر حضرت صدیقؓ کے سینہ کے برابر ہے۔

☆ حجرۂ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ ابھی خالی ہے جو از روئے فرمان ذالاشان حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لیے ہے آپ نزول کے بعد مدت قیام پوری فرما کر جب واصل بحق ہوں گے تو یہاں مدفون ہوں گے! صلی اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اس حجرہ شریف کی دیواریں اصل بنیادوں پر ہی کچی اینٹوں سے پھر تیار کی گئیں ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب ازواج مطہرات کے دیگر حجروں کو شامل مسجد کیا گیا تب بھی حجرہ عائشہ کی اصل کچی دیواریں باقی رکھی گئیں اور اس کے چاروں طرف بہت ہی گہری بنیادیں کھود کر پنج گوشہ مضبوط پتھری کھڑی کی گئی جس کے اوپر کے حصہ کی شکل مثلث اور نیچے کی مربع ہے اس گوشہ دیوار اور حجرہ شریف کے درمیان تینوں طرف ایک ایک دو دو ہاتھ جگہ چھوڑی گئی مگر غربی جانب جدھر سرِ مبارک ہے وہاں درمیان میں ذرا بھی جگہ نہیں چھوٹ سکی۔ اسی لیے پنج گوشہ عمارت نظر آ رہی ہے اور اصلی تینوں مزارات مع حجرہ کے اس کے اندر سما گئے یہ تعمیر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ گورنری مدینہ میں تیار کرائی اور پنج گوشہ اس لیے تعمیر کرائی تاکہ خانہ کعبہ کے ساتھ اس کی مشابہت نہ ہو اور کہیں جہال اس کا بھی طواف نہ شروع کر دیں۔

☆ اس وقت تک روضۂ مبارک پر گنبد نہ تھا۔ ۶۷۸ھ میں حجرۂ مبارک کی دیواروں پر لکڑی کا پہلا قبہ بنایا گیا۔ اس کے بعد ۸۹۲ھ میں سلطان ترکی

قائتبائی نے پنج گوشہ دیوار پر ایک دوسرا قبہ بنایا۔ اس پر سیسہ کی چادر کی طرح سبز رنگ لگایا گیا۔ آخر میں سلطان محمود بن عبدالحمید عثمانی نے ۱۲۳۳ھ میں از سر نو بنا کر اس پر گہرا سبز رنگ چڑھایا جس کی وجہ سے اس کا نام قبہ خضراء (سبز گنبد) پڑا۔ موجودہ رنگ اسی نذر کی سلطان محمود بن عبدالحمید کی یادگار ہے۔ ۱۳۹۰ھ میں سعودی حکومت نے گنبد شریف پر روغن کرایا۔

سیسہ کی دیوار

☆ ۵۵۷ھ میں ایک عیسائی بادشاہ نے سازش کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو قبر شریف سے نکال لانے کے لیے دو عیسائی بھیجے جو مسلمانوں کے بھیس میں مدینہ منورہ آکر مسجد نبوی کے قریب رباط عثمان میں ٹھہرے اور وہاں سرنگ کھودنی شروع کی۔ سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں کی صورت دکھا کر فرمایا کہ مجھے ان کے شر سے بچاؤ۔ سلطان یہ خواب دیکھ کر تیز رو اونٹوں پر اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ۱۶ دن میں مصر سے مدینہ پہنچا۔ اور ان سازشیوں کو گرفتار کر کے واصل جہنم کیا۔ جب سلطان نے اس سرنگ میں جا کر دیکھا تو وہ سرنگ عین قدمین شریفین تک پہنچ گئی تھی سلطان نے قدمین شریفین کو بوسہ دیا۔ سرنگ بند کرائی اور پنج گوشہ عمارت کے چاروں طرف زمین کو اتنا کھدوایا کہ پانی نکل آیا پھر لاکھوں من سیسہ پگھلا کر اس میں ڈالا گیا۔ اور اس طرح سطح آب سے زمین تک قبر مبارک کے اردگرد سیسہ کی ایک زائد دیوار قائم ہو گئی۔ یہ سیسہ جس مکان میں پگھلایا گیا وہ آج بھی ”دارالرصاص“ کے نام سے

مشہور ہے جو باب السلام سے باہر جنوب مشرقی کونہ میں واقع ہے روضہ مبارک کے گرد جو جالی ہے سیسہ کی دیوار وہاں تک ہے، پہلے یہ جالی لکڑی کی تھی بعد میں پیتل اور تانبے کی جالی بنائی گئی جو اب تک موجود ہے۔

الغرض تینوں مزارات تین دیواروں کے اندر، دو گنبدوں کے نیچے اور ایک جالی سے محیط ہیں، اور اس ساری عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

اسی مقصورہ شریف کے شمال جانب ایک چبوترہ ۴۰ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا اور زمین سے دو فٹ اونچا بنا ہوا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین و نادار صحابہ کرام قیام فرما رہتے تھے جن کے نہ گھر تھا، نہ در، اور جو شب و روز ذکر و تلاوت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ چبوترہ کے تین طرف پیتل کا خوبصورت کٹہرا لگا ہوا ہے اس کے آگے خدام حرم نبوی بیٹھے رہتے ہیں، مقصورہ شریف میں جالی کے اندر یہی خدام جا کر صفائی کرتے دھونی دیتے اور خوشبو لگاتے ہیں، ہفتۂ مبارکہ پر زائرین تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں، آپ کو اگر موقعہ مل جائے تو وہاں بھی نوافل پڑھیئے تلاوت کیجئے اور درود شریف کا ورد کیجئے دعائیں مانگئے۔

روضہ مبارک پر حاضری

اگر راستہ میں غسل نہیں کیا ہے تو مدینہ منورہ میں پہنچ کر اسباب وغیرہ رکھ کر غسل کرے یا وضو کرے صاف و عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگائے اور مسجد نبوی میں حاضر ہو، باب جبریل سے داخل ہو تو اچھا ہے ورنہ باب السلام، باب الرحمۃ

یا باب الصدیق یا کسی بھی دروازہ سے داخل ہو۔ مسجد میں نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ داخل ہونے سے پہلے درود شریف پڑھے پھر کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

☆ اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے پھر بایاں۔ اور سیدھا ریاض الجنۃ میں آجائے۔ یہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے کہ یہاں پڑھنا افضل ہے۔ ریاضِ جنۃ میں جگہ نہ ہو تو کسی بھی جگہ پڑھ لے، مگر بغیر تحیۃ مسجد پڑھے روضہ پر نہ جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابی تشریف لائے، اور سیدھے حضورؐ کی خدمت میں باریاب ہو گئے آپ نے ان کو واپس کر دیا کہ پہلے مسجد میں تحیۃ مسجد پڑھو پھر آؤ گویا آپؐ کی ملاقات کے منجملہ آداب کے یہ بھی ایک ادب ہے۔ چنانچہ اگر مکروہ وقت میں پہنچا ہو تو مسجد میں بیٹھ کر انتظار کر لو۔

☆ اگر فرض نماز ہو رہی ہو یا نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز فرض پڑھ لے، تحیۃ المسجد کا حق ادا ہو جائے گا۔

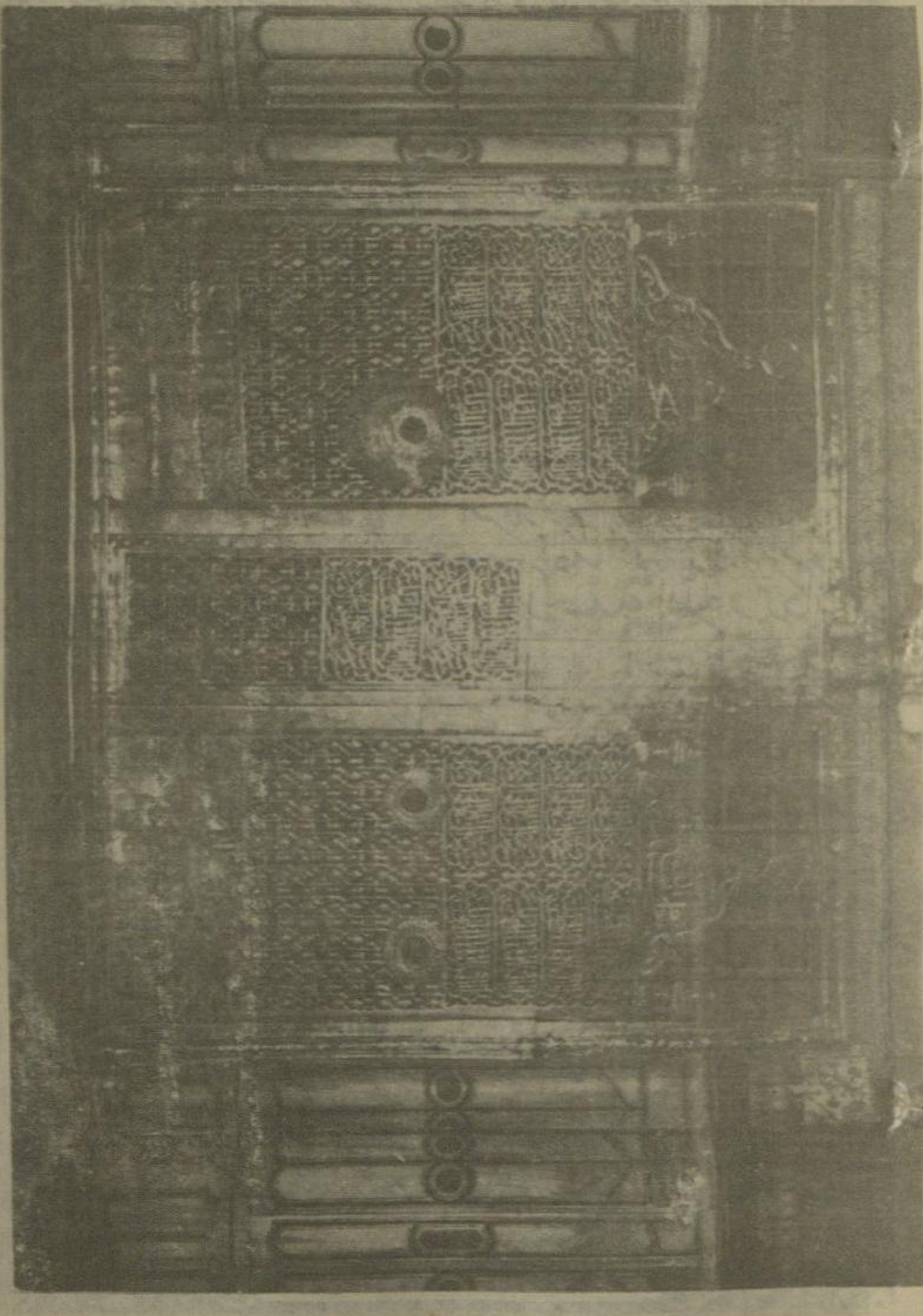
☆ ریاض الجنت میں جب نماز پڑھ چکو تو خدا کی حمد و ثنا کرو شکر ادا کرو۔ اور زیارت کے قبول ہونے کی التجا کرو اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ رَوْضَۃٌ	اے اللہ جنت کے باغوں میں کا
مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ	یہ باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا
شَرَّفْتَھَا وَکَرَّمْتَھَا وَ	فضیلت و بزرگی اور عظمت عطا
مَجَّدْتَھَا وَعَظَّمْتَھَا	کی، اور اپنے نبی حبیب محمد صلی
وَنَوَّرْتَھَا بِنُوْرِ نَبِیِّکَ	اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور فرمایا

وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُ وَمَآثِرَهُ الشَّرِيْفَةَ فَلَا تَحْرِمْنَا يَا اللهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لِوَائِهِ وَاَمِتْنَا عَلٰى مَحَبَّتِهِ وَسُنَّتِهِ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ مِنْ يَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَا نَظْمَاءُ بَعْدَهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے اللہ حبیب تو نے ہمیں دنیا میں اپنے حبیب کی بزرگ ترین نشانی کی زیارت کی سعادت مرحمت فرمائی ہے تو اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی عزت سے آخرت میں محروم نہ فرمائیے اور ہمارا حشر آپ کے زمرہ میں آپ کے علم کے زیر سایہ فرمائیے ہمیں آپ کی محبت اور آپ کے طریق پر موت دیجئے اور آپ کے حوض کوثر سے آپ کے دستِ مبارک سے ایسا جام پلائیے جو ایسا خوشگوار ہو کہ اس کے پینے کے بعد کبھی پیاس نہ لگے، بلاشبہ آپ ہر بات پر قادر ہیں۔

☆ نماز کے بعد نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ قبلہ کی طرف سے مرقد اطہر کے مواجہ شریف پر آؤ، جالی دار دروازہ پر پیتل کا گول حلقہ آپؐ کے روئے انور کے مقابل ہے، اس کے سامنے ادب سے دست بستہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو جاؤ، نظریں نیچی رکھو۔ ادھر اُدھر مت دیکھو اور خلاف ادب کوئی



حرکت نہ کرو، جالی سے بالکل لگ کر نہ کھڑے ہو، جالی کو چھونا اور بوسہ دینا خلاف ادب بھی ہے اور ناجائز بھی۔ اور یہ خیال کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحد شریف میں قبلہ رو استراحت فرما ہیں اور سلام وکلام سماعت فرماتے ہیں آپ کی عظمت و جلال کا لحاظ رکھتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھو۔

اس تصور میں کمال ادب کے ساتھ بادیدہ پرنم عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ وَالرَّسُوْلُ

سلام آپ پر   اے نبی   سردار محترم   رسول معظم

الْعَظِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

شفقت ورحمت والے   اور اللہ کی رحمت   اور اس کی برکتیں آپ پر

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَ

نازل ہوں   درود اور سلام آپ پر   اے ہمارے سردار   اور اے ہمارے نبی   اور

حَبِيْبِنَا وَقُرَّةَ اَعْيُنِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ

اے ہمارے پیارے   اور اے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک   اے اللہ کے رسول   درود

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَ

و سلام   آپ پر   اے اللہ کے نبی   درود   اور

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ

سلام   آپ پر   اے اللہ کے ملک کی زینت   درود

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ عَرْشِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ

اور سلام آپ پر اے اللہ کے عرش کی روشنی درود

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَ

اور سلام آپ پر اے مخلوق خدا میں سب سے بہتر درود اور

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

سلام آپ پر اے اللہ سے گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ

درود اور سلام آپ پر اے وہ ذات جسے اللہ تعالیٰ نے دونوں

تَعَالٰى رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ کے بڑے حق کے متعلق اللہ تعالیٰ

فِيْ حَقِّكَ الْعَظِيْمِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ

نے یوں ارشاد فرمایا اور اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

تھا. آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول بھی ان کیلئے

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

مغفرت کی دعا فرماتے تو بیشک وہ اللہ کو بڑا معاف کرنیوالا اور رحمت والا پاتے درود و سلام

عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

آپ پر اے ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ

بن ہاشم اے طٰہٰ اے یٰسٓ اے بشارت دینے والے

يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمَ جَيْشِ الْاَنْبِيَآءِ

اے (عالم کے) چراغ اور اے روشن کرنے والے اے نبیوں اور رسولوں کے

وَالْمُرْسَلِيْنَ وَهَا اَنَا يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

لشکر کے سالار اور یہ میں حاضر ہوں۔ اے میرے سردار اے اللہ کے رسول میں

قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ وَ

آپ کی خدمت میں اپنے گناہ اور اپنے (برے) عمل (کے خوف) سے بھاگ کر اور

مُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِيْرًا بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ

اپنے رب کے دربار میں آپ کی شفاعت کا امیدوار اور آپ کی پناہ کا طلبگار

لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ

بن کر آیا ہوں، سو آپ میری شفاعت کیجئے اے امت کی شفاعت کرنے والے اے رنج وغم کو دور

الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ بِهٖ يَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ

فرمانے والے، اے اندھیرے کے چراغ اے اللہ مجھے آپ کے وسیلہ سے دوزخ سے محفوظ رکھنا اے رحمت

الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ زَآئِرِيْنَ وَ

والے نبی اے اللہ کے رسول ہم آپ کی زیارت کے طلبگار بن کر حاضر ہوئے ہیں اور

قَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى بَابِكَ الْعَالِيْ

بڑے شوق سے خدمت میں حاضری کا قصد کیا ہے اور (اللہ کے کرم سے) اب آپکے دروازہ عالی پر کھڑے

وَاقِفِيْنَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ

ہو گئے ہیں اور آپ کے حق کو (جو ہم پر ہے) پہچان رہے ہیں لہٰذا ہم کو ناکام اور

وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ يَا سَيِّدِيْ

اپنے در شفاعت سے محروم نہ لوٹائیے اے میرے سردار

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ

اے اللہ کے رسول میں آپ سے (اپنے لیے) شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے

تَعَالٰى لَكَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ

آپ کے لیے مقام وسیلہ کا اور بڑائی کا اور بلند درجہ

الرَّفِيْعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ

کا اور مقام محمود کا اور حوض (کوثر) کا جس پر آپ کی امت

وَالشَّفَاعَةَ الْعُظْمٰى فِى الْيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ (شعر)

اترے گی اور سب سے بڑی شفاعت (کے رتبہ) کا قیامت کے دن سوال کرتا ہوں۔ (شعر)

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِى التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ

اے ان سب میں بہتر جن کی ہڈیاں خاک میں دفن کی گئیں اور ان کی

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

خوشبو سے میدان اور پہاڑیاں مہک اٹھیں میری

نَفْسِى الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ

جان فدا ہو اس قبر (مبارک) پر جس میں آپ مقیم ہیں

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

اس میں (درحقیقت) پاکیزگی سخاوت اور بزرگی (مدفون) ہے

اَنْتَ الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَنْتَ الشَّفِيعُ

آپ ہی ہمارے محبوب ہیں اے اللہ کے حبیب آپ ہی ہماری شفاعت کرنے والے ہیں

يَا شَفِيعَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِي

اے اللہ کے (دربار کے) شفیع (وہاں) آپ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی آپ ہی وہ

تُرْجٰى شَفَاعَتُكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ

ہیں جن کی شفاعت کے پلصراط پر سب اُمیدوار ہوں گے جب (وہاں) قدم ڈگمگانے لگیں

الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ

گے میں گواہی دیتا ہوں بے شک اللہ کے رسول آپ نے اللہ کا پیغام (اسکے بندوں تک)

الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ

پوری طرح پہنچا دیا اور امانت کا حق ادا کر دیا اور امت کی پوری خیر خواہی

الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَلَيْتَ الظُّلْمَةَ

فرمادی اور (کفر کے) اندھیرے کو دور فرما دیا اور (باطل کی) تاریکی کو پھاڑ دیا

وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَ

اور اللہ کے راستہ میں کوشش اور قربانی کا حق ادا کر دیا اور آپ اپنے

عَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ جَزَاكَ اللّٰهُ

رب کی عبادت میں لگے رہے یہاں تک کہ واصل بحق ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کو

تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدَیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ

ہماری طرف سے، ہمارے والدین کی طرف سے اور ملت اسلام کی طرف سے بہترین جزا

الْجَزَآءِ وَنَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا

عطا فرمائے اور ہم پھر آپ سے شفاعت کا سوال کرتے ہیں یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے

عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ

دربار میں ہماری سفارش کریں اعمالنامے کے پیش ہونے کے دن، سخت گھبراہٹ کے دن

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ

اس دن جب کسی کے نہ مال کام آئے گا نہ اولاد مگر جو اللہ کے سامنے پاک و صاف

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِجِیْرَانِنَا

دل لے کر آیا (تو وہ کام آئے گا) اے اللہ کے رسول، آپ ہماری شفاعت فرمائیے گا اور ہمارے ماں

وَلِمَشَایِخِنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَ

باپ کی اور ہمارے پڑوسیوں کی اور ہمارے بزرگوں کی اور ہمارے استادوں کی اور ہر اس شخص کی جس نے ہمیں وصیت

قَلَّدَنَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ عِنْدَ الزِّیَارَةِ

کی اور ہمیں پابند بنا دیا کہ آپ کی زیارت کے وقت اس کیلئے دعاء خیر کریں

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَآءِ وَ

درود و سلام آپ پر اے نبیوں اور رسولوں کے

الْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

بادشاہ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں آپ پر

☆ آپ کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش کرکے دائیں ہاتھ تھوڑا سا ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رُخ گرامی کے سامنے کھڑا ہو آپؓ کے روئے مبارک کے مقابلہ میں بھی پیتل کا گول دائرہ حضور والے دائرہ سے چھوٹا بنا ہوا ہے اور یوں سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَابَكْرِ الصِّدِّيقَ

سلام آپ پر اے ہمارے سردار ابوبکر صدیقؓ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَى

سلام آپ پر اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ

التَّحْقِيقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ

برحق سلام آپ پر اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۔ اَلسَّلَامُ

ساتھی دو (راہ حق کے فداکاروں) میں سے ایک جبکہ وہ غار میں مقیم تھے سلام

عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي حُبِّ اللّٰهِ وَ

آپ پر اے وہ (فدائے دین) جس نے اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول

حُبِّ رَسُولِهِ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ

کی محبت میں خرچ کر ڈالا یہاں تک کہ ایک جبہ بس رہ گئے اللہ تعالیٰ آپ سے

تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

راضی ہو اور بہترین طریقہ سے آپ کو راضی کرے اور جنت کو آپ

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ

کے اترنے کی جگہ، آپ کے رہنے کی جگہ آپ کے قیام کی جگہ اور آپ کا مستقل ٹھکانہ بنائے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ

سلام آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ رسول، عالموں کے تاج

وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور نبی مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خسر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں

✡ اس کے بعد دو قدم دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرے، یہاں بھی پیتل کا گول دائرہ آپ کے چہرہ مبارک کے سامنے بنا ہوا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ

سلام آپ پر اے عمر بن خطابؓ سلام

عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ۔ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے انصاف اور سچائی کی بات کہنے والے سلام

عَلَيْكَ يَا حَفِيَّ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

آپ پر اے محراب (مسجد نبوی) کی طرف بکثرت جانے والے سلام آپ پر اے

مُظْهِرَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ

دین اسلام کو غالب کرنے والے سلام آپ پر، اے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے

الْاَصْنَامِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَ

کرنے والے سلام آپ پر اے فقیروں، اور

وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ۔ اَنْتَ الَّذِیْ

ضعیفوں ، بیواؤں اور یتیموں کے سرپرست آپ ہی ہیں جن کے

قَالَ فِیْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِّنْ بَعْدِیْ

حق میں سید البشر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو

لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

عمر بن خطاب ہوتے" راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ

عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

سے اور راضی کرے آپ کو بہترین رضا کے ساتھ اور جنت کو

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ

بنائے آپ کے اترنے کی جگہ ، آپ کے رہنے کی جگہ آپ کے ٹھہرنے کی جگہ

وَمَاوَاكَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ

اور آپ کا ٹھکانا سلام آپ پر اے دوسرے خلیفۂ رسول

وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى

اور علماء کے تاج اور نبی مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خسر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں آپ پر

☆

☆ اس کے بعد حضرت صدیق و حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کے مواجہات کے درمیان کھڑا ہو کر یوں عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَىْ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ
سلام آپ پر اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دونوں وزیر و مشیر و سلام
عَلَيْكُمَا يَا مُشِيْرَىْ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ
آپ دونوں پر اے رسول اللہ کے مددگارو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں
عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَىْ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ
اور اس کی برکتیں اور سلام
عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ
ہو تم دونوں پر

☆ ان دعاؤں کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اپنے لیے اپنے والدین اہل و عیال دوست احباب، بزرگوں، استادوں اور تمام مسلمانوں کے لیے خوب دعائیں مانگے۔

☆ اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں جاں نثار ساتھیوں کی خدمت مبارک میں سلام عرض کرنے کے لیے کہا ہو تو ان کی طرف سے حضور کی خدمت میں یوں سلام پیش کرے۔ مثلاً السلام علیك یا رسول اللہ۔ من خلیل الرحمن بن فضل الرحمن يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ عربی میں نہ کہہ سکے تو اردو میں یوں عرض کر دے کہ یا رسول اللہ فلاں بن فلاں

(یہاں اس کا اور اس کے باپ کا نام لے) نے آپ کی خدمت مبارک میں سلام عرض کیا ہے۔ اور وہ آپ سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں شفاعت کا طلب گار ہے اور پھر حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھی سلام عرض کر دے ناظرین کرام سے نہایت التجا کے ساتھ درخواست ہے کہ وہ خاکسار مؤلف کا سلام تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے دونوں جاں نثار رفقاء رضی اللہ عنہما کی خدمت مبارک میں جب بھی یاد آئے ضرور پیش فرما دیا کریں۔ خاکسار پر احسان عظیم ہو گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے! آمین ۔

✡ پھر مسجد نبوی کے جنوب مشرقی کونہ پر آئے۔ یہاں کمرہ بنا ہوا ہے جس کے اندر موذن اذان دیتے ہیں۔ اس کی دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر ملائکہ مقربین پر سلام عرض کرے کہتے ہیں یہاں وہ بالاخانہ تھا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ناراضگی کے وقت قیام فرمایا تھا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا جِبْرَائِيلَ۔ اَلسَّلَامُ

سلام آپ پر — اے ہمارے سردار — جبرئیل — سلام

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا مِيكَائِيلَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر — اے ہمارے سردار — میکائیل — سلام — آپ پر

يَا سَيِّدَنَا اِسْرَافِيلَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا

اے ہمارے سردار — اسرافیل — سلام — آپ پر — اے ہمارے سردار

عِزْرَاۤئِيْلَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰۤئِكَةَ اللّٰهِ

عزرائیل ۔ سلام تم پر اے اللہ کے مقرب فرشتو

الْمُقَرَّبِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ

آسمانوں والو اور زمینوں والو سب پر

كَآفَّةً عَآمَّةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ

ہر ایک پر سلام ہو تم پر اور اللہ کی

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

رحمت اور اس کی برکتیں بھی

پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ يَا رَجَاءَ السَّآئِلِيْنَ

اے اللہ اے سب جہانوں کے پروردگار اے سوال کرنے والوں کی امید گاہ

وَاَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ وَحِرْزَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ يَا حَنَّانُ

اے ڈرنے والوں کے لیے جائے امن ۔ اے توکل کرنے والوں کیلئے پناہ گاہ ۔ اے بڑے مشفق

يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا سُلْطَانُ يَا سُبْحَانُ

اے بڑے محسن ، اے پورا پورا بدلہ دینے والے ، اے صاحب اقتدار ، اے مقدس ذات

يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا سَامِعَ الدُّعَاءِ اِسْمَعْ

اے ہمیشہ کے محسن ، اے دعاؤں کے سننے والے ہماری دعا

دُعَآءَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ

سن اور ہماری زیارت کو قبول کر اور ہمارے خوف کو دور کر اور ہمارے

عُيُوبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا وَارْحَمْ اَمْوَاتَنَا وَ

عیبوں کو چھپا اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے مرنے والوں پر رحم فرما اور

تَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَكَفِّرْ سَيِّئَاتِنَا وَاجْعَلْنَا

ہماری نیکیوں کو قبول فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور اے اللہ اپنے

يَا اَللّٰهُ عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِذِيْنَ الْفَائِزِيْنَ

ہاں ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمالے جو تیری پناہ میں آنے والے ہیں شادکام ہیں

الشَّاكِرِيْنَ الْمَجْبُوْرِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ

شکر گزار ہیں تیرے تابع فرمان ہیں وہ جنہیں نہ کوئی خوف ہوگا

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا

اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے اپنی رحمت سے اے

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اے سب جہانوں کے پالنے والے

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی جانب لوٹے اور یہ دعا پڑھے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ

بیشک تمہارے پاس خدا کا پیغمبر آیا جو تم ہی میں سے ہے اس پر وہ چیز گراں ہے جس سے

مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ

تم کو تکلیف پہنچے تمہاری بھلائی کا حریص ہے ایمان والوں پر بڑا شفقت کرنے والا

رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

مہربان ہے پھر بھی اگر (بدنصیب کافر) منہ پھیریں تو اے پیغمبر ان سے کہہ دیجئے مجھے

اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اللہ کافی ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے اس کے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

ہے درحقیقت اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود وسلام

تَسْلِيْمًا ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

بھیجو اے اللہ تو آپ پر صلوٰۃ وسلام اور برکت فرماتا رہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ اِيْمَانًا كَامِلًا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے عطا فرما وہ ایمان جو کامل ہو

ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى

پائیدار ہو جس کی وجہ سے تو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا یقین (عطا فرما) کہ میں سمجھ لوں

اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَعِلْمًا

کہ مجھے صرف وہی پہنچے گا جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے اور (عطا فرما) نافع

نَافِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّوَلَدًا

بخش علم ڈرنے والا دل (تیرا) ذکر کرنے والی زبان اور نیک

صَالِحًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّحَلَالًا طَيِّبًا وَّتَوْبَةً

اولاد اور روزی افراط کے ساتھ حلال اور پاک اور (توفیق بخش) سچی توبہ

نَصُوْحًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّ

بہتر صبر ثواب عظیم اور

عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا

نیک عمل (کی)، جو مقبول ہو اور ایسی تجارت (کی)، جس میں کبھی گھاٹا نہ ہو،

نُوْرَ النُّوْرِ يَا عَالِمَ مَا فِى الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِىْ

اے نوروں کے نور، اے دلوں کا حال جاننے والے مجھے اور تمام

وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ

مسلمانوں کو اندھیریوں سے نکال کر نور کی طرف پہنچا

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَتَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ

دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور مجھے اسلام کی حالت میں موت دے اور مجھے نیک

بِالصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

لوگوں میں شامل فرما اپنی رحمت سے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

اے سب جہانوں کے پالنے والے

پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا الشَّرِیْفِ بَیْنَ

اے اللہ ہمارے، اس معزز مقام میں سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

یَدَیْ سَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ

مواجہہ میں ہمارا کوئی گناہ نہ رہے جسے تو معاف

وَلَا ھَمًّا یَا اَللّٰہُ اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا عَیْبًا یَا اَللّٰہُ

نہ کرے اور اے اللہ کوئی غم نہ رہے جسے تو دور نہ فرما دے، اور اے اللہ کوئی عیب نہ

اِلَّا سَتَرْتَہٗ وَلَا مَرِیْضًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا شَفَیْتَہٗ

رہے جسے تو چھپا نہ دے، اور اے اللہ کوئی بیمار نہ رہے جسے تو صحت و آرام عطا نہ

وَعَافَیْتَہٗ وَلَا مُسَافِرًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا نَجَّیْتَہٗ

فرما دے، اور اے اللہ کوئی مسافر نہ رہے جسے تو (سفر کی مشکلات سے) چھٹکارا نہ دیدے

وَلَا غَائِبًا یَا اَللّٰہُ اِلَّا رَدَدْتَہٗ وَلَا عَدُوًّا یَا

اور اے اللہ کوئی کھویا ہوا نہ رہے جسے تو لوٹا نہ دے اور اے اللہ کوئی دشمن نہ رہے

اَللّٰہُ اِلَّا خَذَلْتَہٗ وَدَمَّرْتَہٗ وَلَا فَقِیْرًا یَا اَللّٰہُ

جسے تو رسوا اور برباد نہ کر دے اور اے اللہ کوئی فقیر نہ رہے جسے تو

اِلَّا اَغْنَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً یَا اَللّٰہُ مِنْ حَوَائِجِ

غنی نہ کر دے اور اے اللہ ہماری دنیا اور آخرت کی ضرورتوں میں

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا

سے کوئی ضرورت جس میں ہماری بہتری ہو ایسی نہ ہو جسے تو پورا نہ کر دے اور

وَيَسَّرْتَهَا۔ اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ

آسان نہ فرما دے۔ اے اللہ ہماری حاجتوں کو پورا کر دے اور ہمارے کاموں کو

اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا

آسان کر دے اور ہمارے دلوں کو کھول دے اور ہماری (اس) زیارت کو قبول فرما

وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا

اور ہمارے خوف کو دور کر دے اور ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما

وَاكْشِفْ كُرُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا

دے اور ہماری تکلیفوں کو دور کر دے اور نیکیوں کے ساتھ ہمارے اعمال کا خاتمہ کر اور

وَرُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰی اَهْلِنَا وَاَوْلَادِنَا سَالِمِيْنَ

ہماری مسافرت کو ہمیں اپنے اہل وعیال میں لوٹا کر دور کر دے اس حال میں کہ ہم

غَانِمِيْنَ مَسْتُوْرِيْنَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ

صحیح سلامت ہوں، کامیاب ہوں، ہمارے عیبوں پر پردہ پڑا ہوا ہو، اور ہمیں اپنے نیک بندوں

الصّٰلِحِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

میں شامل فرما ان نیک بندوں میں جن پر نہ کبھی خوف طاری ہو اور نہ

هُمْ يَحْزَنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

غمگین ہوں اپنی رحمت سے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

اے سب جہانوں کے پالنے والے

☆ پھر قدمین شریفین کی جانب سے باب جبریل کی طرف آئے اور وہاں سیدہ فاطمۃ الزہراء کے حجرہ کی طرف متوجہ ہو کر ان پر سلام پیش کرے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ اپنے مکان ہی میں مدفون ہوئیں، مگر صحیح روایت سے آپ کا جنت البقیع میں دفن ہونا ثابت ہے، تاہم یہاں بھی سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے لیے محترم فاطمہ زہرا اے

يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ

صاحبزادی رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ

نَبِيِّ اللّٰهِ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ

کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے محبوب کی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى ؕ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے برگزیدہ پیغمبر کی سلام ہو

عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَآءِ ؕ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے پانچویں کملی والوں میں کی سلام ہو

عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا

آپ پر اے زوجہ امیرالمؤمنین ہمارے سردار

عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ اَلسَّلَامُ

علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰے وجہہ کی سلام ہو

عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ السَّیِّدَیْنِ

آپ پر اے والدہ ماجدہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی جو دو سردار

الشَّھِیْدَیْنِ الْکَوْکَبَیْنِ الْقَمَرَیْنِ النَّیِّرَیْنِ

دو شہید دو ستارے دو چاند چمکتے ہوئے دو

سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِی الْجَنَّۃِ اَبِیْ

سردار ہیں نوجوانانِ جنت کے جنت میں وہ ابو

مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ

محمد حسن اور ابو عبداللہ حسین ہیں

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَعَنْكِ وَ اَرْضَاكِ

راضی ہو اللہ تعالٰی ان دونوں سے اور آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ

بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کے لیے گھر اور آرام اور

وَمَحَلَّكِ وَمَاْوَاكِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَعَلٰی

ٹھہرنے اور ٹھکانے کی جگہ سلام ہو آپ پر اور آپ

اَبِیْكِ الْمُصْطَفٰی وَبَعْلِكِ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَ

کے والد محترم محمد مصطفٰی اور آپ کے شوہر مکرم حضرت علی مرتضٰی اور آپ

أَبْنَيْكِ الْحَسَنَيْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

کے صاحبزادوں حسن وحسین پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

☆ زیارت سے فارغ ہوکر استوانہ ابی لُبابہ کے پاس آکر دو رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور ریاض الجنہ کے دوسرے ستونوں کے پاس بھی نماز پڑھے، درود پڑھے اور دعائیں مانگے، پھر منبر شریف کے پاس آئے اس پر ہاتھ رکھ کر درود پڑھے اور دعا مانگے ان سب باتوں سے فارغ ہوکر گھر آجائے اور جتنے ایام وہاں قیام کا موقعہ ملے مقیم رہے۔

☆ دورانِ قیام درود شریف کا کثرت سے ورد رکھے[ل]۔ پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کرتا رہے، یہاں کی ایک نماز کا ثواب ایک روایت کی رو سے ایک ہزار کے برابر اور ایک دوسری روایت کے مطابق پچاس ہزار کے برابر ملتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے بھی برأت لکھی جائے گی۔ (او کما قال)

☆ یہاں بھی بعض بدنصیب فروعی اختلاف کی آڑ لے کر امام کے پیچھے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے آپ ان کے بہکائے میں نہ آئیں ورنہ سعادت کے بجائے شقاوت لے کر لوٹیں گے اور حضورؐ کی شفاعت سے محروم رہیں گے اور

ل درود شریف کے برکات و فوائد سے متعلق ایک مستقل رسالہ خزینۂ رحمت شائع کیا گیا ہے۔ اس میں بہت سے درود شریف لکھے گئے ہیں اس کا مطالعہ کرلیا جائے اور اس کے مندرجات میں کوئی درود شریف منتخب کر کے دل چاہے تو اس کا ورد رکھا جائے (نعمانی)

مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا جو اجر و ثواب ہے وہ بھی انہیں حاصل نہ ہوگا۔

☆ ممکن ہو تو مسجد میں مستقل اعتکاف کرے ورنہ جتنی دیر مسجد میں رہے اعتکاف کی نیت کرے، شب بیداری اور عبادت میں اکثر وقت گزارے، مسجد نبوی میں قرآن مجید پڑھے، جب مسجد نبوی میں حاضر ہو تو روضۂ اطہر کو دیکھا کرے کہ روضۂ مبارک کا دیکھنا بھی باعث ثواب ہے۔ مسجد سے باہر ہو تو گنبد خضراء کو دیکھا کرے یہ بھی اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

☆ مسجد میں شور و غل، لڑائی جھگڑا، اور دنیاوی بات چیت نہ کرے۔

☆ دورانِ قیام ممکن ہو تو روزانہ ورنہ ہر دوسرے تیسرے خصوصاً جمعہ کو جنت البقیع میں زیارت کے لیے حاضر ہوا کرے، زیارت کا مناسب وقت صبح فجر کی نماز کے بعد ہے۔

☆ روزانہ یا ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا جائے اور دو یا چار رکعت نفل پڑھے اور دعائیں مانگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گھر سے باطہارت مسجد قبا جائے اور وہاں دو رکعت پڑھے۔ اس کو عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (او کما قال)

☆ ان کے علاوہ دیگر مقدس و متبرک مقامات کی زیارت کو بھی جائے۔

☆ مواجہہ شریف میں اگر آسانی سے باریابی ہو جائے تو پانچوں وقت حاضر ہو کر سلام عرض کیا کرے۔

☆ بلاضرورت شدیدہ اور مجبوری کے روضۂ مبارک کی طرف پشت نہ کرے نہ نماز میں نہ خارج نماز۔

☆ جب بھی روضۂ مبارک کے برابر سے گزرے تھوڑا رک کر صلوٰۃ وسلام عرض کرے گو مسجد سے باہر ہی ہو۔

☆ مواجہہ شریف میں صلوٰۃ وسلام عرض کرتے وقت دست بستہ ہونا جائز ہے۔

جَنّتُ البَقیع

☆ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجد نبوی کے مشرقی سمت واقع ہے باب جبریل کے سامنے ایک گلی ہے اس میں سے نکل کر جب سڑک پر آتے ہیں۔ تو سامنے بقیع کا احاطہ ہے۔

☆ اس میں بے شمار صحابہ (بروایتے دس ہزار) اور اولیاء اللہ آرام فرما ہیں۔ بقیع میں دفن ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت ہے۔

☆ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بقیع کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب مدفون ہیں۔

☆ اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر امہات المومنین اور تینوں صاحبزادیوں اور صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم اجمعین، حضرت عباسؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت عقیلؓ بن طالب، حضرت حلیمہؓ سعدیہؓ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں کے مزارات بھی بقیع کے احاطہ میں ہیں۔ بقیع کی مشرقی دیوار سے باہر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہما کے مزار ہیں۔

✡ ان کے علاوہ حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت خنیس بن حذافہ، حضرت اسعد بن زرارہ وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مزارات ہیں۔ شیخ القراء امام نافع اور امام مالک رحمہما اللہ بھی یہیں مدفون ہیں۔ اس کے علاوہ شہداء اُحد میں سے ان صحابہ کے مزار بھی یہیں ہیں۔ جو جنگِ اُحد میں مجروح ہوئے اور مدینہ میں آکر فوت ہوئے۔

✡ اس بارے میں علماء کی مختلف رائے ہیں کہ بقیع میں آکر سلام و دعا کی ابتداء کس جگہ سے کرے۔ بعض حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، بعض حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور بعض حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار سے شروع کرنے کے متعلق فرماتے ہیں جہاں سے بھی شروع کرے اجازت ہے۔

✡ جب بقیع میں داخل ہو (یا اس کے پاس سے گزرے) تو یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنَّا

سلام ہو تم پر اے مومنوں کی بستی کے ساکنو، ہم بھی

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

ان شاء اللہ تم سے آملنے والے ہیں اے اللہ بقیع

لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ

غرقد والوں کی مغفرت فرما اے اللہ انہیں بھی اور ہمیں

لَهُمْ

بھی معاف فرما

✡ پھر ہر ہر معروف و معلوم مزار پر حاضر ہو کر اس ترتیب سے سلام عرض کرے سب سے پہلے حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کی زیارت کرے اور کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار عثمان بن عفان

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْتَحْیَتْ مِنْکَ مَلٰٓئِکَةُ

سلام ہو آپ پر اے وہ کہ آپ سے اللہ کے فرشتے بھی

الرَّحْمٰنِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَ الْقُرْاٰنَ

شرمائے سلام ہو آپ پر اے وہ کہ جس نے قرآن کو اپنی

بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجِ

تلاوت سے زینت دی اور محراب کو اپنی امامت سے منور کیا اور اے

اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ

اللہ تعالیٰ کے چراغ جنت میں سلام ہو آپ پر اے تیسرے

الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکَ وَ

.. خلیفہ راشدا اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کو

أَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ

بہترین رضامندی کے ساتھ راضی کر دے اور جنت کو آپ کے رہنے کی جگہ

وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اور آپ کے ٹھہرنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا بنائے سلام ہو آپ پر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں (بھی)

پھر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کرے اور یوں کہے (ان کا مزار جنت البقیع کی چہار دیواری سے باہر ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا اَبَا سَعِيْدِ ۨ الْخُدْرِيِّ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت ابو سعید خدری

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَاوِيَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ

سلام ہو آپ پر اے روایت کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صحابی رسول اللہ سلام ہو

عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

آپ پر اے اللہ کے نبی کے محبوب سلام ہو آپ پر اے

صَاحِبَ حَبِيْبَ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ

اللہ کے محبوب کے صحابی سلام ہو آپ پر اے صحابی

الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ

نبی مصطفٰے کے راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَ

بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور

مَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَفَاضَ اللّٰهُ

آپ کا مسکن اور آپ کے رہنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا فیض یاب فرمائے اللہ

تَعَالٰى عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَبَرَكَاتِ عُلُوْمِكَ

تعالیٰ ہمیں آپ کی برکتوں سے اور آپ کے علوم کی برکتوں سے دنیا

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ

اور آخرت میں سلام ہو آپ پر اور اللہ کی

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں آپ پر

پھر حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی زیارت کرے

اور یوں کہے (ان کا مزار بھی جنت البقیع کی چہار دیواری سے باہر

ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ رسول اللہ کے چچا کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ عَمِّ نَبِیِّ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ نبیؐ کے چچا کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ عَمِّ حَبِیْبِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ خدا کے محبوب کے چچا کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ عَمِّ الْمُصْطَفٰی

سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے والدۂ محترمہ علی مرتضیٰ کی سلام ہو

عَلَیْكِ یَا مَنْ كَفَّنَهَا النَّبِیُّ بِقَمِیْصِهٖ وَلَحَدَهَا

آپ پر اے وہ ہستی کہ کفن دیا جس کو نبی نے اپنے کرتے میں اور قبر میں اتارا

بِیَمِیْنِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكِ وَاَرْضَاكِ

ان کو اپنے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کو راضی کرے

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ

بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن

وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ وَرَحْمَةُ

اور محل اور آرام گاہ سلام ہو آپ پر اور اللہ کی

اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضر ہو اور یوں عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا حَلِيْمَةَ السَّعْدِيَّةَ

سلام ہو آپ پر اے ہماری سردار حضرت حلیمہ سعدیہ۔

يَا مُرْضِعَةَ نَبِيِّ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ

اے دودھ پلائی اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے دودھ پلائی

حَبِيْبِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے دودھ پلائی

الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَاَرْضَاكِ

مصطفےٰ کی راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ

بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن

وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ

اور اترنے کی جگہ اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی

اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر جنت البقیع کے دروازے کے پاس جو شہداء مدفون ہیں ان کی زیارت کرے اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُهَدَآءُ یَا سُعَدَآءُ یَا نُجَبَآءُ

سلام ہو تم پر اے شہیدو! اے نیک بختو اے شرفاء

یَا نُقَبَآءُ یَآ اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ اَلسَّلَامُ

اے سردارو! اے مجسّم صدق و وفاء سلام ہو

عَلَیْکُمْ یَا مُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَقَّ

آپ پر اے جہاد کرنے والو! اللہ کی راہ میں جیسا کہ اس کے

جِهَادِهٖ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ

جہاد کا حق ہے سلام ہو تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا پس کیا

عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُهَدَآءَ الْبَقِیْعِ

ہی اچھا ہے آخرت کا گھر سلام ہو تم پر اے بقیع کے شہیدو!

کَآفَّةً عَآمَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

تم سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اِبْرٰهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے ابراہیم صاحبزادہ رسول اللہ کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادہ نبی اللہ کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا ابْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے صاحبزادے اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر

يَا ابْنَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ

اے صاحبزادے مصطفےٰ کے سلام ہو آپ پر اور رسول اللہ

حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

کے ان اصحاب پر جو آپ کے آس پاس آرام فرما ہیں سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

آپ پر اے اصحاب رسول اللہ کے راضی ہو اللہ تعالےٰ

عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَ

جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور جائے آرام اور

مَاْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور

بَرَكَاتُهٗ

برکتیں نازل ہوں آپ پر

پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا نَافِعُ شَيْخُ الْقُرَّاءِ۔

سلام ہو آپ پر اے سیدنا نافع قاریوں کے شیخ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

سلام ہو آپ پر اے خادم ابن عمر کے راضی ہو اللہ تعالےٰ

عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت کو

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ

آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامَ مَالِكًا

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار امام مالک

صَاحِبَ الْمَذْهَبِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ

مذہب والے سلام ہو آپ پر اے امام

دَارَ الْهِجْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ

دار الہجرت (مدینہ) کے راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَ

کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور

مَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

مسکن اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَقِيْلُ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے عقیل بن ابی طالب سلام ہو

عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ

آپ پر اے صاحبزادے رسول اللہ کے چچا کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے صاحبزادے اللہ کے نبی کے چچا کے سلام ہو آپ پر

يَا ابْنَ عَمِّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ

اے صاحبزادے اللہ کے محبوب کے چچا کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے

عَمِّ الْمُصْطَفٰی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَخَا عَلِیِّ
مصطفٰے کے چچا کے سلام ہو آپ ہو اے بھائی حضرت علی

الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی مَنْ حَوْلَكَ
مرتضٰی کے سلام ہو آپ پر اور ان پر جو آس پاس ہیں آپ کے

مِنْ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ
رسول اللہ کے اصحاب میں سے راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے

وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ
اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپ کا گھر

وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ
اور جائے سکونت اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو

عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط
آپ پر اور اللہ کی رحمتیں ۔ اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی کی ازواج مطہرات سلام ہو

عَلَیْكُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
آپ پر اے ازواج رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے ازواج اللہ کے محبوب کی سلام ہو

عَلَيْكُنَّ يَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

آپ پر اے ازواج مصطفےٰ راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ

عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنادے

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَ

جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور

مَاْوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو۔ اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ نَبِىِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ

آپ پر اے صاحبزادیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر

يَا بَنَاتِ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا بَنَاتِ

اے صاحبزادیو اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو

الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ

مصطفٰے کی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ

بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن

وَمَحَلَّکُنَّ وَمَاْوٰیکُنَّ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَ

اور جائے قیام اور ٹھکانا ۔ سلام ہو آپ پر اور

رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت عباسؓ کی قبر پر اور دیگر آئمہ کی قبر پر حاضر ہو اور یوں کہے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسًا ط یَا عَمَّ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت عباس اے عمِ بزرگوار

رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ط

رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ کے نبی کے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ کے محبوب کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ

آپ پر اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا الْاِمَامَ حَسَنِ الْمُجْتَبٰى

آپ پر اے ہمارے سردار امام حسن جو اللہ کے برگزیدہ تھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْاِمَامُ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار امام زین العابدین

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا الْاِمَامَ مُحَمَّدَنِ الْبَاقِرْ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت امام محمد باقر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا الْاِمَامَ جَعْفَرِ الصَّادِقْ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار امام جعفر صادق

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ

سلام ہو آپ پر اے اہلِ خاندانِ نبوت و معدنِ

الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ

رسالت راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سب سے اور راضی فرمائے

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ

آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور جائے سکونت

وَمَحَلَّكُمْ وَمَاْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ

اور آرام گاہ اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی

اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَیْکِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ

آپ پر اے صاحبزادی نبی اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی

حَبِیْبِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکِ وَاَرْضَاکِ

اللہ کے محبوب کی راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَسْکَنَکِ

کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کی جائے قیام اور آپ کی جائے

وَمَحَلَّکِ وَمَاْوٰکِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَرَحْمَۃُ

سکونت اور جائے آرام اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی

اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہو اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۚ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ نَبِيِّ اللّٰهِ ۚ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا

آپ پر اے پھوپھیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے

عَمَّاتِ حَبِيْبِ اللّٰهِ ۚ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ يَا عَمَّاتِ

پھوپھیو اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو!

الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ

مصطفٰے کی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو

اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ

بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور سکونت گاہ

وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوٰىكُنَّ ۚ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ

اور آرام گاہ اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کے مزار پر حاضر ہو اور یوں کہے (ان کا مزار بھی جنت البقیع کے احاطہ سے باہر ہے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْمٰعِيْلَ ابْنَ الْاِمَامِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار اسمٰعیل بن امام

جَعْفَرِ الصَّادِقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَآاَھْلَ بَیْتِ

جعفر صادق سلام ہو آپ پر اے اہل خاندان

النُّبُوَّۃِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْكَ

نبوت و کان رسالت راضی ہو اللہ تعالےٰ آپ سے

وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَكَ

اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت کو آپ کا گھر

وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

اور مسکن اور محل اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

زیارت اُحد و شہدائے اُحد

☆ مدینہ طیبہ سے جانب شمال تین میل کے قریب یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحد سے محبت کرتے ہیں" آپؐ جبلِ اُحد پر تشریف فرما ہوئے ہیں اور فرمایا ہے کہ "جب تم اُحد پر آؤ تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ خاردار درخت ہی ہو" اس لیے وہاں کے درخت، پودے، بوٹی وغیرہ کے پتے وغیرہ کھالینا چاہیئے! اُحد کی زیارت جمعرات کو افضل ہے۔

☆ اَب مدینہ کی آبادی اُحد کے قریب تک پہنچتی جارہی ہے۔ اُحد پہاڑ کی تلہٹی میں ۳ھ کا معرکہ پیش آیا جہاں حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات ایک احاطہ میں ہیں، حضرت حمزہ رضؓ حضور کے محبوب چچا کا مزار احاطہ کے بیچ میں ہے آپ کی قبر مبارک کے برابر ہی حضرت عبداللہ بن جحش اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما مدفون ہیں اور کچھ آگے باقی اصحاب کرام مدفون ہیں۔

اس احاطہ کے دروازہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوں تو سامنے ہی وہ پہاڑی ہے جسے جبل رُماۃ کہتے ہیں جہاں تیرانداز صحابہ متعین کیے گئے تھے اسی کے قریب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اصل شہادت گاہ کی عمارت کے کھنڈر ہیں۔ سیلاب میں آپ کی قبر آجانے کے سبب سے آپ کو موجودہ جگہ پر منتقل کیا گیا۔

جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو (جمعرات کے روز یہ زیارت افضل ہے) تو یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ سلام ہو آپ پر

يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللهِ ط

اے عم محترم رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے عم بزرگوار اللہ کے نبی کے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر

يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ

اے چچا مصطفٰے کے سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے

وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اور اے شیر اللہ کے اور شیر اس کے رسول کے سلام ہو آپ پر اے

سَيِّدَنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سیدنا عبداللہ بن جحش سلام ہو آپ پر اے

مُصْعَبَ ابْنَ عُمَيْرٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ

مصعب بن عمیر سلام ہو آپ پر اے شہدائے

اُحُدٍ كَآفَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

اُحد سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر قبہ کے باہر جو شہدا ہیں۔ان کی قبروں کی زیارت کرے اور یوں کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءُ يَا سُعَدَآءُ يَا نُجَبَاءُ

سلام ہو آپ پر اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شریفو!

يَا نُقَبَاءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ

اے سردارو! اے مجسم صدق و وفا سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

آپ پر اے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والو جنہوں نے جہاد کا حق ادا کر دیا

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ

سلام ہو آپ پر بدلے میں اس کے جو آپ نے صبر کیا پس کیا اچھا ہے گھر آخرت کا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اُحُدٍ كَافَّةً عَامَّةً

سلام ہو آپ پر اے شہدائے اُحد سب کے سب پر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

☆ اسی جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے، دندانِ مبارک شہید ہوا۔ آپؐ جس جگہ زخمی ہوئے وہاں ترکوں نے علامتی عمارت بنا دی تھی مگر اب اس کے آثار کھنڈر کی صورت میں ملتے ہیں یہ جگہ حضرت حمزہؓ کے مزار سے آگے اُحد کی طرف کی آبادی میں ہے۔ یہاں سے زخمی ہونے اور کفار کے دباؤ کے پیش نظر اُحد کی بالکل جڑ میں حضورؐ منتقل ہوئے اور وہیں آپ کے زخم کو دھو کر مرہم پٹی کی گئی اس جگہ کو قبہ ثنایا کہتے ہیں۔ چھوٹی دیواروں کا مختصر سا احاطہ ہے اسی کے سامنے ایک غار ہے، کہتے ہیں کہ زخم کی صفائی کے بعد یہیں آپ نے آرام فرمایا تھا اس غار کے دائیں بائیں سفید چونے کے نشانات دور سے نظر آتے ہیں، چڑھائی زیادہ بھی نہیں اور مشکل بھی نہیں۔

☆ قبہ ثنایا۔ اور غار کی زیارت کا موقعہ ملے تو وہاں بھی دو رکعت نفل پڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں مانگے محض سیر و تفریح اور خوش وقتی کرکے نہ چلا آئے۔

مدینہ طیبہ کی دیگر زیارات

مساجد

☆ مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الف الف تحیہ کے علاوہ بھی مدینہ طیبہ میں کئی مساجد ایسی ہیں جن میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز پڑھی ہے ان کی زیارت بھی کرنا باعث سعادت وثواب ہے، ان مساجد میں سے بہت سی تو اب بھی آباد ہیں اور بہت سی منہدم وغیر آباد ہیں، البتہ ان مساجد میں سے کوئی مسجد بھی زمانہ نبوی کی تعمیر وہیئت پر موجود نہیں آپؐ کے بعد بہت دفعہ ان کی تجدید ہو چکی ہے مگر چونکہ جگہ وہی ہے اس لیے آثار برکت ورحمت سے خالی نہیں یہاں چند مشہور مساجد کا مختصر سا تذکرہ درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو استفادہ میں سہولت ہو۔

(۱) مسجد قبا

☆ مدینہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی سے تقریباً ۲½ میل پر واقع ہے پیدل کا راستہ آدھ گھنٹہ کا ہے مسجد غمامہ کے سامنے سے بسیں چلتی ہیں جو فی سواری چار قرش یکطرفہ کرایہ لیتی تھیں، دو تین ریال میں پوری ٹیکسی بھی مل جاتی تھی مدینہ کی آبادی اب مسجد قبا تک پھیل گئی ہے اور مسجد کے آس پاس تک پختہ وشاندار عمارات بن گئی ہیں۔

☆ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب تشریف لائے تو قبیلہ بنی عوف کے پاس فروکش ہوئے اور

آپؐ نے مع صحابہ کرام کے خود اپنے دستِ مبارک سے اس کی بنیاد رکھی مسجد حرام مسجدِ نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی مساجد سے افضل ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے آپ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

"مسجد قبا میں دو رکعت نماز کا ثواب عمرہ کے مثل ہے"

(او کما قال)

جب بھی موقعہ ملے سواری یا پیدل اس کی زیارت کرے البتہ شنبہ (ہفتہ) کے دن افضل ہے اپیر کے دن کی بھی روایت ملتی ہے اور ۱۷ رمضان کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی حدیث ہے۔

☆ مسجد کی موجودہ عمارت ترکوں کی بنائی ہوئی ہے حال ہی میں سعودی حکومت نے بڑے پیمانہ پر اس کی مرمت کرائی ہے، دیواروں اور فرش پر سنگِ مرمر لگایا ہے خوبصورت اور مضبوط دروازے لگائے اور شمال جانب شاندار مسقف دالان ہے اس مرمت کے بعد مسجد نہایت عالیشان اور خوبصورتی کا بے حد جاذب نمونہ بن گئی ہے اس کی اندرونی محراب حکومت تونس نے بہت خوبصورت بنوا کر عطیہ کی ہے!

☆ مسجد کے صحن میں وہ محراب بھی ہے جو آیت لمسجد اسس علی التقوی الخ نازل ہونے کی جگہ بنائی گئی تھی، اسی محراب کے سامنے ذرا بائیں ہاتھ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی اونٹنی بیٹھی تھی، دو سال قبل جبکہ مسجد کے صحن کا فرش کچا تھا وہ نشان چونہ کے فرش کے ذریعہ محفوظ تھا۔ اب پورا فرش سنگِ مرمر کا بنا دیا گیا ہے۔

☆ مسجد کے مشرقی کونہ میں کہتے ہیں کہ پہلے ایک سوراخ تھا۔ اب بہر حال

نہیں ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ مسجد کی تعمیر کے وقت قبلہ کا رُخ متعین کرنے کے لیے جبرائیل علیہ السلام آئے اور یہاں سے کعبہ حضورؐ کے سامنے کر دیا تھا مگر یہ واقعہ مسجد قبا کی دوسری تعمیر کے وقت تحویل قبلہ کے بعد کا ہے کیونکہ پہلی تعمیر کے وقت قبلہ مسجد اقصٰی کی طرف تھا! اور خود حضورؐ نے اسی جانب جہت قبلہ متعین کی تھی۔

(۲) مسجد جمعہ

قبا کے نئے راستہ سے جانب مشرق یہ مسجد واقع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا، اس وقت اس جگہ بنو سالم آباد تھے یہ جگہ وادی "رانونا"، کہلاتی تھی، مسجد کے قریب ایک باغ بستان "الجرع" تھا۔ اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔

(۳) مسجد غمامہ

مشہور بازار مناخہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے، مسجد نبوی کے باب السلام کے سامنے ایک تنگ بازار ہے جسے سوق القماش کہتے ہیں، مشہور ہے کہ حضور کے زمانے میں بھی یہ بازار اسی جگہ تھا۔ اس بازار سے گزر کر جب بڑی سڑک پر آتے ہیں تو سامنے ہی مسجد غمامہ ہے اس مسجد کو مسجد مصلّٰی بھی کہتے ہیں یہی وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ادا فرمانے تھے، صلوٰۃ استسقا بھی یہیں ادا فرمائی تھی ایک مرتبہ دھوپ کی شدت کے وقت اسی مقام پر ابر آپؐ پر سایہ فگن ہوا۔ اسی وجہ سے اس کا نام مسجد غمامہ مشہور ہوا

④ مسجد سُقیا

باب عنبریہ (مدینہ سے مکہ مکرمہ جانے کا یہی راستہ ہے) کے قریب ریلوے کا ایک اسٹیشن تھا۔ اس کے اندر ایک قبہ ہے جسے قبۃ الرؤس کہتے ہیں، اس میں ایک کنواں "بیر السقیا" بھی ہے۔ روایت ہے کہ غزوۂ بدر کو تشریف لے جاتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ جیش بدر کا معائنہ فرمایا تھا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہل مدینہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔

⑤ مسجد فتح

اس کا نام مسجد احزاب اور مسجد اعلیٰ بھی ہے۔ جبل سلع کے غربی کنارہ اونچائی پر ہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر کہتے ہیں کہ یہاں آپ نے تین روز پیر، منگل اور بدھ دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے چہار شنبہ کے روز آپ کی دُعا قبول فرمائی اور فتح کی خوشخبری دی اور مسلمانوں کو فتح مند کیا۔

اس مسجد کے قبلہ رُخ، چار اور مساجد ہیں جو مسجد سلمان فارسی، مسجد ابو بکرؓ، مسجد عمرؓ، مسجد علی کے نام سے مشہور ہیں۔ دراصل غزوۂ خندق کے موقعہ پر یہ ان حضرات کے پڑاؤ تھے، اور حضورؐ نے یہاں تشریف لاکر نماز بھی پڑھی۔ جن کو محفوظ و متعین کرنے کے لیے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مساجد کی شکل دے دی۔

یہ مقام "مساجدِ خمسہ" کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی کوئی اہم امر پیش آتا میں مسجد فتح میں فوراً حاضر ہوتا اور دعا کرتا تھا اور مجھے دعا کی قبولیت کی بشارت مل جاتی تھی۔

(۶) مسجد بنی حرام

مسجد فتح کو جاتے ہوئے جبل سلع کی گھاٹی میں دائیں جانب واقع ہے۔ یہاں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ہے اسی گھاٹی کے قریب ایک غار ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور غزوۂ خندق کے دنوں میں رات کو آپؐ نے اسی غار میں آرام بھی فرمایا ہے اس غار کی زیارت بھی باعث شرف و سعادت ہے۔

(۷) مسجد ذباب

اسے مسجد رایہ کہا جاتا ہے جبل اُحد کے راستہ میں ثنیۃ الوداع سے اُتر کر بائیں جانب جبل ذُباب ہے اسی پر یہ مسجد واقع ہے ایک روایت کے مطابق غزوۂ خندق میں آپؐ کا خیمہ مبارک یہاں نصب تھا اور یہاں آپؐ نے نماز بھی ادا فرمائی۔

(۸) مسجد قبلتین

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے قریب اونچائی پر واقع ہے اس کی ایک دیوار میں محراب کا نشان بنا ہوا ہے جس کا رُخ بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری دیوار میں بجانب کعبہ باقاعدہ محراب ہے، کہتے ہیں تحویل قبلہ کا حکم عین حالت نماز میں اسی مسجد میں نازل ہوا تھا۔ اسی لیے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم مسجد قبا میں ہوا تھا واللہ اعلم۔

⑨ مسجد الفضیح

عوالی (محلہ کا نام) کے شرق میں واقع ہے یہودی قبیلہ بنو نضیر کے محاصرہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ فضیح کھجور کی شراب کو کہتے ہیں حضرت ابو ایوب انصاری رضی تحریم خمر سے پہلے ایک جماعت کے ساتھ مے نوشی میں مشغول تھے کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی جونہی انہیں اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے شراب کے سارے مٹکے توڑ ڈالے اور شراب لنڈھا دی۔ غالباً یہ واقعہ اسی جگہ کا ہے اسی لیے اس کا نام مسجد فضیح پڑ گیا۔

☆ بعض حضرات نے اس کا نام مسجد شمس بتایا ہے اس لیے کہ اونچائی پر ہے اور دوسری جگہ کی نسبت یہاں سے طلوع پہلے نظر آتا ہے۔ مسجد قبا سے جانب شرق میل پون میل کے قریب ہے۔ بغیر چھت کی کالے پتھروں کی ایک چہار دیواری ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عصر کی نماز قضا ہو گئی سورج غروب ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے دعا فرمائی۔ اور سورج پلٹ آیا، اور یہ دعا اسی مقام پر فرمائی تھی جہاں مسجد شمس ہے، اسی لیے اس کا نام مسجد شمس پڑ گیا لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ واقعہ مقام صہبا کا ہے جو خیبر کے شہروں میں سے ایک شہر تھا البتہ سورج کے لوٹائے جانے کا واقعہ صحیح ہے!

★

⑩ مسجد بنی قریظہ

مسجد فضیح سے جانب مشرق تھوڑے فاصلہ پر ہے یہودی قبیلہ

بنو قریظہ کے محاصرہ کے وقت اس جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا اور یہود کے مقرر کردہ حکم حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہیں وہ فیصلہ صادر کیا تھا جس کی رو سے یہودی مردوں کو قتل اور بچوں عورتوں کو قیدی بنایا تھا۔

(۱۱) مسجد بنی ظفر

یہ مسجد بقیع سے مشرقی جانب حرہ واقم کے کنارے واقع ہے یہاں ایک قبیلہ بنو ظفر نامی بود و باش رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف فرما ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد وہیں پڑے ہوئے ایک پتھر پر آپؐ بیٹھ گئے۔ اہل مدینہ میں زمانہ قدیم سے یہ بات مشہور رہی ہے کہ جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس پتھر پر بیٹھ جائے تو ان شاء اللہ صاحب اولاد ہو جاتی ہے اس پتھر پر بیٹھ کر ایک صحابی نے آپ کی فرمائش پر قرآن شریف کی تلاوت کی۔ ایک آیت کی تلاوت پر آپؐ پر گریہ طاری ہوا۔

اس مسجد کو مسجد البغلہ بھی کہتے ہیں کیونکہ مسجد کے قریب ایک پتھر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کے سم کا نشان قدرتی طور پر کندہ ہے ایک اور پتھر پر کہنی ٹیکنے کا نشان بھی ہے۔ ایک اور پتھر پر انگلیوں کے نشان بھی تھے۔

(۱۲) مسجد الاجابہ

بقیع سے شمال جانب "بستان سمان" کے پاس ہے، اب اس کے آس پاس بساتین کی جگہ عمارات ہیں، اور کافی آبادی ہے اس وقت بنو معاویہ (ابن مالک ابن عوف) یہاں مقیم تھے۔ اس لیے اس کا نام مسجد بنی معاویہ بھی ہے ایک مرتبہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف لائے نماز کے بعد دیر تک دُعا میں مشغول رہے، فراغت کے بعد فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کی تھیں۔

(۱) میری اُمت کو (اجتماعی) قحط سالی کے عذاب سے تباہ نہ فرمائیے۔

(۲) اسے غرق عام سے ہلاک نہ فرمائیے۔

(۳) ان میں باہمی اختلاف اور خانہ جنگی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اوّل کی دو درخواستیں قبول فرمالیں مگر تیسری منظور نہیں فرمائی۔ محمدؐ بن طلحہؓ سے مروی ہے کہ اس مسجد میں آپ کے نماز پڑھنے کی جگہ محراب سے دائیں جانب دو گز کے فاصلہ پر ہے۔

(۱۳) مسجد سجدہ

بستان بحیری، اور بساتین صدقہ، کے درمیان واقع ہے۔ اس جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور کافی طویل سجدہ فرمایا۔ اس کو مسجد بحیرہ بھی کہتے ہیں، یہ مسجد حضرت حمزہؓ کے مقام شہادت کی طرف لے جانے والے راستہ پر شرقی جانب دائیں ہاتھ پر ہے اسے مسجد طریق السافلہ اور مسجد ابوذر غفاریؓ بھی کہتے ہیں۔

(۱۴) مسجد اُبَیّ

بقیع کے متصل ہے۔ یہاں حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضور یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز ادا فرماتے تھے۔

(۱۵) مسجد ابو بکر رضؓ

مسجد غمامہ کے قریب شمالی جانب واقع ہے۔

(۱۶) مسجد عمر رضؓ

یہ بھی مسجد غمامہ کے قریب قُبا جانے والی سڑک پر بائیں ہاتھ واقع ہے۔

(۱۷) مسجد علی رضؓ

یہ بھی مسجد غمامہ کے شمال جانب مسجد ابوبکرؓ کی لائن میں تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ کہتے ہیں حضرت عثمانؓ کے محاصرہ کے وقت حضرت علیؓ اپنا مکان چھوڑ کر یہاں فروکش ہو گئے تھے۔

(۱۸) مسجد مشربہ ام ابراھیم

(بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) محلہ عوالی میں مسجد قریظہ سے شمالی جانب حرہ شرقیہ کے نزدیک واقع ہے یہ جگہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بھی نماز ادا فرمائی ہے! مشربہ کے معنی باغ کے ہیں۔ یہاں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے کچھ باغ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صدقات تھے جو آپ نے فقراء و مساکین پر وقف فرما دیئے تھے۔

آبارِ مدینہ

☆ آبار بیر کی جمع ہے، بیر کنویں کو کہتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مُبارک کے بعض کنویں آج بھی موجود ہیں، جن کا پانی اہل مدینہ نوش فرماتے

تھے، جن میں حضور کا لعابِ دہن شامل ہوا، جن سے آپ وضو فرماتے تھے مگر افسوس ہے ان میں سے اکثر کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بہت سے مٹی پتھروں سے اٹے ہوئے ہیں، اکثر ناقابلِ استعمال ہیں، مگر چونکہ ان کو سرکار سے نسبت کی سعادت و برکت حاصل ہے اس لیے زائرین کو ان کی زیارت ضرور کرنی چاہیئے اور جو کنویں قابلِ استعمال ہیں ان کا پانی بھی ضرور تبرکاً پینا چاہیئے اور ہو سکے تو بطور تبرک اپنے ساتھ بھی لانا چاہیئے۔

① بیرِ اریس :

مسجد قبا کے متصل غربی جانب تھا۔ ۱۳۸۸ھ میں اس کو اچھے پیمانے پر دوبارہ تعمیر کرنے اور قابلِ استعمال بنانے نیز عین زرقا کو اس کے اندر سے گزارنے کا کام ہو رہا تھا، مگر ۱۳۸۹ھ کی حاضری کے وقت اس کا نشان بھی غائب پایا بہت عرصہ سے ناقابلِ استعمال تھا، مگر کنویں کی شکل اور منڈیر باقی تھی، اب وہ بھی باقی نہیں۔ یہ وہی کنواں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ڈالا۔ اس کا پانی پیا اور اس سے وضو کیا، اس کا پانی نہایت صاف و شیریں تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مہرِ نبوت والی انگوٹھی اسی کنویں میں گری، اور تین روز کی تلاش بسیار اور کنویں کا سارا پانی نکال دینے کے باوجود دستیاب نہ ہوئی۔

اسی لیے بیرِ خاتم بھی اس کا نام ہے حضور کے زمانہ میں کنویں میں اترنے کے لیے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

② بیرِ غرس :

مسجد قبا سے چار فرلانگ تقریباً شمال مشرق جانب موضع "قربان" میں

واقع ہے۔ اس کے پانی کا رنگ سبزی مائل تھا اس کا پانی حضورؐ نے نوش فرمایا، اس سے وضو فرمایا اور لعاب دہن مبارک اور شہد اس میں ڈالا ہے۔

روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ بعد وفات بیر غرس کے سات ڈول پانی سے مجھے غسل دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

(۳) بیرِ بضاعہ:

اُحد کو جاتے ہوئے شامی دروازہ سے باہر دائیں جانب دروازہ کے متصل باغ جمل اللیل میں تھا۔ اب نہ فصیل باقی ہے نہ اس کے دروازے ہے، نہ باغ، سب چیزیں نئی تعمیرات میں مدغم ہو گئیں۔ اس لیے صحیح جائے وقوع معلوم کرنے کے لیے مدینہ منورہ کے بزرگ ساکنین یا معلم سے مدد لینی چاہیئے، اس کنویں میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی ہے۔ حضورؐ کے زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو لوگ اس کنویں کے پانی سے غسل دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرما دیتے تھے۔

(۴) بیرِ بُصّہ:

بقیع کے متصل ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو اس کنویں پر آپ نے سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا اور مستعمل پانی کنویں ہی میں ڈال دیا۔

(۵) بیرِ حاء:

باب مجیدی کے سامنے اصطفیٰ منزل والی لائن میں کونہ پر یہ کنواں موجود ہے جو ایک مکان کے گوشہ میں ہے یہاں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ تھا۔ رسولِ

مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں رونق افروز ہوتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے اور درختوں کے سایہ میں آرام فرماتے۔

(۶) بیرِ عہن :

مسجد شمس کے قریب واقع تھا، اس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ہے۔

(۷) بیرِ رومہ یا بیرِ عثمانؓ :

یہ وہ تاریخی کنواں ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندہ یادگار ہے۔ مدینہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارے پر واقع ہے۔ سابق مدینہ سے تقریباً ڈھائی تین میل پر ہے، یہ کنواں یہودی کی ملکیت تھا، پانی نہایت عمدہ و شیریں تھا، مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی، یہودی بغیر پیسے لیے پانی نہیں دیتا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترغیب دلانے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نصف کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا اور باری مقرر ہو گئی مسلمان اپنی باری میں دو روز کے بقدر پانی بھر لیتے تھے، یہودی کا کاروبار ٹھپ ہو گیا، آخر اس کی درخواست پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار میں بقیہ نصف خرید کر سارا کنواں مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

یہ کنواں اب بھی جاری ہے، اس پر مشین لگی ہوئی ہے جو اس کے سوتوں سے پانی کھینچ کر حوض اور ٹنکیوں میں بھرتی ہے سعودی حکومت کے محکمۂ زراعت نے اس کنویں کے ارد گرد، باغ لگایا ہے، سبزیاں کاشت کی ہیں اور ایک پولٹری فارم کھولا ہے۔

☆ یہ سات مشہور و ماثور کنویں ہیں، ان کے علاوہ بھی دس کے قریب اور کنویں تھے جن میں سے بہت سے معدوم ہو گئے اور کئی بند! مثلاً بیر فاطمہ، جو غالباً ترکی حکومت کے زمانہ تک مسجد نبوی کے صحن میں باقی تھا اب موجود نہیں۔ یا بیر ذروان (جس میں لبید یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر کے بال کنگھے میں باندھ کر دفن کئے تھے)، اب کوئی اسے نہیں جانتا۔

☆ منجملہ دیگر مقامات متبرکہ و مقدسہ کے حضرت ابوایوب انصاری کا وہ مکان بھی ہے جس میں مدینہ تشریف لا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ روضہ مبارک کے جنوب مشرقی گوشہ میں واقع ہے اسی کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا وہ مکان ہے جس میں آپ کا قیام تھا، آپ کی شہادت جس کمرہ میں ہوئی تھی وہ کمرہ مکان کے کافی حصہ کے ساتھ حرم نبوی سے باہر مشرقی سمت کی فٹ پاتھ اور سڑک میں آگیا اور باقی حصہ مکان کی صورت میں باقی ہے، جس میں حرم نبوی کے امام، قاضی القضاۃ رہتے ہیں!

☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان والی گلی ہی میں غالباً ابوالجود انصاری معلم مدینہ کے مکان میں وہ متبرک کمان بھی محفوظ ہے جس سے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے جنگِ احد کے دن کفار پر تیر برسائے تھے یہ وہی جاں نثار رفیق نبی ہیں کہ ان کی تیر اندازی پر آپؐ نے فداہ ابی و امی (تجھ پر میرے ماں باپ قربان) کے الفاظ کے ساتھ تحسین و حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔

☆ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کا مزار بھی شہر مدینہ میں شارع عینیہ سے متصل گنجان محلہ کے اندر ہے۔ بغیر واقف کے پہنچنا مشکل ہے معلم واقف

ہوتے ہیں۔ حکومت نے وہ عمارات اب سنگ بستہ کردی ہے اندر کوئی نہیں جاسکتا۔

تبرکات

کھجور

☆ مدینہ منورہ کا خاص تبرک جس کا بدل کہیں میسّر نہیں آسکتا اور جو صحیح معنوں میں تبرک ہے وہ مدینہ کی کھجوریں ہیں، کھجوروں کے بے شمار اقسام ہیں بعض اقسام کا نام لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے کھانے کی برکات ذکر فرمائی ہیں آدھا ریال کیلو سے لے کر چار پانچ ریال کیلو تک کی کھجوریں ملتی ہیں۔ کھجوروں کا مستقل بازار "سوق التمار" کے نام سے ہے، بے شمار دکانیں قسم قسم کی کھجوروں سے بھری رہتی ہیں، ان کھجوروں میں خاص مدینہ کے باغات کی کھجوروں کے علاوہ خیبر اور دوسرے علاقوں کی کھجوریں بھی ملتی ہیں۔ شناخت نہ ہو تو دکاندار بتا دیتے ہیں کہ یہ مدینہ کی ہیں۔ یہ باہر کی۔

☆ باغ سلمان فارسیؓ میں کھجور کے دو درخت اب بھی ایسے موجود ہیں جو اُن پودوں کی نسل سے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لگایا تھا۔ اس کی کھجوریں باغ ہی میں فی ریال ایک کے حساب سے ملتی ہیں۔ اسی باغ میں ایسے درخت بھی ہیں جن میں بلا گٹھلی کی کھجور ہوتی ہے۔ بلا گٹھلی کی کھجور بازار میں عام ملتی ہے۔

روغن بلسان

۱۔ یہ تحفہ مدینہ منورہ کا خاص تحفہ ہے اور لوگ اسے بطور تبرک اور دوا کے لاتے ہیں۔ یہ ایک درخت کا گوند ہے اور اس کے درخت صرف مدینہ منورہ سے باہر جنگلوں میں اور خاص کر بدر شریف کے علاقے میں ہوتے ہیں۔

۲۔ اس کے بہت سے طبی فوائد بیان کیے جاتے ہیں اور یہ بہت ہی کم یاب ہے اکثر جگہ ملاوٹی ملتا ہے۔ اس کی خوشبو، رنگ وغیرہ سے ملتی جلتی ہے اس لیے اس کی آمیزش آسانی سے ہو جاتی ہے۔

۳۔ اور یہ آپ کو مدینہ منورہ الحرم ہوٹل کے برابر کی گلی میں محمود محمد حسن یمین کی دکان پر قابلِ اعتماد ملے گا۔

تسبیح

☆ سینکڑوں قسم کی جو تسبیحیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ملتی ہیں وہ سب دوسرے شہروں اور ملکوں سے آتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں صرف کھجور کی گٹھلی والی تسبیح بنتی ہے یہی مدینہ کا خاص تحفہ ہے جو دنیا بھر میں اور کسی جگہ سے دستیاب نہ ہو گا۔ عام طور پر

چار پانچ ریال کی ایک تسبیح ملتی ہے۔ مکہ معظمہ میں بھی کھجور کی تسبیح دستیاب ہوتی ہے!

☆ یوں تو جسے مدینہ کی ہوا لگ جائے اور وہاں کی مبارک فضا میسر آجائے وہ تبرک ہی ہے مگر خاص تبرکات یہی ہیں۔ میسر ہو جائے تو جاری کنوؤں کا پانی بھی ساتھ لائے۔

☆ جب حضور قلب، ہو ذوق و شوق کا غلبہ ہو، مواجہ شریف میں باطمینان حاضری میسر ہو تو وقتاً فوقتاً یہ التجا آقا کی خدمت میں پیش کرتے رہیں۔

اِلتجا بحضور سرورِ کونین آقائے کائنات

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ مُسْتَعِیْذًا

یا رسول اللہ میں آپ کی پناہ کا طالب ہو کر حاضر ہوا ہوں۔

عَلَیْكَ صَلٰوةُ رَبِّیْ وَالسَّلَامُ

آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود و سلام نازل ہو

كَئِیْبًا مُّسْتَغِیْثًا مُّسْتَعِیْنًا

ایسے شکستہ خاطر، فریادی اور امداد کا طالب نفس کو لے کر حاضر ہوا ہوں

عَلٰی نَفْسٍ تَضِیْمُ وَلَا تُضَامُ

جس نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے کسی اور نے نہیں

رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُکَ مُسْتَجِیْرًا

یارسول اللہ میں آپ کی خدمت میں امان کی طلب میں حاضر ہوا ہوں

وَ رَبِّیْ مُسْتَجِیْرُکَ لَا یُضَامُ

اور بخدا آپ کی امان میں آئے ہوئے پر ظلم نہیں کیا جاتا

رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُ اِلَیْکَ ضَیْفًا

یانبی اللہ میں آپ کے در کا مہمان بن کر آیا ہوں

وَحَقُّ الضَّیْفِ تَعْرِفُہُ الْکِرَامُ

اور ہر کریم و مہربان میزبان جانتا ہے کہ مہمان سے کیا سلوک کیا جاتا ہے

قَدِمْتُ اِلَیْکَ مِسْکِیْنًا فَقِیْرًا

میں آپ کی خدمت میں غریب و محتاج صورت میں حاضر ہوا ہوں

وَزَادُ النَّفْسِ اٰثَامٌ عِظَامٌ

جس کا سرمایہ گناہوں کی بہت بڑی گٹھڑی ہے

غَرِیْبٌ جَآءَ مِنْ اَرْضٍ غَرِیْبٍ

میں ایک ایسا مسافر ہوں جو اجنبی سرزمین سے آیا ہے

وَلَیْسَ لَہٗ رِفَاقٌ اَوْ نِدَامٌ

جس کا نہ کوئی رفیق ہے نہ ندیم و دمساز

وَمَسَّتْہُ الْبَلَایَا وَالرَّزَایَا

اور جس کو مصائب اور پریشانیوں نے ایسا گھیر رکھا ہے

یُقَلِّبُہُ الْبِسَاطُ فَلَا یَنَامُ

کہ بستر پر کروٹ پر کروٹ بدلتا ہے مگر نیند نہیں آتی

مَرِيضٌ اَقْلَقَتْهُ شُئُوْنُ نَفْسٍ

جو ایسا مریض ہے جس کو نفس کی پراگندگی نے بے چین کر رکھا ہے

وَقَدْ اَيِسَتْ مُدَاوُوْهُ وَقَامُوْا

اور جس کے معالج مایوس ہو کر اس سے ہاتھ اٹھا چکے ہیں

لَهٗ قَلْبٌ وَّلَا تُحْصٰى مُنَاهُ

اس کا دل ایسا ہے کہ جو بے شمار تمناؤں کا گہوارہ ہے وہ

لَهٗ نَدَمٌ وَّلَيْسَ لَهٗ كَلَامٌ

اپنی حالت پر نادم تو ہے مگر اظہار ندامت پر زبان نہیں کھلتی

وَاَتْعَبَنِيْ طَرِيْقٌ قَدْ مَتَنِيْ

اور مجھے درپیش منزل کے راستہ نے اتنا تھکا اور گھلا دیا ہے کہ

وَلَمْ يَبْقَ اللُّحُوْمُ وَلَا الْعِظَامُ

نہ بدن پر گوشت ہی رہا ہے نہ ہڈیاں ہی اپنی جگہ سالم ہیں

وَقَدْ ضَيَّعْتُ عُمْرِيْ فِي التَّلَهِّيْ

اور میں نے اپنی ساری عمر کھیل کود ہی میں بیکار گنوا دی

وَفِي الطُّغْيَانِ صَارَ لِيَ الدَّوَامُ

اور ہمیشہ سرکشی اور نافرمانی ہی میں لگا رہا

وَتَجْرَحُنِيْ خُطُوْبٌ بَعْدَ خَطْبٍ

اور مجھے پے در پے حوادث نے ادھ موا کر دیا ہے

وَيُصِيْبُنِيْ مِنَ الْكُرَبِ السِّهَامُ

اور کرب و بے چینی کے تیروں نے اتنا گھائل کیا ہے کہ بے حس ہو کر رہ گیا ہوں

رَغِبْتُ اِلٰی مَعَاصٍ مُّوْبِقَاتٍ

میں مہلک و خطرناک گناہوں کی طرف راغب رہا

وَاَلْهَانِیْ مِنَ الدُّنْیَا حُطَامٌ

اور دنیا کے ناپائدار مال و متاع نے مجھے غفلت میں ڈالے رکھا

مَعَاصٍ قَدْ حَوَتْ سَاعَاتِ عُمْرِیْ

میری زندگی کے لمحات کو گناہوں نے ایسا گھیر رکھا ہے کہ

فَلَا یَخْلُوْ قُعُوْدٌ اَوْ قِیَامٌ

نشست و برخاست کا کوئی گوشہ اس سے باہر نہیں

لَقَدْ اَنْفَقْتُ مَالِیْ حُبَّ جَاهٍ

میں نے اپنی دولت دنیاوی وجاہت کی محبت میں لٹادی

رِیَاءً لِیْ صَلٰوةٌ اَوْ صِیَامٌ

اور میری نماز ہو یا روزہ سب ریاکاری کی نذر ہو گئے

هَوَایَ قَدِ اتَّخَذْتُ اِلٰهَ نَفْسِیْ

میں نے نفسانی خواہشات کو ہی اپنا معبود بنائے رکھا

فَمَا نَفْسِیْ تُرِیْدُ هُوَ الْمَرَامُ

اب جو میرا نفس چاہتا ہے وہی مقصد زندگی قرار پاتا ہے

وَاَیُّ جَرِیْمَةٍ لَمْ اَرْتَکِبْهَا

وہ کون سا جرم و گناہ ہے جو مجھ سے سرزد نہ ہوا ہو

فَمَا لِیْ عَاصِیًا اِلَّا الْمَلَامُ

پس مجھ سے گناہگار کے پاس اب بجز خود ملامتی کے اور کیا ہے

صَحَائِفُ سَیِّاٰتِیْ اَقْدَمَتْنِیْ

میری سیاہ کاریوں کے دفتروں ہی نے مجھے اس ذات گرامی کے سامنے لا کھڑا کیا ہے

اِلٰی مَنْ یَّسْتَغِیْثُ بِہِ الْاَنَامُ

جس سے سب ہی امداد کے طالب ہوتے ہیں

رَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ فَاِنِّیْ

یارسول اللہ میری دستگیری فرمائیے کیونکہ میں ایسا زخمی اور

جَرِیْحٌ لَا لِجَرْحَتِہِ الْتِئَامُ

مجروح ہوں جس کے زخم کبھی مندمل نہ ہو سکے ہوں

رَسُوْلَ اللّٰہِ مُلْتَجِئًا حَزِیْنًا

یارسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حزن وملال کی تصویر بنا

حَضَرْتُ وَفِی الْفُؤَادِ ثَوٰی ضِرَامُ

التجا لے کر حاضر ہوا ہوں جس کے دل میں آتش ندامت شعلہ زن ہے

وَاَنْتَ اَرْحَمُ وَاَرَقُّ قَلْبًا

آپ ہی یارسول اللہ سب سے زیادہ مہربان اور رحمدل ہیں

وَاَرْعَاھُمْ اِذَا رَقَدُوْا وَنَامُوْا

اور آپ ہی ان کی حفاظت فرماتے ہیں وہ خواب میں ہوں یا بیدار

وَاَنْتَ رَسُوْلُھُمْ جِنًّا وَّاِنْسًا

اور آپ ہی نوع جن و بشر کے رسول اور روئے زمین پر

وَاَنْتَ لِمَنْ عَلَی الْاَرْضِ الْاِمَامُ

بسنے والوں کے امام و مقتدا ہیں

وَاِنَّكَ خَيْرُ مَنْ رَّكِبَ الْمَطَايَا

سارے سواروں کے سردار، ان سے بہتر و برتر بھی آپ ہی ہیں

وَقَدْرُكَ لَيْسَ يَدْرِيْهِ اللِّئَامُ

مگر تنگ ظرف کمینے لوگ آپ کی قدر نہیں پہچان سکے

وَاَفْضَلُ مَنْ مَّشٰى فِى الْاَرْضِ هَوْنًا

زمین پر چلنے والوں میں بھی سب سے افضل و اعظم آپ ہی ہیں

وَاَعْظَمُ مَنْ يُّعَزِّزُهُ الْمَقَامُ

اور ذی وقار لوگوں میں بھی آپ ہی کا مقام و مرتبہ بلند و بالا ہے

وَاَجْوَدُ مِنْ رِّيَاحٍ مُّرْسَلَاتٍ

اور زندگی بخش ہواؤں کے نفع سے بھی زیادہ آپ کے جود و سخا کا نفع بڑھا ہوا ہے

لِاَنَّ جَدْوَاكَ اِنْ نَظَرُوْا وَشَامُوْا

بشرطیکہ کوئی غور کرے اور محسوس کرے

حَرِيْمُكَ اٰمِنٌ مِّنْ كُلِّ هَوْلٍ

آپ کا حرم محترم ہر خوف اور ڈر سے محفوظ و مامون ہے

وَبَابُكَ حَوْلَهٗ عَكَفَ الْاَنَامُ

اور آپ کی بارگاہ کے ارد گرد لوگوں کے لیے جائے سکون و طمانیت ہے

عَلَوْتَ مَكَانَةً مِّنْ مَّدْحِ نَفْسٍ

ناکام آرزو و گنہگار، غلام کی مدحت و تعریف سے

عَصِيٍّ خَائِبٍ فِيْمَا مُرَامُ

آپ کا مرتبہ و مقام وراء الوراء ہے

وَاَرْضٌ قَدْ رَقَدْتَ بِھَا رُقُوْدًا

اور جس خاک پاک پر آپ آسودہ استراحت ہیں

يُعَظِّمُھَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْكِرَامُ

اس کی عزت و تکریم کیلئے ملائکہ کرام تک جھکتے ہیں

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَارْحَمْنِیْ فَاِنِّیْ

یارسول اللہ مجھ پر رحم فرمایئے کیونکہ

غَرِيْبٌ هَآئِمٌ وَلِيَ الْهُيَامُ

غریب الدیار، پریشان حال، اور عشق کا مارا ہوا ہوں

سَقَيْتَهُمْ وَقَدْ جَآؤُكَ عَطْشٰى

آپ کی خدمت میں جو بھی پیاسا حاضر ہوا سیراب ہوا

وَهَلْ اَنَا رَاجِعٌ وَلِيَ الْاُوَامُ

اور کیا میں پیاسا ہی لوٹ جاؤں گا

سَقَيْتَهُمْ وَقَدْ جَآؤُكَ مَرْضٰى

اور آپ کے در پر جو مریض بھی آیا شفایاب ہوا تو

فَهَلْ اَنَا رَاجِعٌ وَلِيَ السُّقَامُ

کیا میں بیمار کا بیمار ہی لوٹ جاؤں گا

اَغِثْنِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ

یارسول اللہ میری فریاد سماعت فرمایئے میں

لَمَغْبُوْنٌ وَقَنَّطَنِیْ الْعِظَامُ

تباہ حال ہوں اور مجھے ہر بڑے نے مایوس کر دیا ہے

تَرَحَّمْ یَا بْنَ اٰمِنَۃٍ تَرَحَّمْ

اے آمنہ کے لال مجھ پر رحم فرمایئے۔ کیونکہ

فَفِیْ عُمُرِیْ رَضَاعِیْ وَ الْفِطَامُ

میری زندگی کا ہر دور ہی گناہوں میں گزرا ہے

بِکَ اسْتَشْفَعْتُ فِیْ قِلِّیْ وَکُثْرِیْ

میں اپنے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں آپ ہی کی شفاعت کا اور جب

بِکَ اسْتَشْفَعْتُ اِذْ عَرَضَ السِّقَامُ

کوئی مرض درپیش ہو تو آپ ہی کے ذریعہ شفا کا خواستگار ہوں

مَلَاذِیْ اَنْتَ اِذْ هَجَمَ اللَّیَالِیْ

جب بلاؤں کا ہجوم ہو تو آپ ہی میرے پشت پناہ ہیں

وَحِیْنَ قِتَالِهِمْ اَنْتَ الْحُسَامُ

اور جب میں ان کے نرغہ میں ہوں تو آپ ہی وسیلۂ نجات ہیں

اِنِ اسْتَغْفَرْتَ لِیْ مَوْلَایَ یَوْمًا

میرے آقا آپ اگر ذرا بھی میرے لیے طلب مغفرت فرما دیں تو

اَکُنْ مِمَّنْ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَقَامُوْا

مجھے دین پر استقامت نصیب ہو جائے

یُطِیْعُکَ مِثْلَ عَبْدٍ کُلُّ عُضْوِیْ

میرا ہر عضو بندہ بے دام کی طرح آپ کا مطیع و فرمانبردار ہو جائے

وَفِیْ قَلْبِیْ یَدُوْمُ لَکَ الْغَرَامُ

میرے دل میں ہمیشہ آپ کی محبت جاگزیں ہو!

وَوَفِّقْنِیْ اِلٰھِیْ طُوْلَ عُمْرِیْ

میرے مولا مجھے عمر بھر یہ توفیق دے کہ جب دنیا محو خواب

اُصَلِّیْ بَارِکَیَا وَھُمْ نِیَامٌ

ہو تو میں رو رو کر تحفہ درود و سلام نذر کرتا رہوں

مُناجاتِ مجذوبؒ

اے خدا اے میرے ستار العیوب ❊ میرے مولا میرے غفار الذنوب

تجھ پہ روشن ہے مرا حالِ زبوں ❊ پارسا میں لاکھ ظاہر میں بنوں

سچ ہے مجھ سا کوئی ناکارہ نہیں ❊ جز بہ اقرارِ خطا چارہ نہیں

سخت بدکردار و بداطوار ہوں ❊ سخت نالائق ہوں ناہنجار ہوں

میں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال ❊ بدعمل، بدنفس، بدخو، بدخصال

سربسر عصیاں سراپا عیب ہوں ❊ مستحقِ نار میں لاریب ہوں

سیکڑوں کو تو کرے گا جنتی ❊ ایک یہ نااہل بھی ان میں سہی

ہیں گناہ بے حد نہ لے مجھ سے حساب ❊ داخلِ جنت مجھے کر بے حساب

ہوں ترا بندہ مگر بس نام کا ❊ مجھ کو بندہ کر تو اپنے کام کا

سخت طغیانی پہ ہے بحرِ ذنوب ❊ لے خبر کشتی مری جائے نہ ڈوب

بے ترے دل کیا ہے بس اک خول ہے ❊ جلد آ یہ ناؤ ڈانواں ڈول ہے

تلخ تر از فرقت تو ہیچ نیست ❊ بے پناہت غیر پیچا پیچ نیست

غلبہ دے دے نفس اور شیطان پر ❊ آ بنی ہے اب تو بس ایمان پر

اب تو ہو جائے کرم مجھ پر شتاب ❊ اس سے بھی اب حال کیا ہوگا خراب

نفس و شیطاں زد کریسار اراہِ من ❊ رحمتت باشد شفاعت خواہِ من

تھک چکا اصلاح سے میں ناتواں ❊ کاہ سے کیا ہٹ سکے کوہِ گراں

از چو ما بیچارگاں ایں بند سخت ❊ کہ کشاید جز تو اے سلطان بخت

ایں چنیں قفل گراں را اے ودود ❊ کہ تواند جز کہ فضل تو کشود

میری ہر کوشش ہوئی ناکامیاب ❊ دے چکی ہے اب مری ہمت جواب

خویش را دیدیم و رسوائی خویش ❊ امتحان ما مکن اے شاہ بیش

حال ابتر ہے دلِ برباد کا ❊ ہاں مدد کر وقت ہے امداد کا

یاس نے بس اب تو ہمت توڑ دی ❊ اب تو لے کشتی تجھی پر چھوڑ دی

لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار ہے ❊ ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے

دستگیرم در چنیں بے چارگی ❊ شاد گردانم دریں غم خوارگی

عہدِ ما بشکست صد بار و ہزار ❊ عہدِ تو چوں کوہِ ثابت برقرار

عاجزیم و جرمہا کردہ بسے ❊ نیست ما را غیرِ تو دیگر کسے

یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ ❊ یَا مَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شَھْوَۃٍ

یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ ❊ یَا مَلَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ مِحْنَۃٍ

نفسِ سرکش کو مرے پامال کر ❊ دل کے سب روگوں کا استیصال کر

اے طبیبِ جملہ علتہائے ما ❊ اب تجھی سے ہے شفا کی التجا

اے خدا آں کن کہ از تو می سزد ❊ کہ ز ہر سوراخ مارم می گزد

اے ہمیشہ حاجتِ ما را پناہ ❊ بارِ دیگر ما غلط کردیم راہ

توبہ پھر کرتا ہوں میں توبہ شکن ✵ منہ نہیں توبہ کا گو اے ذوالمنن
توبہ ام بپذیر ایں بارِ دگر ✵ تا بہ بندم بہر توبہ صد کمر
اب تو یارب استقامت کر نصیب ✵ معصیت کے اب نہ میں پھٹکوں قریب
زندگی ہو ذکر و طاعت میں بسر ✵ اب ترا دامن نہ چھوٹے عمر بھر
زندگی بندہ بہر بندگی است ✵ زندگی بے بندگی شرمندگی است
عمر گزری خوار پھرتے دربدر ✵ اے خدا اب تو لگا دے راہ پر
تو جو چاہے پاک ہو مجھ سا پلید ✵ فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید
پاک ہے تو پاک کر دے دل مرا ✵ نور سے عرفان کے بھر دے دل مرا
قلب سے دھو دے مرے ہر گندگی ✵ ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی
نفس کا یارب مرے کر تزکیہ ✵ کر عطا مجھ کو حیوٰۃ طیبہ
اے خدا بنما تو جاں را آں مقام ✵ کاندرو بے حرف می روید کلام
عمر گزرے اب مری طاعات میں ✵ رکھ مجھے مشغول مرضیات میں
رہ گئے ایں زندگی کے دن بھی کم ✵ اب تو ہو جائے مرے اوپر کرم
عمر کا اکثر ہوا حصہ تو سطے ✵ ہائے غفلت میں رہوں گا تا بہ کے
روز و شب اندر معاصی بودہ ایم ✵ غافل از امر و نواہی بودہ ایم
بے گناہ نگذشت بر ما ساعتے ✵ با حضورِ دل نہ کردم طاعتے
اے خدا اے باعطا و باوفا ✵ رحم کن بر عمر رفتہ در جفا
کیوں ہراساں ہوں بڑا قادر ہے تو ✵ زانکہ خود فرمودۂ لَا تَقْنَطُوْا
اے خدا از جان ما راکن تو شاد ✵ زیں تردد عاقبت ما خیر باد

کار تو تبدیل اعیان و عطا ❋ کار ما سہو ست و نسیان و خطا
کردگارا منگر اندر فعل ما ❋ دست ما گیر اے شہ ہر دو سرا
غرق بحر معصیت ہوں سر بسر ❋ رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر
خوش سلامت ما بہ ساحل باز بر ❋ اے رسیدہ دست تو در بحر و بر
ڈگ نہ جائیں پھر کہیں میرے قدم ❋ ہو کرم ہاں ہو کرم ہاں ہو کرم
سن مرے مولا مری فریاد کو ❋ آ مرے مالک میری امداد کو
جز تو پیش کہ بر آرد بندہ دست ❋ ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست
دادِ خود از کس نیابم جز مگر ❋ زانکہ ہست از من بمن نزدیک تر
از ہمہ نومید گشتیم اے خدا ❋ اوّل و آخر توئی و منتہا
اے کریم و اے رحیم سرمدی ❋ در گزر از بد سگالان ایں بدی
من بخواب و پاسباں من توئی ❋ من چو طفل و حرزِ جان من توئی
من بعصیاں صرف وقت خود کنم ❋ بینی و از حلم می پوشی برم
روزیت را خوردہ عصیاں می کنم ❋ نعمت از تو من بغیرے می تنم
جملہ می دیدی نہ گیری انتقام ❋ از در حلم و کرم آئی مدام
جرمہا بینی و خشمے ناوری ❋ اے بقربانت چہ نیکو داوری
چوں شمارم من ز احسانِ تو چوں ❋ گر زباں ہر مو شود لطفت فزوں
دستگیر و رہنما توفیق دہ ❋ جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ
اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن ❋ گر بدم من سرّ من پیدا مکن
پردہ اے ستار از ما وا مگیر ❋ باش اندر امتحاں ما را مجیر

آخری عرض گدا ہے شاہ سے ✼ تادمِ آخر نہ بھٹکوں راہ سے

لا تزغ قلباً ھدیت بالکرم ✼ واصرف السوء الذی خطا القلم

ھکذا انعم الی دار السلام ✼ بالنبی المصطفٰے خیر الانام

سب سے بڑھ کر ہے یہ عرض مختصر ✼ خاتمہ کر دے مرا ایمان پر

اندراں دم کز بدن جانم بری ✼ از جہاں با نورِ ایمانم بری

چشم دارم از گناہ پاکم کنی ✼ پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی

مرتبوں کی تو کہاں ہے حیثیت ✼ مغفرت ہو مغفرت ہو مغفرت

یہ مناجات اے خدا مقبول ہو ✼ درگزر فرما اگر کچھ بھول ہو

اٰتِنَا فِی دَارِ دُنْیَانَا حَسَنْ

اٰتِنَا فِی دَارِ عُقْبَانَا حَسَنْ

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسول اللہ ✼ دلم پژمردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ

چو سوئے من گذر آری من مسکین ز ناداری ✼ فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ

ز کردہ خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم ✼ پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ

ز جام حب تو مستم بزنجیر تو دل بستم ✼ نمی گویم کہ من مستم سخنداں یا رسول اللہ

(مولانا جامیؒ)

وداع

☆ سرکار دو عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں راحت وسکون کی جو جنت نصیب ہوتی ہے اس سے جدائی اور دوری پر ہر مسلمان مضطرب، پریشان

اور دلگیر ہوتا ہے، حسرت و افسوس کرتا ہے اور تڑپ تڑپ کر رہ جاتا ہے۔ یہی تڑپ، یہی گریہ اور یہی آہ و بکا اس کی محبت کی نشانی اور قبولیت کی علامت ہے زہے نصیب جسے یہ دولت لازوال حاصل ہو جائے۔

☆ اگر ہم اپنی مرضی کے مالک اور آزاد ہوتے تو کبھی آپ کے در کی مفارقت گوارہ نہ کرتے، اپنی خوشی سے آئے تھے۔ دوسروں کی مرضی سے داغ مفارقت اٹھانا ہی ہے اس لیے جب روانگی کی تیاری ہو جائے تو مسجد نبوی میں حاضر ہو کر محراب نبوی یا اس کے قرب و جوار میں دو رکعت نفل پڑھے پھر روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے، دین دنیا کی حاجت کے لیے حج و زیارت کے قبول ہونے خیر و عافیت سے واپسی اور بار بار حاضری کی سعادت کے حصول کے لیے خوب دعائیں کرے۔ والدین اعزہ و اقارب سب کے لیے دعا کرے۔ جی چاہے تو یہ سلام عرض کرے۔

وداعی سلام

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْفِرَاقُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

رخصت ہوتا ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ سے جدا ہوتا ہوں اے اللہ کے نبی

اَلْاَمَانُ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

آپ سے جدا ہوتا ہوں امن و عافیت (آپ کے واسطہ سے) چاہتا ہوں اے اللہ کے پیارے۔ اللہ تعالیٰ

اٰخِرَ الْعَهْدِ لَا مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا

سے دعا ہے کہ وہ اس آپ کی خدمت میں باریابی، آپ کی زیارت، آپ کے

مِنَ الْوُقُوْفِ بَيْنَ يَدَيْكَ اِلَّا وَمِنْ خَيْرٍ وَّ

حضور میں حاضری کو آخری نہ بنائیے، اگر خیر و

عَافِيَةٍ وَّصِحَّةٍ وَّسَلَامَةٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ

عافیت اور صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رہا تو

شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِئْتُكَ وَاِنْ مُّتُّ فَاَوْدَعْتُ

ان شاء اللہ تعالیٰ پھر حاضر ہوں گا اور اگر مر گیا تو میں آج کے دن سے

عِنْدَكَ شَهَادَتِيْ وَاَمَانَتِيْ وَعَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ

قیامت کے دن تک کے لیے اپنی شہادت اپنی امانت اپنے عہد اور اپنے پختہ وعدہ

مِنْ يَّوْمِنَا هٰذَآ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهِيَ شَهَادَةُ

کو آپ کے پاس محفوظ کر چکا ہوں اور وہ گواہی ہے اس بات کی کہ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ

خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحَانَ

(اس کے ساتھ میں یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ تیرا پروردگار

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى

رب العزت ان تمام عیبوں سے پاک ہے جنہیں کافر اسکے ذمہ لگاتے ہیں سلام ہو تمام

الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

رسولوں پر اور ساری تعریفوں کا مستحق رب دو جہاں ہی ہے

اور باچشم گریاں، مودب واپس ہو۔ خدام روضہ، دربانان حرم نبوی، فقراء و مساکین مدینہ کو حسب استطاعت نذرانۂ خیر پیش کرکے روانہ ہو۔ حج و زیارت کی تکمیل مبارک ہو۔

خاتمہ

☆ خلوص نیت اور احکام و مسائل کی پابندی اور جملہ مناسک کی صحیح ادائیگی کے بعد آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا نومولود پاک ہوتا ہے۔ ہمیں ایک سعادت اپنی پیدائش کے وقت حاصل ہوتی ہے کہ ہم گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، وہ غیر شعوری اور اضطراری ہوتی ہے اور دوسری اب شعور و اختیار کے عالم میں حاصل ہوئی! اب ہمارا یہ کام ہے کہ ہم اس سعادت کو اپنی بقیہ زندگی میں اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور کوئی کام ایسا نہ کریں کہ ہماری پاکیزہ زندگی پھر معصیت آلود ہو کر رہ جائے!

☆ اب آپ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا داغ لیے مدینہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اس لیے جتنا بھی رنج و غم آپ کو ہو فطری ہے اور ایمان کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار آپ کو حاضری کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

☆ عموماً مدینہ منورہ سے واپسی ایسے وقت ہوتی ہے جبکہ جہاز کی روانگی میں ایک دو دن رہ جاتے ہیں آپ مدینہ منورہ سے سیدھے جدہ آئیں گے اس لیے اب احرام کی ضرورت نہیں، اگر مکہ مکرمہ جانا ہو تو مدینہ منورہ کی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئیے!

☆ جدہ میں معلم کا وکیل آپ کی روانگی کا انتظام کرے گا۔ وہاں سے روانگی کے وقت سوار ہوتے اور سامان کو اتارنے چڑھانے میں بھی بڑا ہنگامہ رہتا ہے صبر و ضبط و متانت

کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیجئے، لڑائی جھگڑے سے بچئے۔

☆ جب اپنے شہر پہنچ جائیں تو گھر جانے سے پہلے محلہ کی مسجد میں دو نفل جاکر پڑھئے، اور اپنے لیے اپنے اہل وعیال، اعزہ واحباب، ملنے جلنے والے سب کے لیے دعا کیجئے، ذکر و تسبیح اور درود شریف پڑھتے ہوئے گھر میں داخل ہو جئے!

☆ ملنے والوں سے سفر کی تکالیف اور ساکنان مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی شکایات نہ کیجئے۔ اپنے کسی عمل، کسی عبادت وغیرہ پر فخر کا اظہار نہ کیجئے، عاجزی اور فروتنی کے ساتھ شوق و ذوق بڑھانے والے واقعات ضرور بیان کیجئے۔

☆ عبادات اور خصوصاً معاملات درست رکھنے میں منہمک رہیئے۔ یوں تو عام مسلمان بھی آج کل معاملات سے سخت غفلت برتتے ہیں اور ان کو دین کا جز ہی نہیں سمجھتے (حالانکہ معاملات دین کا اس قدر اہم نصف جز ہے کہ عبادات کا قصور اور کوتاہی تو توبہ و استغفار سے معاف بھی ہو جاتی ہے، مگر حقوق العباد جو معاملات کا دوسرا نام ہے حج جیسی عظیم الشان عبادت کے ذریعہ بھی معاف نہیں ہوتے) مگر حاجی صاحبان تو "بدمعاملگی" میں خاصے مشہور ہوتے جارہے ہیں، ہے تو یہ لطیفہ مگر نہایت عبرتناک اور لائق توجہ ہے کہ کسی نے مذاق میں کسی اندھے کی لاٹھی چھین لی تو وہ فوراً کہنے لگا کہ حاجی صاحب کیوں ستاتے ہو دیکھنے والوں نے پوچھا میاں تم کو دکھائی تو دیتا نہیں تم نے کیسے پہچان لیا یہ حاجی ہیں اندھا کہنے لگا، بھائی معذور کو ستانے کی ہمت حاجی ہی کر سکتا ہے"

اللہ تعالٰی آپ کو ہمیں سب کو حقوق اللہ اور حقوق العباد میں قصور و کوتاہی سے

بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمِ

غلام بارگاہ خیر الانام

نہیل الرحمٰن نُعمانی

سفرِ حج میں روزمرہ استعمال کے ضروری الفاظ کے معانی

مرتبہ :- مولینا خالد خلیل نعمانی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

☆ سعودی عرب والے "ق" کو "گ" اور "ث" کو "ت" بولتے ہیں مثلاً قھوہ کو گھوہ اور "ثلج" کو "تلج" بولتے ہیں۔

☆ بولنے میں آسانی اور سہولت کے لیے الفاظ کے آخری حرف کو ساکن بولنا چاہیئے۔ مثلاً بَابْ۔ سُوْقْ وغیرہ وغیرہ۔

☆ بولتے وقت بعض لفظوں کو اصلی حالت سے بدل دیتے ہیں اس لیے کیا بمعنی ایش، اسنو ا بمعنی اَقُلْ لَکَ بولتے ہیں۔

☆ بڑے آدمی کو مخاطب کرتے وقت یَا عَمِّیْ (اے چچا) برابر والے کو یَا اَخِیْ (اے بھائی) اپنے سے چھوٹے کو یَا وَلَدْ (اے لڑکے) کہتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

گنتی

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
ایک	وَاحِدٌ	سترہ	سَبعۃَ عَشَرَ
دو	اِثنَینِ	اٹھارہ	ثَمٰنِیَۃَ عَشَرَ
تین	ثَلَاثَۃٌ	انیس	تِسعَۃَ عَشَرَ
چار	اَربَعَۃٌ	بیس	عِشرِینَ
پانچ	خَمسَۃٌ	تیس	ثَلَاثِینَ
چھے	سِتَّۃٌ	چالیس	اَربَعِینَ
سات	سَبعَۃٌ	پچاس	خَمسِینَ
آٹھ	ثَمَانِیَۃٌ	ساٹھ	سِتِّینَ
نو	تِسعَۃٌ	ستر	سَبعِینَ
دس	عَشَرَۃٌ	اسی	ثَمَانِینَ
گیارہ	اِحدٰی عَشَرَ	نوے	تِسعِینَ
بارہ	اِثنَا عَشَرَ	سو	مِئَۃٌ
تیرہ	ثَلَاثَۃَ عَشَرَ	ایک سو	وَاحِدُ مِئَۃٌ
چودہ	اَربَعَۃَ عَشَرَ	دو سو	مِئَتَینِ
پندرہ	خَمسَۃَ عَشَرَ	تین سو	ثَلَاثَۃَ مِئَۃٌ
سولہ	سِتَّۃَ عَشَرَ	چار سو	اَربَعَۃَ مِئَۃٌ

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
پانچ سو	خَمْسَةُ مِئَةٍ	دو ہزار	اَلْفَيْنِ
ایک ہزار	اَلْفٌ	ایک لاکھ	مِائَةُ الف

مقامات ومواصلات وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
ایئرپورٹ	مَطَارٌ	ٹیکسی	سَيَّارَةُ اُجْرَةٍ - تَاكْسِي
ایئر حاجی کیمپ	مَدِينَةُ الْحُجَّاجِ الْجَوِّ	بس	اُتُوبِيسٌ - بَاصٌ
بحری حاجی کیمپ	مَدِينَةُ الْحُجَّاجِ الْبَحْرِ	مقررہ روٹ پر چلنے والی بس	خَطُّ الْبَلْدَةِ
ہوائی جہاز	طَيَّارَةٌ	ڈرائیور	سَوَّاقٌ - سَائِقٌ
پانی کا جہاز	بَاخِرَة - بَابُورَة	ٹکٹ	تَذْكِرَة
قلی - مزدور	حَمَّالٌ	پاسپورٹ	جَوَازٌ
بستر	فِرَاشٌ	سڑک	شَارِع
صندوق - سوٹ کیس	شَنْطَة	گلی	زُقَاقٌ
ہینڈ بیگ	شَنْطَةُ الْيَدِ	کمرہ	غُرْفَة
بوری	كِيسٌ	گھر	مَنْزِلٌ - بَيْتٌ
ٹوکری	زَنْبِيلٌ	ہوٹل	فُنْدُقٌ
موٹر	سَيَّارَةٌ	چائے خانہ	قَهْوَة

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
ریسٹورنٹ	مَطْعَمٌ	گوشت مارکیٹ	سُوْقُ اللَّحْمِ
بازار	سُوْقٌ	دروازہ	بَابٌ
سبزی مارکیٹ	سُوْقُ الْخُضَارِ	—	—

گوشت مرغی وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
گوشت	لَحْمٌ	مرغی غیر ملکی	دُجَاجَةٌ خَارِجِيٌّ
بکری کا گوشت	لَحْمُ الْغَنَمِ	انڈا مقامی	بَيْضٌ بَلَدِيٌّ
گائے کا گوشت	لَحْمُ الْبَقَرِ	انڈا فارم کا	بَيْضٌ خَارِجِيٌّ
اونٹ کا گوشت	لَحْمُ الْجَمَلِ	مچھلی	حُوْتٌ - سَمَكٌ
قیمہ	مَفْرُوْمَةٌ	گھی	سَمَنٌ
کلیجی	كِبْدَةٌ	تیل	زَيْتٌ
پائے	مَقَادِمُ	شوربہ	مَرَقَةٌ - حَسَاءٌ
مرغی مقامی	دُجَاجَةٌ بَلَدِيٌّ	کباب	كَبَابٌ

اجناس

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
آٹا	دَقِيْقٌ	میدہ	دَقِيْقٌ اَبْيَضٌ

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
چاول	رُزٌّ	مسور ثابت	عَدَسٌ
دال	عَدَسٌ	گیہوں	حَبٌّ
دال مونگ ثابت	قِشْرِیٌّ		

مصالحے وغیرہ

اُردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
نمک	مِلْحٌ	الائچی	هَيْلٌ
مرچ	فِلْفِلٌ	شکر	سُكَّرٌ
سیاہ	اَسْوَدٌ	چائے	شَاهِيٌّ
سُرخ	اَحْمَرٌ	میتھی	حُلْبَةٌ
پسی ہلدی	مَدْقُوقٌ	املی	تَمَرُ هِنْدِيٌّ
دھنیاں	كُزْبَرَةٌ	نیل	نِيلَا
ہلدی	هَرَدٌ	چھالیہ	فَوْفَلٌ
زیرہ	مَكُّونٌ	پان	تَمْبُولٌ
لونگ	قَرَنْفُلٌ	جھاڑو	مِكْنَسَةٌ
لہسن	ثُوْمٌ	—	—

سبزیاں وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
آلو	بَطَاطِس	کریلا	قِثَّاءُ الحِمَارِ
گوبھی	زَهْرَةٌ	لہسن	ثُوْمٌ
بینگن	بَاذِنْجَانٌ	اِلائچی	هَيْلٌ
ٹماٹر	طَمَاطِمُ	شکر	سُكَّرٌ
پالک	سِلْكٌ	چائے	شَاهِيٌ
بھنڈی	بَامِيَهٌ	میتھی	حُلْبَةٌ
پودینہ	نَعْنَاعٌ	اِملی	تَمْرٌ هِنْدِيٌ
ہری مرچ	فِلْفِلٌ اَخْضَرٌ	نیل	نِيْلَا
پیاز	بَصَلٌ	چھالیہ	فُوْفَلٌ
مولی	فِجِلٌ	پان	تَمْبُوْلٌ
شلجم	لِفْتٌ	جھاڑو	مِكْنَسَةٌ
گاجر	جَزَرٌ	——	——

پھل

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
انگور	عِنَبٌ	انار	رُمَّانٌ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
تربوز	حَبُّ حَبْ	تازہ کھجور	رُطَبٌ
مالٹا	بُرْتُقَالٌ	کھجور	تَمْرٌ
سیب	تُفَّاحٌ	شہد	عَسَلٌ
کیلا	مَوْزٌ	بادام	لَوْزٌ

ڈاک و لکھنا پڑھنا وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
ڈاک	بَرِيْدٌ	سادہ پیڈ	بَلُوْكْ نُوْتْ
ڈاک خانہ	مَكْتَبُ الْبَرِيْدِ	بال پوائینٹ	قَلَمْ نَاشِفْ
لفافہ	ظَرْفٌ	قلم	قَلَمٌ
ٹکٹ	طَوَابِعُ واحد طَابِعٌ	رجسٹری	مُسَجَّلٌ
تار	بَرْقِيَّةٌ	دستخط	تَوْقِيْعٌ
خط	رِسَالَةٌ	نشان انگوٹھا	بَصْمَةٌ
لیٹر بکس (پی او بکس)	صُنْدُوْقُ الْبَرِيْدِ	سادہ کاغذ	وَرَقٌ
ڈاک خرچ	أُجْوتُ الْبَرِيْدُ		

ایام و اوقات وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
ہفتہ	سَبْتٌ	اتوار	أَحَدٌ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
پیر	اِثْنَیْنُ	شام	مَسَاءٌ
منگل	ثَلَاثَاءُ	صبح	صَبَاحٌ
بدھ	اَرْبَعَاءُ	گرمی	حَرَارَةٌ
جمعرات	خَمِیْسٌ	سردی	بُرَادٌ
جمعہ	جُمُعَةٌ	گھنٹہ	سَاعَةٌ
کل (گزرا ہوا)	اَمْسِ	منٹ	دَقِیْقَةٌ
کل (آنے والا)	بُکْرَةٌ	کیا بجا ہے؟	کَمِ السَّاعَةُ
آج	اَلْیَوْمُ		

برتن وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
کپ	کُوْبٌ	چھری، چاقو	سِکِّیْنٌ
پلیٹ	صَحْنٌ	پتیلی	قِدْرٌ
چمچہ	مِلْعَقَةٌ	دسترخوان	سُفْرَةٌ
گلاس	کَأْسَةٌ	تیل کا چولہا	طَبَّاخَةٌ
لوٹا	اِبْرِیْقٌ	جگ	جَکٌ
صراحی	شَرْبَةٌ	گگر	قِدْرٌ نَجَارِیَةٌ
ڈونگا	مُغْرَافٌ		

طبّی معلومات

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
ہسپتال	مُسْتَشْفیٰ	مکسچر، سیرپ	شَرَاب
ڈاکٹر	دُکْتُوْر	دست	اِسْہَال
کمپوڈر	صَیْدَلِی۔ مُمَرِّض	قبض	اِمْسَاک
نرس	مُمَرِّضَہ	بخار	سَخُوْنَہ
ڈسپنسری	صَیْدَلِیَّہ	کھانسی	سُعَال
کلینک	مُسْتَوْصَف	متلی	غَثَان
گولیاں	اَقْرَاص واحد قُرْص	کمزوری	تَعَب۔ دَرْخَہ
انجکشن	اِبْرَہ		

لباس وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ
بنیان	فَنِیْلَہ	چادر	شَرْشَف
تہبند	فُوْطَہ	تکیہ	مُخَدَّہ
جراب	شُرَاب	کمبل	بَطَّانِیَّہ
تولیہ	مِنْشَفَہ	رومال	مِنْدِیْل
ٹوپی	کُوْفِیَّہ	جائے نماز	سَجَّادَہ۔ مُصَلّٰی

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
لمبا عربی کرتہ	ثَوبٌ	زبان	لِسَانٌ
سر پر باندھنے کی کالی ڈوری	عَقَالٌ	داڑھی	لِحیَۃٌ
چپل	شِبْشِبٌ	گردن	عُنُقٌ
چشمہ	نَظَّارَۃٌ	سینہ	صَدرٌ
سر	رَأْسٌ	ہاتھ	یَدٌ
بال	شَعَرٌ	انگلیاں	اَصَابِعُ
آنکھ	عَیْنٌ	کمر	ظَھْرٌ
کان	اُذُنٌ	پیٹ	بَطَنٌ
ناک	اَنْفٌ	پَیر	قَدَمٌ
منہ	فَمٌ	ناخن	اَظَافِیرُ
دانت	اَسْنَانٌ		

چند افعال

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
آؤ	تَعَالَ	اُترو	اَنْزِلْ
جاؤ	رُحْ - اِذْهَبْ	چڑھو	اُطْلُعْ
بیٹھو	اِجْلِسْ	لاؤ	هَاتْ
چلو	اِمْشِ	لے جاؤ، ہٹاؤ	شِیلْ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
جلاؤ	وَلِّعْ	سنو	اِسْمَعْ ۔ شُفْ
بجھاؤ	اَطْفِئْ	دھوؤ	اِغْسِلْ
بند کرو	سُكْ	کاٹو	اِقْطَعْ
کھولو	اِفْتَحْ	تولو	زِنْ
بند کرو	اَغْلِقْ	کم کرو	نَقِّصْ
چھوڑو	اُتْرُكْ	زیادہ کرو	زِدْ
دیکھو	اُنْظُرْ ۔ شُفْ	لے لو	خُذْ

ضمائر و حروف وغیرہ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
ہم	نَحْنُ	تیرا	لَكَ
میں	اَنَا	تمہارا	لَكُمْ
تم	اَنْتَ	اس کا	لَهٗ
تم سب	اَنْتُمْ	ان کا	لَهُمْ
وہ	هُوَ	سے	مِنْ
وہ سب	هُمْ	طرف تک	اِلٰی
میرا	لِیْ	ہاں	نَعَمْ ۔ اِیْوَا
ہمارا	لَنَا	نہیں	لَا

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
یہ	هٰذَا	نیچے	تَحْتَ
وہ	ذَاكَ	دائیں	یَمِیْنٌ
کیا	هَلْ	بائیں	یَسَارٌ
میں	فِیْ	آگے	اَمَامَ ۔ قُدَّامُ
اوپر	فَوْقَ	پیچھے	خَلْفَ ۔ وَرَاءَ

متفرق الفاظ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
ریزگاری	صَرْف ۔ تَفَارِيْق	بھاری	ثَقِيْل
بیت الخلا	مَرَاحِيْض	ہلکا	خَفِيْف
وضوخانے	مَحَلُّ الْوُضُوْء	ماچس	كِبْرِيْت
مچھر	نَامُوْس	آگ	نَارٌ
مچھر دانی	نَامُوْسِيَّة	سگریٹ	دُخَانُ سِيْجَارَة
مچھروں کی دھونی	دُخَانُ نَامُوْس	سانپ	حَنَشٌ
مہندی	حِنَّاءٌ	بچھو	عَقْرَبٌ
تسبیح	سُبْحَة	تصادم	صِدَامٌ
سرمہ	كُحْلٌ	ہتھوڑا	مِطْرَقَة
سرمہ دانی	مِكْحَلَة	کیل	مِسْمَارٌ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
مکھی	ذُبَابٌ	سیاہ	اَسْوَدُ
مفت	بَلَاشْ۔ مُجَانًا	مٹیالا	رِمَادِیٌّ
ہرا	اَخْضَرُ	کتھئی	بُنِّیٌّ
لال	اَحْمَرُ	نیلا	اَزْرَقُ
پیلا	اَصْفَرُ	سرمئی	کُحْلِیٌّ

متفرق الفاظ

اردو لفظ	عربی معنی	اردو لفظ	عربی معنی
سپاہی	شُرْطِیٌّ	استرا	کَبَّكٌ
پولیس	شُرْطَةٌ	قینچی	مِقَصٌّ
عدالت	مَحْكَمَةٌ	ناخن تراش	مِقَصُّ الْاَظَافِيْرِ
جج	قَاضِیٌّ	ریڈیو	رَادِیُوْ
رپورٹ	شِكْوَیٰ	ٹیپ ریکارڈ	مُسَجِّلٌ
ٹارچ	كَشَّافَةٌ	ٹیپ	شَرِيْطٌ
پنکھا	مِرْوَحَةٌ	دفتر	مَكْتَبٌ
استری	مِكْوَاةٌ	لال ٹین	فَانُوْسٌ
ایش ٹرے	طَفَّايَةٌ	گیس	اِتْرِيْكٌ
بٹن	اِزْرَارٌ	رسید	فَاتُوْرَةٌ

عربی معنیٰ	اردو لفظ	عربی معنیٰ	اردو لفظ
مِرْاٰۃٌ	آئینہ	جَرِیْدَۃٌ	اخبار
زَوْجٌ	میاں	حَلِیْبٌ	دودھ
زَوْجَۃٌ	بیوی	لَبَنٌ	دہی
وَالِدَانِ - وَالِدَیْنِ	ماں باپ	قِشْطَۃٌ	ملائی
خَبَّازٌ	نان بائی	زُبْدَۃٌ	مکھن
خَیَّاطٌ	درزی	زَیْتٌ ، زَیْتُوْنٌ	زیتون کا تیل
حَلَّاقٌ	نائی	بِنْتٌ	لڑکی
نَجَّارٌ	بڑھئی	وَلَدٌ	لڑکا
مُعَلِّمٌ	استاد	حُرْمَۃٌ	عورت
خُبْزٌ	روٹی نان	رَجُلٌ	مرد
خُبْزٌ اَفْرَنْجِیٌّ	ڈبل روٹی	عَجُوْزٌ	بوڑھا
بِرْمِیْلٌ	پیپا	عَجُوْزَۃٌ	بوڑھی
بِرْمِیْلٌ	ٹمین	خَادِمٌ	نوکر

☆

چند جملے

اردو لفظ	عربی معنیٰ
میں راستہ بھول گیا ہوں	أَنَا فَقَدْتُ الطَّرِيْق
محلہ جیاد کہاں ہے؟	وَيْن حَارَةُ جِيَادْ
چائے خانہ کہاں ہے؟	وَيْن القَهْوَة
ڈاک خانہ کدھر ہے؟	وَيْن مَكْتَبُ البَرِيْدِ
میرا معلم صالح عبد الصمد ہے؟	مُطَوِّفِيْ، صَالِحُ عَبْدُ الصَّمَدْ
یہ کیا سیر ہے؟	هٰذَا اكَمْ، كِيْلُوْ
یہ کیا گز ہے؟	هٰذَا اكَمْ مِتْرٌ (یا) يَارِدَهْ
تین عدد دے دو	أَعْطِنِيْ ثَلَاثَ حَبَّاتْ
دو عدد دے دو	هَاتِ حَبَّتَيْنْ
یہ کتنے کی ہے؟	هٰذَا بِكَمْ ۔
کیا اس سے اچھی ہے؟	هَلْ عِنْدَكَ أَحْسَنُ مِنْهُ
بھائی کچھ رعایت کرو	يَا أَخِيْ رَاعِيْنِيْ
اور آخری دام؟	وَالنِّهَايَة
سامان زیادہ نہیں	عَفَشْ مُشْ كَثِيْر
ذرا گاڑی روکنا پیشاب کر لوں	اوْقِفْ شُوَيْ ابْغِيْ اشُخْ
آپ کے کیسے مزاج ہیں؟	كَيْفَ حَالُكَ يَاسَيِّدِيْ۔

چند جملے

اردو لفظ	عربی معنیٰ
اللہ آپ کو عافیت دے	اَللّٰہُ یُعَافِیْکَ
اللہ آپ کو صحت دے	اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ الصِّحَّۃَ
آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں	نَتَمَنّٰی مِنْکُمُ الدَّعَوَاتِ
اِدھر آؤ	تَعَالَ ھِنَا
جناب میں حاضر ہوں	لَبَّیْکَ یَا سَیِّدِیْ
اللہ برکت دے	بَارَكَ اللہُ
بھائی! کوئی حرج نہیں	لَا بَأْسَ یَا اَخِیْ
جناب آپ نے سچ کہا	صَدَقْتَ یَا سَیِّدِیْ
آپ کو اللہ کی حفاظت ہو	فِیْ اَمَانِ اللہِ۔

ختم شد

رہنمائے عمرہ و زیارت

(مرتب مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی)

یہ محسوس کرکے کہ صرف عمرہ کرنے والے حضرات کو عمرہ کے مسائل اور دعائیں "رہنمائے حجاج" سے پڑھنے اور تلاش کرنے میں دقت ہوتی ہے۔

عمرہ کرنے والے حضرات کی رہنمائی کے لئے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ اب عمرہ سے متعلق اہم ضروری اور مفید مسائل اور دعائیں یکجا کردی گئی ہیں۔

اسی کے ساتھ عمرہ کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے، اور مکہ مکرمہ کے مشاہد و مقابر، مساجد و مقامات قبولیت کا بیان بھی مختصراً کر دیا گیا ہے اور مدینۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت، وہاں کے مقامات مقدسہ و زیارات کا بھی اجمالی بیان تحریر کیا گیا ہے۔ آخر میں روزمرہ کے استعمالی عربی الفاظ مع ترجمہ بھی درج ہیں۔

ضخامت مختصر، سائز جیبی، نہایت حسین کتابت و طباعت سے آراستہ، آپ کے لئے بہترین تحفہ!

Rs. 20/-